سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2012

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2012

(جمعرات29،جمعتہ المبارک30-مارچ،بدھ،9-مئی2012)
(یوم الخمیس5،یوم الجمع6-جمادی الاوّل،یوم الاربعاء،17-جمادی الثانی1433ھ)

پندرھویں اسمبلی: چھتیسواں اور سینتیسواں اجلاس

جلد36:شمارہ جات : 1تا2
جلد37 :شمارہ: 1

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

چھتیسواں اجلاس

جمعرات،29۔مارچ2012

جلد 36:شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	-----------	1
2۔	ایجنڈا	-----------	3
3۔	ایوان کے عہدے دار	-----------	7
4۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	12
5۔	نعت رسول مقبولﷺ	-----------	13
6۔	چیئرمینوں کا پینل	-----------	14

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	حلف		
7۔	نو منتخب خاتون ممبر اسمبلی کا حلف	------------	14
	تعزیت		
8۔	سینئر صحافی حامد جاوید، ایس پی وہاڑی مقدس عاصمی اور معزز ممبر ڈاکٹر غزالہ رضا رانا کے بھائی کے انتقال پر دعائے مغفرت	------------	15
	سوالات (محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ)		
9۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	16
10۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	47
11۔	کورم کی نشاندہی	------------	69
	جمعتہ المبارک،30۔مارچ2012		
	جلد 36: شمارہ 2		
12۔	ایجنڈا	------------	72
13۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	76
14۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	77
15۔	قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک	------------	78
	قرارداد		
16۔	صوبوں میں گیس و بجلی کی منصفانہ تقسیم سے متعلقہ دیگر مسائل کو جلد از جلد حل کرنے کا مطالبہ	------------	79
17۔	قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک	------------	88
	قراردادیں		
18۔	صوبوں میں ویج ایوارڈ کے حوالے سے سپریم کورٹ کے فیصلے پر عملدرآمد کو یقینی بنانے کا مطالبہ	------------	89

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
19-	اعلیٰ عدلیہ کے حکم کے مطابق پنجاب یونین آف جرنلسٹ کے کارکنوں کو ویج ایوارڈ کے تحت تنخواہیں اور بقایاجات کی ادائیگی کا مطالبہ ------------	90
20-	کورم کی نشاندہی ------------	101
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
21-	مسودہ قانون (دوسری ترمیم) گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب مصدرہ 2012 ------------	101
	مسودات قانون (جو دوبارہ زیر غور لائے گئے)	
22-	مسودہ قانون (ترمیم) کچی آبادیاں پنجاب مصدرہ 2012 ------------	102
23-	مسودہ قانون (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب مصدرہ 2012 ------------	110
24-	کورم کی نشاندہی ------------	118
25-	مسودہ قانون (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب مصدرہ 2012 (---جاری) ------------	119
26-	مسودہ قانون (ترمیم) تحفظ ماحولیات پنجاب مصدرہ 2011 ------------	120
27-	کورم کی نشاندہی ------------	129
28-	مسودہ قانون (ترمیم) تحفظ ماحولیات پنجاب مصدرہ 2011 (---جاری) ------------	129
29-	مسودہ قانون اندرون شہر لاہور مصدرہ 2011 ------------	130
30-	مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن مصدرہ 2011 ------------	137
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
31-	مسودہ قانون (ترمیم) مذبحہ خانہ مویشی کنٹرول پنجاب مصدرہ 2012 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	141

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
32۔	مسودہ قانون (ترمیم)(انضباط) ترقیاتی اداروں کی فروخت اراضی 2012 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	142
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
33۔	تحریک التوائے کار نمبر 1774/11 جعلی پیروں کی مبینہ مجرمانہ سرگرمیوں کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 20 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	143
34۔	مسودہ قانون گورنمنٹ صادق کالج خواتین یونیورسٹی بہاولپور مصدرہ 2012، گورنمنٹ کالج خواتین یونیورسٹی فیصل آباد مصدرہ 2012، گورنمنٹ کالج خواتین یونیورسٹی سیالکوٹ مصدرہ 2012 اور مسودہ قانون نصاب تعلیمی درسی کتب کی نگرانی و تعلیمی معیارات کی نگہداشت پنجاب مصدرہ 2012 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	144
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
35۔	مسودہ قانون پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی مصدرہ 2011 کے بارے میں سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	146
36۔	مسودہ قانون (ترمیم) سول سرونٹس پنجاب مصدرہ 2011 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	146
	رپورٹ (میعاد میں توسیع)	
37۔	مسودہ قانون (ترمیم) کارکردگی، نظم وضبط و جوابدہی ملازمین پنجاب مصدرہ 2011 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	147
38۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ ------------	148

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سینتیسواں اجلاس	
	بدھ،9۔مئی 2012	
	جلد 37	
39۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ -----------	150
40۔	ایجنڈا -----------	152
41۔	ایوان کے عہدے دار -----------	154
42۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	160
43۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	161
44۔	چیئرمینوں کا پینل -----------	162
	حلف	
45۔	نو منتخب ممبران اسمبلی کا حلف -----------	162
46۔	قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک -----------	163
	قرارداد	
47۔	بہاولپور صوبہ کی بحالی کے لئے قومی کمیشن کی تشکیل کا مطالبہ -----------	169
48۔	قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک -----------	174
	قرارداد	
49۔	جنوبی پنجاب کے نام سے صوبہ بنانے کے لئے قومی کمیشن کی تشکیل کا مطالبہ -----------	175
50۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ -----------	178
51۔	انڈکس	

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(114)/2012/568. Dated.27th March 2012. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

> "In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Sardar Muhammad Latif Khan Khosa**, Governor of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on Thursday, 29th March 2012 at 3.00 pm in the Provincial Assembly Chambers Lahore.

Dated Lahore, the 27th March 2012

SARDAR MUHAMMAD LATIF KHAN KHOSA
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،29-مارچ 2012

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

توجہ دلاؤنوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) مسودہ قانون کا پیش کیاجانا

مسودہ قانون (دوسری ترمیم) گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب،2012

ایک وزیر مسودہ قانون (دوسری ترمیم) گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب ،2012ایوان میں پیش کریں گے۔

(بی) مسودات قانون پر دوبارہ غوروخوض اوران کی منظوری

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) کچی آبادیاں پنجاب 2012(مسودہ قانون نمبر3 بابت 2012)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مورخہ 8 مارچ 2012 کواسمبلی کے منظور کردہ مسودہ قانون (ترمیم) کچی آبادیاں پنجاب 2012 کے سلسلہ میں گورنر کے پیغام کوفوری طور پرزیرغورلایاجائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)کچی آبادیاں پنجاب 2012، جیساکہ اسمبلی نے اسے ابتدائی طور پر منظور کیا اور جیساکہ گورنر نے آئین کے آرٹیکل116(2)(بی) کے تحت اسے واپس بھجوایا، کو گورنر کے پیغام کی روشنی میں دوبارہ زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) کچی آبادیاں پنجاب2012، جیسا کہ اسمبلی میں اسے ابتدائی طور پر منظور کیا گیا دوبارہ منظور کیا جائے۔

4

2۔ مسودہ قانون(دوسری ترمیم)مقامی حکومت پنجاب2012(مسودہ قانون نمبر2بابت2012)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مورخہ 7مارچ 2012کو اسمبلی کے منظور کردہ مسودہ قانون (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2012، کے سلسلہ میں گورنر کے پیغام کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2012، جیساکہ اسمبلی نے اسے ابتدائی طور پر منظور کیا اور جیساکہ گورنر نے آئین کے آرٹیکل116(2)(بی) کے تحت اسے واپس بھجوایا، کو گورنر کے پیغام کی روشنی میں دوبارہ زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2012، جیساکہ اسمبلی میں اسے ابتدائی طور پر منظور کیا گیا دوبارہ منظور کیا جائے۔

3۔ مسودہ قانون(ترمیم)تحفظ ماحولیات پنجاب 2011(مسودہ قانون نمبر56بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مورخہ 7مارچ 2012کو اسمبلی کے منظور کردہ مسودہ قانون (ترمیم)تحفظ ماحولیات پنجاب 2011، کے سلسلہ میں گورنر کے پیغام کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)تحفظ ماحولیات پنجاب 2011، جیساکہ اسمبلی نے اسے ابتدائی طور پر منظور کیا اور جیساکہ گورنر نے

آئین کے آرٹیکل 116(2)(بی) کے تحت اسے واپس بھجوایا، کو گورنر کے پیغام کی روشنی میں دوبارہ زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)تحفظ ماحولیات پنجاب 2011، جیسا کہ اسمبلی میں اسے ابتدائی طور پر منظور کیا گیا دوبارہ منظور کیا جائے۔

4۔ مسودہ قانون اندرون شہر لاہور(مسودہ قانون نمبر 44 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مورخہ 8 مارچ 2012 کو اسمبلی کے منظور کردہ مسودہ قانون اندرون شہر لاہور 2011، کے سلسلہ میں گورنر کے پیغام کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون اندرون شہر لاہور 2011، جیسا کہ اسمبلی نے اسے ابتدائی طور پر منظور کیا اور جیسا کہ گورنر نے آئین کے آرٹیکل 116(2)(بی) کے تحت اسے واپس بھجوایا، کو گورنر کے پیغام کی روشنی میں دوبارہ زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون اندرون شہر لاہور 2011، جیسا کہ اسمبلی میں اسے ابتدائی طور پر منظور کیا گیا دوبارہ منظور کیا جائے۔

5

5۔ مسودہ قانون(ترمیم)گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب 2011
(مسودہ قانون نمبر 54 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مورخہ 8 مارچ 2012 کو اسمبلی کے منظور کردہ مسودہ قانون (ترمیم)گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب 2011، کے سلسلہ میں گورنر کے پیغام کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب 2011، جیسا کہ اسمبلی نے اسے ابتدائی طور پر منظور کیا اور جیسا کہ گورنر نے آئین کے آرٹیکل 116(2)(بی) کے تحت اسے واپس بھجوایا، کو گورنر کے پیغام کی روشنی میں دوبارہ زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب 2011، جیسا کہ اسمبلی میں اسے ابتدائی طور پر منظور کیا گیا دوبارہ منظور کیا جائے۔

6۔ مسودہ قانون (ترمیم) (تنسیخ) قوانین متروکہ املاک وبید خل اشخاص 2011
(مسودہ قانون نمبر 53 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مورخہ 8 مارچ 2012 کو اسمبلی کے منظور کردہ مسودہ قانون (ترمیم) (تنسیخ) قوانین متروکہ املاک وبید خل اشخاص 2011، کے سلسلہ میں گورنر کے پیغام کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) (تنسیخ) قوانین متروکہ املاک و بید خل اشخاص 2011، جیسا کہ اسمبلی نے اسے ابتدائی طور پر منظور کیا اور جیسا کہ گورنر نے آئین کے آرٹیکل 116(2)(بی) کے تحت اسے واپس بھجوایا، کو گورنر کے پیغام کی روشنی میں دوبارہ زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) (تنسیخ) قوانین متروکہ املاک و بید خل اشخاص 2011، جیسا کہ اسمبلی میں اسے ابتدائی طور پر منظور کیا گیا دوبارہ منظور کیا جائے۔

7۔ مسودہ قانون (تنسیخ) (توثیق احکامات) سیٹلمنٹ کمشنرز 2011 (مسودہ قانون نمبر 52 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مورخہ 8 مارچ 2012 کو اسمبلی کے منظور کردہ مسودہ قانون (تنسیخ) (توثیق احکامات) سیٹلمنٹ کمشنرز 2011، کے سلسلہ میں گورنر کے پیغام کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

6

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (تنسیخ) (توثیق احکامات) سیٹلمنٹ کمشنرز 2011، جیسا کہ اسمبلی نے اسے ابتدائی طور پر منظور کیا اور جیسا کہ گورنر نے آئین کے آرٹیکل 116(2)(بی) کے تحت اسے واپس بھجوایا، کو گورنر کے پیغام کی روشنی میں دوبارہ زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(تنسیخ)(توثیق احکامات)سیٹلمنٹ کمشنرز2011، جیساکہ اسمبلی میں اسے ابتدائی طور پر منظور کیاگیادوبارہ منظور کیاجائے۔

8۔ مسودہ قانون(تنسیخ)پنجاب پبلک ڈیفنڈر سروس ایکٹ2007مصدرہ2011
(مسودہ قانون نمبر49بابت2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مورخہ 8مارچ2012کو اسمبلی کے منظور کردہ مسودہ قانون(تنسیخ) پنجاب پبلک ڈیفنڈر سروس ایکٹ 2007مصدرہ 2011، کے سلسلہ میں گورنر کے پیغام کو فوری طور پر زیر غور لایاجائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(تنسیخ)پنجاب پبلک ڈیفنڈر سروس ایکٹ 2007مصدرہ 2011، جیساکہ اسمبلی نے اسے ابتدائی طور پر منظور کیا اور جیساکہ گورنر نے آئین کے آرٹیکل116(2)(بی)کے تحت اسے واپس بھجوایا، کو گورنر کے پیغام کی روشنی میں دوبارہ زیر غور لایاجائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(تنسیخ)پنجاب پبلک ڈیفنڈر سروس ایکٹ 2007مصدرہ2011، جیساکہ اسمبلی میں اسے ابتدائی طور پر منظور کیاگیادوبارہ منظور کیا جائے۔

(سی) عام بحث

قاعدہ243کے تحت تحریک

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ پنجاب میں توانائی کے بحران پر بحث کی جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ قاعدہ243کی متعلقہ دفعات قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997کے قاعدہ 234 کے تحت پنجاب میں توانائی کے بحران کے سلسلے میں تجاویز پر مشتمل اساسی تحریک (قرارداد)لانے کے لئے ،مستثنیٰ ہوں گی۔

ایک وزیر پنجاب میں توانائی بحران کے سلسلہ میں تجاویز پر مشتمل اساسی تحریک (قرارداد)پیش کریں گے۔

7

صوبائی اسمبلی پنجاب

1۔ ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	رانا محمد اقبال خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	رانا مشہود احمد خان
قائد ایوان	:	میاں محمد شہباز شریف
قائد حزب اختلاف	:	راجہ ریاض احمد

2۔ چیئرمینوں کا پینل

1۔	مہر اشتیاق احمد، ایم پی اے	پی پی۔150
2۔	ڈاکٹر اسد اشرف، ایم پی اے	پی پی۔138
3۔	لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان، ایم پی اے	پی پی۔2
4۔	سیدہ ماجدہ زیدی، ایم پی اے	ڈبلیو۔353

3۔ کابینہ

1۔	رانا ثناء اللہ خان	:	وزیر قانون و پارلیمانی امور، مال اور مقامی حکومت و دیہی ترقی*
2۔	میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن	:	وزیر آبکاری و محصولات، ہائر ایجوکیشن، سکولز ایجوکیشن*، خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم*، ٹرانسپورٹ*

- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-21/2008 مورخہ 3۔مارچ 2011 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (29۔تا30۔مارچ2012) تفویض کیا گیا۔
- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-21/2008 مورخہ 15۔ مارچ 2011 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (29۔تا30۔مارچ2012) تفویض کیا گیا۔

8

3۔	چودھری عبدالغفور	:	وزیر منصوبہ بندی و ترقیات کان کنی و معدنیات اور توانائی*
4۔	حاجی احسان الدین قریشی	:	وزیر مذہبی امور واوقاف، بیت المال محنت اور ہاؤسنگ اینڈ اربن ڈویلپمنٹ*
5۔	ملک ندیم کامران	:	وزیر زکوٰۃ و عشر
6۔	سردار دوست محمد خان کھوسہ	:	وزیر صنعت
7۔	ملک احمد علی اولکھ	:	وزیر زراعت، امداد باہمی، لائیوسٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ، جنگلات، ماہی گیری و جنگلی حیات، سیاحت و ترقی تفریحی مقامات اور آبپاشی و قوت برقی*
8۔	ملک محمد اقبال چنڑ	:	وزیر جیل خانہ جات

9

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔	چودھری محمد ایاز	:	داخلہ
2۔	محترمہ عفت لیاقت علی خان	:	ترقی خواتین
3۔	چودھری ندیم خادم	:	محنت
4۔	چودھری عبدالرزاق ڈھلوں	:	مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
5۔	جناب کرم الٰہی بندیال	:	کوآپریٹوز
6۔	جناب محمد آصف ملک	:	ریلیف اینڈ کرائسز مینجمنٹ
7۔	جناب عبدالحفیظ خان	:	زکوٰۃ و عشر اور بیت المال
8۔	راؤ کاشف رحیم خان	:	ہائر ایجوکیشن
9۔	جناب ظفر اقبال ناگرا	:	ہاؤسنگ و شہری ترقی
10۔	جناب محمد مسعود لالی	:	آبپاشی
11۔	جناب افتخار احمد خان	:	مذہبی امور و اوقاف
12۔	سردار محمد ایوب خان گادھی	:	ایس اینڈ جی اے ڈی
13۔	محترمہ نازیہ راحیل	:	خصوصی تعلیم
14۔	جناب عمران خالد بٹ	:	پبلک پراسیکیوشن
15۔	جناب محمد سعید مغل	:	خوراک
16۔	محترمہ شازیہ اشفاق مٹو	:	ایم پی ڈی ڈی
17۔	چودھری محمد اسداللہ	:	توانائی
18۔	جناب محمد اخلاق	:	سکولز ایجوکیشن

• بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن No.Legis:4-1260/2009/42 مورخہ 16۔جنوری 2012 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

10

19۔	جناب محمد آجاسم شریف	:	آبکاری و محصولات
20۔	ڈاکٹر سعید الٰہی	:	صحت
21۔	جناب محمد تجمل حسین	:	صنعت
22۔	جناب محمد خرم گلفام	:	ٹرانسپورٹ
23۔	پیر محمد اشرف رسول	:	جنگلات، جنگلی حیات وماہی گیری
24۔	جناب غلام نبی	:	کامرس وتجارت
25۔	راناتنویر احمد ناصر	:	پی اینڈ ڈی
26۔	رانامحمد ارشد	:	امور نوجواناں، کھیل، تاریخی مقامات وسیاحت
27۔	جناب احسن رضاخان	:	خواندگی وغیر رسمی بنیادی تعلیم
28۔	جناب عامر سعید انصاری	:	جیل خانہ جات
29۔	جناب عبدالوحید چودھری	:	خزانہ
30۔	ڈاکٹر فرخ جاوید	:	انفارمیشن
31۔	جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا	:	مواصلات وتعمیرات
32۔	سردار میر بادشاہ خان قیصرانی	:	ماحولیات
33۔	سردار شیر علی خان گورچانی	:	کالونیز واشتمال اراضی
34۔	ملک احمد کریم قسور لنگڑیال	:	لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
35۔	سردار قیصر عباس خان مگسی	:	مال
36۔	سردار ملک جہانزیب وارن	:	وزیراعلیٰ معائنہ ٹیم
37۔	میاں محمد کاظم علی پیرزادہ	:	کانکنی اور معدنیات

11

38۔	ڈاکٹر عاصمہ ممدوٹ	:	بہبود آبادی
39۔	جناب جوئیل عامر سہوترا	:	انسانی حقوق واقلیتی امور
40۔	جناب خلیل طاہر سندھو	:	قانون وپارلیمانی امور

5۔ ایڈووکیٹ جنرل

جناب اشتر اوصاف

6۔ ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	جناب مقصود احمد ملک
سپیشل سیکرٹری	:	ڈاکٹر ملک آفتاب مقبول جوئیہ

12

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا چھتیسواں اجلاس

جمعرات،29۔مارچ2012

(یوم الخمیس،5۔ جمادی الاوّل1433ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 4بج کر48منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ بالله من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ
الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ
تُوعَدُونَ ﴿٣٠﴾ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ
وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ﴿٣١﴾
نُزُلًا مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ ﴿٣٢﴾

سورة حٰمٓ السجدة / فُصّلَت آیات 30تا32

جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر وہ (اس پر) قائم رہے ان پر فرشتے اُتریں گے (اور کہیں گے) کہ نہ خوف کرو اور نہ غمناک ہو اور بہشت کی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا خوشی مناؤ(30) ہم دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے دوست تھے اور آخرت میں بھی (تمہارے رفیق ہیں)۔ اور وہاں جس (نعمت) کو تمہارا جی چاہے گا تم کو (ملے گی) اور جو چیز طلب کرو گے تمہارے لئے (موجود ہو گی) (31)(یہ) بخشنے والے مہربان کی طرف سے مہمانی ہے(32)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

اللہ کی رحمت کا وہ حقدار نہیں ہے
سلطانِ مدینہ سے جسے پیار نہیں ہے
رکھی ہے خُدا نے جو پسینے میں نبیؐ کے
دُنیا کی کسی شے میں وہ مہکار نہیں ہے
انمول وہ ہو جاتا ہے بازارِ نبیؐ میں
جس دِل کا زمانے میں خریدار نہیں ہے
سرور کی نظر آپؐ کی رحمت پہ لگی ہے
دامن میں عمل کوئی بھی سرکارؐ نہیں ہے

چیئرمینوں کا پینل

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے:۔

1۔	مہر اشتیاق احمد، ایم پی اے	پی پی۔150
2۔	ڈاکٹر اسد اشرف، ایم پی اے	پی پی۔138
3۔	لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان، ایم پی اے	پی پی۔2
4۔	سیدہ ماجدہ زیدی، ایم پی اے	ڈبلیو۔353

حلف

نو منتخب خاتون ممبر اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر: مجھے بتایا گیا ہے کہ یہاں پر محترمہ رضیہ جوزف حلف لینے کے لئے چیمبر میں موجود ہیں۔ میں اُن سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اپنی سیٹ پر چلی جائیں اور حلف کے لئے کھڑی ہو جائیں۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر نے محترمہ رضیہ جوزف سے حلف لیا)

آپ کو مبارک ہو۔

محترمہ رضیہ جوزف: بہت شکریہ

(اس مرحلہ پر محترمہ رضیہ جوزف نے ڈائس پر آکر حلف کے رجسٹر پر اپنے دستخط ثبت کئے)

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ سے متعلق سوالات دریافت کئے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

تعزیت

سینئر صحافی حامد جاوید، ایس پی وہاڑی مقدس عاصمی اور معزز ممبر ڈاکٹر غزالہ رضا رانا کے بھائی کے انتقال پر دعائے مغفرت

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! سینئر صحافی حامد جاوید انتقال فرما گئے ہیں ان کے لئے فاتحہ خوانی کرائی جائے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! مقدس عاصمی ایس پی وہاڑی بھی حادثے میں انتقال فرما گئی ہیں ان کے لئے بھی فاتحہ خوانی کرائی جائے۔

محترمہ انجم صفدر: جناب سپیکر! ڈاکٹر غزالہ رضا رانا صاحبہ کے بھائی بھی وفات پا گئے ہیں ان کے لئے بھی فاتحہ خوانی کرائی جائے۔

جناب سپیکر: تمام مرحومین کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر ایوان میں مرحومین کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

محترمہ رضیہ جوزف صاحبہ بات کرنا چاہتی ہیں۔ جی، محترمہ!

محترمہ رضیہ جوزف: جناب سپیکر! میں آپ کی تہہ دل سے مشکور ہوں کہ آج آپ کی قیادت میں مجھے حلف اٹھانے کا موقع ملا۔ میں پورے ایوان کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں۔ میں خصوصی طور پر اپنے قائد میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف اور اپنی پارٹی مسلم لیگ(ن) کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں کہ جنہوں نے مجھے ایم پی اے منتخب کرایا۔ میں انشاء اللہ ان کی قیادت میں اپنی پارٹی کے منشور کے مطابق چلنے کی پوری کوشش کروں گی۔ میں یہاں یہ بھی بتانا چاہتی ہوں کہ میں آج بھی میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف اور اپنی پارٹی پاکستان مسلم لیگ(ن) کے ساتھ ہوں، کل بھی ساتھ تھی اور آنے والے وقت میں بھی ساتھ رہوں گی۔ مجھے اپنی پارٹی کے منشور کے مطابق پاکستان کی سالمیت کے لئے جو بھی ذمہ داری سونپی جائے گی میں اس کی انجام دہی کے لئے دن رات کوشاں رہوں گی۔ آپ سب کا بہت شکریہ

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: پہلا سوال ملک محمد جاوید اقبال اعوان صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب وسیم قادر کا ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! on his behalf سوال نمبر 2219 ہے۔(معزز خاتون ممبر نے جناب وسیم قادر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

لاہور شہر میں آبادی والے علاقوں سے ماربل کاٹنے والی فیکٹریوں کو ختم کرنے کا مسئلہ

*2219: **جناب وسیم قادر:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر کے مختلف علاقے مثلاً مسلم ٹاؤن، سمن آباد، ٹاؤن شپ اور ہر بنس پورہ میں ماربل کاٹنے والی مشینیں آبادی میں لگی ہوئی ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ماربل کاٹنے والی فیکٹریوں کے پاس منظوری کا سرٹیفکیٹ نہ ہے؟

(ج) کیا حکومت لاہور کے آبادی والے علاقوں سے ماربل فیکٹریوں کو ختم کرنے اور ان مالکان کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):

(الف) یہ درست ہے کہ لاہور شہر کے مختلف علاقوں مثلاً مسلم ٹاؤن (اچھرہ) سمن آباد ٹاؤن شپ (کالج روڈ) اور ہر بنس پورہ میں ماربل سلیب کاٹنے والی مشینیں لگی ہوئی ہیں۔

(ب) ماربل ورکس بطور سروس انڈسٹری ہونیکی وجہ سے بلڈنگ کنٹرول اتھارٹی سالانہ بنیادوں پر کام کرنے کی اجازت دیتی ہے۔

(ج) محکمہ تحفظ ماحولیات نے شہری آبادی والے علاقوں میں موجود ماربل فیکٹریوں کا سروے فوری شروع کر دیا ہے۔ غیر قانونی فیکٹریوں کے خلاف قانونی کاروائی عمل میں لاتے ہوئے

ان کو بند کر دیا گیا ہے۔مزید برآں دیگر فیکٹریوں کو شہر سے باہر منتقل کرنے کے لئے قانونی کارروائی عمل میں لائی جارہی ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر!معزز پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے جز(الف)کے جواب میں تسلیم کیا ہے کہ سمن آباد، مسلم ٹاؤن اور ہربنس پورہ میں ماربل سلیب کاٹنے والی مشینیں آبادی کے اندر لگی ہوئی ہیں۔انہوں نے جز(ج)کے جواب میں بھی خود کہا ہے کہ ماربل فیکٹریوں کا سروے فوری شروع کر دیا ہے اور غیر قانونی فیکٹریوں کے خلاف قانونی کاروائی عمل میں لاتے ہوئے ان کو بند کر دیا گیا ہے۔یہ جواب 12۔مارچ2012 کو آیا ہے۔میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اب تک انہوں نے کتنی فیکٹریوں کو بند کیا ہے اور ان کے خلاف کیا قانونی کارروائی کی گئی ہے؟

جناب سپیکر: جی،ڈھلوں صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر!اب تک تقریباً110 فیکٹریوں کو نوٹس جاری کئے جا چکے ہیں اور مزید کام ہو رہا ہے۔اس میں جو فیکٹریاں غیر قانونی طور پر قائم ہیں ان کو بند کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر!میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ جز(ج)کے جواب کو پڑھ لیں۔انہوں نے categorically یہ بات mention کی ہے کہ غیر قانونی فیکٹریوں کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لاتے ہوئے ان کو بند کر دیا گیا ہے۔میں اب یہ لکھا ہوا جواب صحیح تسلیم کروں یا جو پارلیمانی سیکرٹری صاحب ارشادات فرما رہے ہیں ان کو صحیح تسلیم کروں؟

جناب سپیکر: جی،پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر!سوال یہ ہے کہ کیا حکومت لاہور کے آبادی والے علاقوں سے ماربل فیکٹریوں کو ختم کرنے اور ان مالکان کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک،اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائی جائے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ محکمہ ماحولیات نے شہری آبادی والے علاقوں میں موجود ماربل فیکٹریوں کا سروے فوری شروع کر دیا ہے۔غیر قانونی فیکٹریوں کے خلاف قانونی کاروائی عمل میں لاتے ہوئے ان کو بند کر دیا گیا ہے۔مزید برآں دیگر فیکٹریوں کو شہر سے باہر منتقل کرنے کے لئے قانونی کارروائی عمل میں لائی جارہی ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب مجھے صرف اس کی وضاحت فرما دیں کہ کیا مجھے یہ اردو کی چار لائنیں پڑھنی نہیں آتیں؟ یہ تو ایسے ہی ہے کہ "سوال گندم اور جواب چنا"۔ میں نے ان سے پوچھا تھا کہ ان کے محکمہ نے یہاں پر لکھا ہے کہ کارروائی کرتے ہوئے ان کو بند کر دیا گیا ہے۔ میں نے پہلا ضمنی سوال یہ کیا تھا کہ کتنی فیکٹریاں بند کی گئیں ہیں؟ انہوں نے کہا کہ نوٹس جاری کئے گئے ہیں۔ میں نے دوسرا سوال یہ کیا کہ یہ مجھے بتائیں کہ میں ان کے جواب کو سچ مانوں یا جو لکھا ہوا ہمیں فراہم کیا گیا ہے اس کو سچ مانوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! میں اس کا جواب دیتا ہوں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! مجھے اپنی بات مکمل کر لینے دیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اُن کو بات ختم کر لینے دیں پھر اُس کا جواب دیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! آپ یہ بات جانتے ہیں اور common practice چلی آ رہی ہے کہ ہمیشہ اس ایوان کا مذاق اڑایا جاتا ہے اور اس طرح سے مضحکہ خیز جوابات دیئے جاتے ہیں۔ پھر پارلیمانی سیکرٹری صاحبان بالکل irrelevant اور غلط جوابات دیتے ہیں۔ اگر انہوں نے تیاری کر کے نہیں آنی تو پھر آپ سے میری یہ التجا ہے کہ یہ وقفہ سوالات ختم کر دیں کیونکہ اس کا فائدہ ہی نہیں ہے بلکہ یہ مزید expose ہوتے ہیں کہ یہ کتنے incompetent ہیں اور جس محکمہ لوکل گورنمنٹ کو یہ represent کر رہے ہیں اس کا مطلب ہے کہ محکمہ لوکل گورنمنٹ کی performance پارلیمانی سیکرٹری صاحب کے پہلے جواب سے عیاں ہو رہی ہے اس لئے بہتر ہے کہ ان کو گھر بھیج دیا جائے۔

جناب سپیکر: اگر آپ کی recommendation کوئی مانے گا تو بھیج دیں، مجھے کیا اعتراض ہے؟ محترمہ! ابھی آپ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کی بات سنیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری ہمیشہ ماحول خراب کرتا ہے اس لئے اِس کو بٹھا دیں۔

جناب سپیکر: وہ پارلیمانی سیکرٹری ہیں۔ کچھ خیال کیا کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): محترمہ میرے لئے قابل احترام ہیں اور وہ ایک جذباتی تقریر تو ضرور کرتی ہیں لیکن اس وقت وہ بات کو سمجھنے کی کوشش سے بھی قاصر ہیں۔ میں بتا رہا ہوں کہ 110 فیکٹریوں کو notice جاری ہو چکے ہیں اور

کالج روڈ پر چند فیکٹریوں کے خلاف قانونی کارروائی بھی کی جاچکی ہے۔اگر مزید یہ point out کرتی ہیں کہ ایسی غیر قانونی فیکٹری جس کے خلاف کارروائی نہیں ہوئی تو ہم اُس کا فوری حل نکالیں گے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر!ہمیں اس بات کی خوشی ہے اور میں فخر محسوس کرتی ہوں کہ اس قوم کے لئے میرے جذبات ہیں مگر پارلیمانی سیکرٹری صاحب کے اس پنجاب کے عوام کے لئے جذبات بھی نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ!آپ ضمنی سوال پر آئیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر!میں نے ضمنی سوال یہ کیا تھا کہ کتنی فیکٹریاں بند کی گئی ہیں؟ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو اگر اس قوم کا تھوڑا سا احساس ہوتا تو وہ مجھے جواب دیتے کہ کتنی فیکٹریاں بند ہوئی ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ!انہوں نے کہا ہے کہ 110 فیکٹریوں کو notice جاری کئے ہیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر!وہ مجھے اس بات کا جواب دیتے کہ کتنی فیکٹریاں بند ہوئی ہیں لیکن میں نے یہ نہیں پوچھا کہ کتنی فیکٹریوں کو notices issue کئے گئے بلکہ میں نے categorically یہ بات پوچھی ہے کہ کتنی فیکٹریاں بند کی گئی ہیں اگر انہوں نے لکھا ہے کہ فیکٹریاں بند کی گئی ہیں تو بتائیں کہ کتنی فیکٹریاں بند کی گئی ہیں؟میں نے تو بہت آسان اور چھوٹا سا سوال پوچھا تھا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! فیکٹری بند کرنے کے لئے قانون کے تحت پہلے notice دینا پڑتا ہے اور قانونی کارروائی عمل میں لانے کے بعد متعلقہ فیکٹری کو بند کیا جاتا ہے۔اب تک ہم نے 110 فیکٹریوں کو notices جاری کر دیئے ہیں جن کے خلاف کارروائی جاری ہے۔جو بھی فیصلہ آئے گا وہ آپ کے سامنے پیش کر دیا جائے گا۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر!یہ غلط جواب دینے والوں کے خلاف کیا کارروائی کریں گے؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر![******]

جناب سپیکر: .No cross talk please ایسے غیر پارلیمانی الفاظ اگر کارروائی میں آ گئے ہیں تو انہیں حذف کیا جاتا ہے۔

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میرے بھائی نے مجھے procedure بتادیا ہے جس کے لئے میں ان کا بڑا احترام کرتی ہوں۔یہاں پر جواب میں mention کیا ہوا ہے کہ فیکٹریاں بند کر دی گئی ہیں۔ مجھے پارلیمانی سیکرٹری صاحب صرف یہ بتادیں کہ جس محکمہ نے یہ غلط جواب دیا ہے اُس کے خلاف یہ کیا کارروائی کریں گے کیونکہ ہر وقفہ سوالات میں یہی کچھ ہوتا ہے۔آج مجھے اِن سے یہ پوچھنا ہے کہ اس غلط جواب کے عوض یہ کیاکارروائی کریں گے ؟

جناب سپیکر: الحمدللہ جب سے آپ نے سوال دینے شروع کئے ہیں تو میرے خیال میں کبھی بھی آپ نے یہ نہیں کہاکہ یہ جواب صحیح آگیاہے۔آپ ہر جواب کے بارے کہتی ہیں کہ یہ غلط ہے This is not good

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! جواب میں انہوں نے خود کہاہے کہ فیکٹریاں بند کی گئی ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ نے کسی فیکٹری کو بند کیاہے یاکرناچاہتے ہیں اوراب کہاں تک پہنچے ہیں؟آرڈر پلیز۔آرڈر پلیز۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! یہ وضاحت کر دی گئی ہے کہ notices جاری کئے گئے ہیں جس کے بعد چند فیکٹریاں بند بھی کی گئی ہیں جن کی تفصیلات میں اِن کو فراہم کر دوں گا۔

جناب سپیکر: یہ اُن کو بتانے والی بات نہیں ہے۔سوال ایوان کی پراپرٹی ہے اس لئے آپ کو ایوان کو بتانا ہو گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے پہلے فرمایاہے کہ صرف notices جاری ہوئے ہیں اور فیکٹریاں بند نہیں ہوئیں لیکن ابھی جب میں نے اس بات کو point out کیا ہے تو انہوں نے کہاکہ بند ہو گئی ہیں۔یہ مجھے اس کا figure بتادیں کیونکہ اس سوال کا جواب 2012 میں آیا ہے۔پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو اس چیز کا کیوں نہیں پتایااب تک اُدھر سے بوٹی کیوں نہیں آئی کہ اب تک دو، چار یا پانچ فیکٹریاں بند ہو چکی ہیں؟ مزید یہ اس floor پر یہ بھی بتائیں کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب غلط جواب دینے والوں کے خلاف کیاکارروائی کریں گے ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! پہلے میں اس بات کی وضاحت کر دوں کہ موجودہ حالات میں جب فیکٹریوں میں بجلی نہیں آئے گی اور گیس نہیں ملے گی تو وہ ویسے ہی بند ہو جائیں گی۔ میں بتا رہا ہوں کہ آج کل کے حالات میں فیکٹریاں چلنے کے قابل ہی نہیں رہیں۔

کرنل(ریٹائرڈ)نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! یہ وقت ضائع کر رہے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں نے آپ سے پہلے بھی کہا تھا کہ یہ شخص ایوان کا ماحول خراب کرتا ہے۔

جناب سپیکر: پلیز آپ بیٹھیں۔ میں خود اُن سے پوچھتا ہوں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! یہ غلط بات کر رہے ہیں۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ تمام ممبران تشریف رکھیں۔ کرنل صاحب!پلیز آپ بھی تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب سپیکر! بجلی اور گیس نہ ملنے کی صورت میں ملک کی ساری فیکٹریاں بند پڑی ہوئی ہیں۔ یہ کوئی بات ہے۔

MR SPEAKER: Order please, Order please.

سید حسن مرتضیٰ: پوائنٹ آف آرڈر۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! پورے ملک کی فیکٹریاں بند ہوتی جا رہی ہیں کیونکہ وہاں پر گیس اور بجلی نہیں ہے۔ میں یہاں پر کون کون سی فیکٹریوں کا نام لوں یہاں تک کہ فیصل آباد اور لاہور کی تمام انڈسٹری تباہ ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ تمام ممبران تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "بجلی دو، گیس دو" کی نعرہ بازی)

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! گیس اور بجلی نہیں ہے جس کی وجہ سے غریب لوگ مر گئے ہیں۔ میں کون سی فیکٹری کا نام لوں ؟ یہاں پر تو کوئی فیکٹری چلنے کے قابل ہی نہیں رہی۔ یہ چند فیکٹریوں کی بات کرتے ہیں مگر یہاں پر پاکستان کی تمام انڈسٹری تباہ ہو گئی ہے۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! یہ سراسر جھوٹ بول رہے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ کا اپنا وقت ضائع ہو رہا ہے مجھے کیا اعتراض ہے؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "خادمِ اعلیٰ ضدی ہیں" کی نعرہ بازی)

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب میرے سوال کا جواب تو دیں۔

جناب سپیکر: آپ سب خاموشی اختیار کریں۔ آپ کو پوری قوم اور دنیا دیکھ رہی ہے لہذا کچھ خدا کا خوف کریں۔ مجھے پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے جواب لینے دیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آپ پوائنٹ آف آرڈر پر میری بات تو سن لیں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! نہیں۔ آپ تشریف رکھیں اور مجھے بات کرنے دیں۔ میں آپ کو پوائنٹ آف آرڈر نہیں دے رہا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب ہمیشہ غلط بات کرتے ہیں اور اِن کو خواتین سے بات کرنے کی تمیز نہیں ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ مجھے یہ بتائیں کہ آپ کیا بات کر گئے ہیں؟

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری کو شرم آنی چاہئے۔

جناب سپیکر: نہیں۔ آپ ایسی بات نہ کریں You are nobody to say this you are not allowed. پارلیمانی سیکرٹری صاحب! جن کو آپ نکال رہے ہیں یا جن کی فیکٹریوں کو آپ بند کر رہے ہیں، کیا آپ ایسے بندوں کو پھر سوئی گیس کا connection دینا چاہتے ہیں؟ آپ اس بات کا جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! جن چند فیکٹریوں کے خلاف کارروائی کی گئی ہے اُس کی تفصیل میں ضرور فراہم کر دیتا ہوں لیکن میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ آج پوری قوم کی فیکٹریاں بند ہو چکی ہیں کیونکہ آج پٹرول نہیں ہے، آج گیس نہیں ہے، آج ملک کا مزدور طبقہ بے روزگار ہو چکا ہے، آج مزدور مر رہا ہے اور لوگوں کو روزگار نہیں مل رہا۔ اس کا ذمہ دار کون ہے؟ انہوں نے پورے ملک کا ستیاناس کر دیا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ارکان حزب اختلاف کی طرف سے
"خادم اعلیٰ ایوان میں آؤ، 200 ڈیم بنانے کا وعدہ نبھاؤ" کی نعرہ بازی)
(شور وغل)

جناب سپیکر: معزز ممبران اسمبلی اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ جی، ڈھلوں صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! آج پورے ملک میں بجلی و گیس کا بحران ہے اور انہوں نے ملک کا بُرا حال کر دیا ہے۔ یہ لوگ بجلی نہیں دیتے اور گیس نہیں دیتے تو پھر ان کا کیا علاج کریں؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"زرداری بجلی چور، وزیر اعظم گیلانی بجلی چور، زرداری حکومت ہائے ہائے
اور وزیر اعظم ہائے ہائے" کی نعرہ بازی)
(شور وغل)

جناب سپیکر: معزز ممبران اسمبلی اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ Order in the House. I say order in the House. No cross talk. Please sit down

جناب طاہر احمد سندھو: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب طاہر احمد سندھو: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ محترمہ سیمل کامران صاحبہ کے سوال کے جواب میں محترم پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو جب جواب دینا نہیں آیا تو پھر انہوں نے ایوان کا ماحول خراب کیا جو کہ بڑی بدقسمتی کی بات ہے کیونکہ کام کی بات تو انہوں نے کی نہیں ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے شیم شیم کی آوازیں)

MR SPEAKER: Order in the House. Please sit down

جی، سندھو صاحب!

جناب طاہر احمد سندھو: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ 2008-09-21 کو یہ سوال موصول ہوا، 2008-12-30 کو محکمہ کو جواب کے لئے ترسیل کیا گیا اور 2012-03-12 کو اس کا جواب موصول

ہوا جو کہ انتہائی unsatisfactory ہے اور am sure I کہ میرے محترم بھائی پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے اسے پڑھا نہیں ہے اور جو stereotype جواب آیا ہے وہ انہوں نے دے دیا ہے۔(شیم، شیم)

جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب کا ماشاء اللہ دماغ ہے تو مجھے یہ بتائیں کہ چار سالوں میں اس حوالے سے کیا کارروائی ہوئی؟ ان چار سالوں میں صرف نوٹس دیئے ہیں تو ان سے کوئی پوچھے کہ یہ نوٹس کس قانون کے تحت دیئے ہیں اور کیا ان پر fix responsibility کی ہے؟ میرے محترم بھائی نے جواب تو پڑھا نہیں ہے اور یہاں پر لڑائی جھگڑا اور ماحول خراب کرنے آ گئے ہیں جو کہ بڑی غلط بات ہے۔ یہ پہلے میری اس بات کا جواب دیں کہ انہوں نے نوٹس کس قانون کے تحت دیئے ہیں؟

جناب سپیکر: سندھو صاحب! آپ ضمنی سوال کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"پارلیمانی سیکرٹری معافی مانگیں یا استعفیٰ دیں" کی نعرہ بازی)

MR SPEAKER: I say sit down. Order please. I say order in the House

سندھو صاحب! آپ تو ضمنی سوال پر تھے اور آپ نے کوئی اور ہی بات شروع کر دی۔

جناب طاہر احمد سندھو: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتائیں کہ انہوں نے نوٹس کس قانون کے تحت دیئے ہیں اور کن لوگوں کے خلاف کارروائی ہوئی ہے؟ ان کے پاس جواب ہی نہیں ہے کیونکہ انہوں نے سوال کے مطابق جواب دیا ہے اور نہ ہی یہ تیاری کر کے آئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! میرے خیال میں ان کی ذہنیت اس قسم کی ہے جس کی وجہ سے یہ ایسی باتیں کر رہے ہیں۔ اس سے پہلے میں اس بات کی وضاحت کر چکا ہوں کہ 110 فیکٹریوں کو نوٹس جاری ہو چکے ہیں جن کی تفصیلات فراہم کر دی جائیں گی اور جو چند فیکٹریاں بند کی گئی ہیں ان کی بھی وضاحت کر دی جائے گی۔ میں بڑی واضح اور clear بات کر چکا ہوں۔۔۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب غلط جواب پر معافی مانگیں یا استعفیٰ دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ یہ کوئی بات نہیں ہے اور آپ ایوان کا وقت ضائع نہ کریں بلکہ اپنی نشست پر تشریف رکھیں۔ جی، ڈھلوں صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! اس کی وضاحت ہو چکی ہے اور یہ صرف بات کا بتنگڑ بنا رہے ہیں کیونکہ میں واضح بات کہہ چکا ہوں کہ 110 فیکٹریوں کو نوٹس جاری ہو چکے ہیں اور جو فیکٹریاں بند ہوئی ہیں ان کی clearance بھی میں دے دوں گا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال وسیم قادر صاحب کا ہے۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! On his behalf سوال نمبر 2308 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب وسیم قادر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور۔ بکنوال یو سی 37 واہگہ ٹاؤن میں سڑک کی تعمیر کا مسئلہ

*2308: جناب وسیم قادر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محلہ نیو بکنوال یو سی۔37 پی پی۔144 واہگہ ٹاؤن مین سڑک کی پچھلے دور حکومت میں تعمیر شروع ہوئی لیکن سڑک مکمل نہ ہو سکی، وجہ بیان فرمائیں؟

(ب) اس سڑک کے لئے حکومت نے کتنا فنڈز رکھا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سڑک پر جگہ جگہ مٹی کے ڈھیر پڑے ہوئے ہیں؟

(د) کیا حکومت نیو بکنوال مین سڑک کی تعمیر مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):

(الف) درست نہ ہے۔ مذکورہ سڑک کی تعمیر شروع نہ کی گئی۔

(ب) مذکورہ سڑک منظور نہ ہونے کی وجہ سے فنڈ بھی مہیا نہ کیا گیا۔

(ج) یہ درست ہے۔

(د) مذکورہ سڑک کی تعمیر کا تخمینہ تقریباً10.107 ملین روپے سال 2007 میں تیار کیا گیا اور منظوری کے لئے بھیجا گیا سکیم منظور نہ کی گئی۔ جیسے ہی سکیم منظور ہو گی اور فنڈز مہیا کئے جائیں گے مذکورہ سڑک کی تعمیر شروع کر دی جائے گی۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! انہوں نے اس سوال کے جز (د) میں جواب دیا ہے کہ 2007 میں یہ سکیم 10.107 ملین روپے میں تیار کی گئی تھی لیکن منظوری نہ ہوئی۔ یہ سوال 09-2008 کو بھیجا گیا اور تین چار سال ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ 2007 میں یہ منصوبہ منظور نہ ہوا تھا لیکن اس سوال کو گئے ہوئے ابھی چار سال ہو گئے ہیں اور آج 2012 ہے۔ میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے ان چار سالوں میں کیا کیا ہے اور یہ منصوبہ ابھی تک التوا میں کیوں پڑا ہوا ہے؟

جناب سپیکر: جی، کرنل صاحب!

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! انہوں نے سوال کے جز (د) میں لکھا ہے کہ 2007 میں یہ منصوبہ منظور نہیں ہوا تھا لیکن ابھی چار سال گزر گئے ہیں تو حکومت پنجاب کے اس محکمے نے کیا اقدامات کئے ہیں، یہ منصوبہ ابھی کس stage پر ہے اور اس کے فنڈز کیوں منظور نہیں کئے گئے؟

جناب سپیکر: جی، آپ نے ابھی تک کیا اقدامات کئے ہیں، یہ منصوبہ ابھی تک کیوں منظور نہیں ہوا اور اس میں کیا مسئلہ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ محلہ نیو بکنوال یو سی۔37 پی پی۔144 واہگہ ٹاؤن مین سڑک کی پچھلے دور حکومت میں تعمیر شروع ہوئی لیکن سڑک مکمل نہ ہو سکی، وجہ بیان فرمائیں؟ جس کا جواب یہ تھا کہ درست نہ ہے مذکورہ سڑک کی تعمیر شروع نہیں کی گئی لیکن اب اس کی موجودہ صورتحال یہ ہے کہ دو سال قبل یونین کونسل 37 نے اپنے فنڈز تقریباً9 لاکھ روپے سے سڑک کا کچھ حصہ تعمیر کروا دیا اور سڑک کا بقایا حصہ فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے شروع نہ ہو سکا۔ یہ وسیم قادر صاحب کا حلقہ ہے اور اس کی latest information یہ ہے کہ جناب وسیم قادر

نے اس سڑک کی تعمیر کے لئے چیف منسٹر صاحب سے directive جاری کروالیا ہے اور یہ سڑک جلد تعمیر ہو جائے گی۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ انہوں نے جواب میں یہ لکھا ہے کہ یہ سکیم منظور نہ کی گئی ہے، جیسے ہی سکیم منظور ہو گی اور فنڈز مہیا کئے جائیں گے تو اس پر کام شروع ہو جائے گا۔ ابھی یہ کہہ رہے ہیں کہ جیسے ہی فنڈز ملیں گے تو اس پر کام شروع ہو جائے گا۔ یا تو یہ جواب غلط ہے یا پھر پارلیمانی سیکرٹری صاحب غلط کہہ رہے ہیں مجھے بتایا جائے کہ ان میں درست کیا ہے؟

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب معافی مانگیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں! میں آپ دونوں اطراف کے معزز ممبران سے پرزور التماس کرتا ہوں کہ cross talk اور ایک دوسرے پر بیٹھ کر comments کرنا اچھی بات نہیں ہے۔ I don't like this. جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! سوال سابقہ حکومت کے متعلق کیا گیا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ محلہ نیو بکنوال یو سی۔37 پی پی۔144 واہگہ ٹاؤن مین سڑک کی پچھلے دور حکومت میں تعمیر شروع ہوئی لیکن سڑک مکمل نہ ہو سکی، وجہ بیان فرمائیں؟ تو اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ مذکورہ سڑک کی تعمیر پچھلے دور میں نہ کی گئی تھی اور یہ بھی لکھا گیا ہے کہ مذکورہ سڑک منظور نہ ہونے کی وجہ سے فنڈز بھی سابقہ دور میں مہیا نہ کئے گئے تھے۔ لیکن جو میں نے اس کے موجودہ دور کی پوزیشن واضح کی ہے تو وہ یہ ہے کہ اس سڑک کا 9 لاکھ روپے سے کچھ حصہ تعمیر ہو چکا ہے، بقایا حصے کے لئے چیف منسٹر صاحب کا directive جاری ہو چکا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ سڑک جلد تعمیر ہو جائے گی۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! یہ total contradiction ہے۔ یا یہ جواب غلط ہے یا پھر پارلیمانی سیکرٹری صاحب اب غلط کہہ رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جیسے ہی سکیم منظور ہو گی کام شروع ہو جائے گا اور ابھی یہ کہہ رہے ہیں کہ اس پر کچھ فنڈز لگ چکے ہیں، کچھ کام ہو چکا ہے اور کچھ کام ہو جائے گا۔ سابقہ حکومت کی بات نہیں ہے، ہم یہ پوچھتے ہیں کہ پچھلے تین چار سال میں موجودہ حکومت نے کیا کیا؟

جناب سپیکر: جی، وہ کہہ تو رہے ہیں کہ انہوں نے 9لاکھ کا کام کیا ہے اور باقی کے لئے directive جاری ہو چکا ہے۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! یہ بات relevant نہیں ہے اور وہ relevant بات کریں۔ ابھی یہ جواب میں کہہ رہے ہیں کہ اس پر کام شروع ہی نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: ممبر ہونا بھی relevant ہے لیکن وہ بھی نہیں ہے، مجھے آپ کی بات پر افسوس ہو رہا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ان کو بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! اس میں 2007 کا ذکر کیا گیا ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! مجھے انتہائی افسوس سے پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے پوچھنا پڑے گا کہ جز(ب) میں سوال کیا گیا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ سڑک پر جگہ جگہ مٹی کے ڈھیر پڑے ہوئے ہیں تو جواب میں کہا گیا ہے کہ یہ درست ہے چار سال سے وہاں پر مٹی کے ڈھیر پڑے ہوئے ہیں۔ مجھے پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ بتادیں کہ کب تک وہاں پر عوام کے مقدر میں یہ مٹی کے ڈھیر پڑے رہیں گے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! جز(ب) کا جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! یہ درست ہے کیونکہ سڑک کے دونوں طرف قبرستان ہے، قبروں پر مٹی ڈالنے کے لئے وہاں پر مٹی والے آتے ہیں اور وہاں پر مٹی کی ڈھیری لگا کر اپنی ضرورت کی مٹی قبروں تک لے جاتے ہیں جس کی وجہ سے وہاں پر مٹی کے ڈھیر لگے رہتے ہیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! مجھے پوچھنا یہ ہے کہ مٹی سڑک پر پڑی ہوئی ہے اور یہ سڑک وہاں کے عوام کے نصیب میں کب تک بنے گی؟ کیونکہ چار سال تو مٹی کے ڈھیر کے ساتھ گزر گئے تو پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ بتادیں کہ وہ سڑک کب تک بنے گی یا اسے بنانا ہی نہیں ہے کیونکہ غلطی سے پچھلے دور

حکومت میں یہ سڑک بنانے کا منصوبہ دیا گیا تھا تو کیا یہ پچھلے دور حکومت کا منصوبہ تھا جس کی وجہ سے بنایا نہیں جارہا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! میں اس کی وضاحت کر چکا ہوں کہ پچھلی سابقہ حکومت اس کو نہ بنا سکی اور نہ فنڈز دے سکی۔ اس کا 9لاکھ سے کچھ حصہ تعمیر ہو چکا ہے، باقی کے لئے CM directive issue ہو چکا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ سڑک جلد مکمل ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: اگلا سوال چودھری جاوید احمد(ایڈووکیٹ) صاحب کا ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! .On his behalf(معزز ممبر نے چودھری جاوید احمد(ایڈووکیٹ) کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیئے گا؟

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 2524 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹی ایم اے پاکپتن، سوئی گیس کنکشن کے لئے این او سی جاری کرنے کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2524: **چودھری جاوید احمد(ایڈووکیٹ):** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل کونسل پاکپتن نے سوئی گیس کنکشن کے لئے کتنے این او سی جاری کئے ہیں ان کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) ان جاری شدہ این او سیز سے کتنی فیس سرکاری طور پر وصول ہوئی ہے؟

(ج) ان کنکشن سے سڑکات کی کھدائی کے لئے کتنی رقم محکمہ سوئی گیس سے وصول ہوئی یا محکمہ سوئی گیس سے ڈیمانڈ کی گئی ہے؟

(د) محکمہ سوئی گیس کے کنکشنز سے کھدائی شدہ سڑکات کی دوبارہ تعمیر کے لئے کتنے فنڈز یکم جولائی 2005 سے یکم جنوری 2009 تک مختص کئے گئے اور کتنے لگائے گئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):

(الف) ٹی ایم اے ہذا نے 14.03.2007 تا 31.12.2011 کل 1910 کنکشنز جاری کئے۔

(ب) ان جاری شُدہ NOCs سے مبلغ۔/3,30,370 روپے وصول ہوئے۔

(ج) محکمہ سوئی گیس کو متعدد بار لکھا گیا کہ وہ روڈ کٹ کی مد میں مبلغ۔/3,02,34,000 روپے ٹی ایم اے ہذا کو جمع کروائے لیکن تا حال کوئی رقم محکمہ سوئی گیس کی طرف سے موصول نہ ہوئی ہے۔

(د) وزیراعلیٰ پنجاب کی جانب سے پاکپتن کے لئے سٹی پیکیج کا اعلان کر دیا گیا تھا جس کے لئے 300 ملین روپے کی رقم مہیا کی گئی بعد ازاں پراونشل ہائی وے پنجاب نے سڑکات کی تعمیر ومرمت کا کام شروع کروا دیا جس کی وجہ سے TMA نے سڑکات کی دوبارہ تعمیر کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی۔ تاہم اب ڈھکی ایریا کے لئے مبلغ۔/20,00,000 روپے برائے سوئی گیس کٹ کی مرمت کے لئے اشتہار دے دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال بولیں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! اس سوال کی جز(ج) میں پوچھا گیا ہے کہ ان کنکشن سے سڑکات کی کھدائی کے لئے کتنی رقم محکمہ سوئی گیس سے وصول ہوئی یا محکمہ سوئی گیس سے ڈیمانڈ کی گئی ہے اور جواب میں یہ بتایا گیا ہے کہ محکمہ سوئی گیس کو متعدد بار لکھا گیا کہ وہ روڈ کٹ کی مد میں مبلغ ۔/3,02,34,000 روپے ٹی ایم اے ہذا کو جمع کروائے لیکن تا حال کوئی رقم محکمہ سوئی گیس کی طرف سے موصول نہ ہوئی ہے تو میرا ان سے ضمنی سوال یہ ہے کہ چار سال ہو چکے ہیں اور تقریباً 3 کروڑ روپے کا بجٹ جو انہوں نے ان سے مانگا تھا اگر یہ ابھی تک نہیں موصول ہوا تو اس کے لئے کیا انہوں کی کوئی قانونی کارروائی کی ہے یا اس کو وصول کرنے کے لئے متعلقہ محکمہ نے کوئی پیشرفت کی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! ٹی ایم اے ہذا نے 14-03-2007 سے لے کر 31-12-2011 تک یہ تمام کنکشن مکمل

کئے اور جس کے کٹ کی مد میں سوئی گیس محکمہ کو مبلغ۔/3,02,34,000 روپے کے ٹی ایم اے کو notices گئے ہیں اور ان کو متعدد بار notices بھیجے گئے ہیں جن میں سے ایک notice میرے پاس بھی موجود ہے کہ یہ رقم جمع کروائی جائے لیکن ابھی تک گیس کا محکمہ یہ رقم جمع کروانے سے قاصر ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! اگر ان کے متعلقہ محکمے نے کوئی سڑک بنانی ہو تو جب تک یہ کروڑوں اور اربوں روپے سوئی گیس محکمے کو جمع نہ کرائیں تو سوئی گیس محکمہ کا کوئی بھی فرد وہاں آکر گیس کی پائپ لائن کو shift کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا اور ان کا متعلقہ صرف سڑک بنانے اور سوئی گیس کی پائپ لائن تبدیل کرنے کے لئے اربوں روپے یعنی سوئی گیس محکمہ کو جمع کروا چکا ہے۔ یہ صرف اس شہر کی مثال نہیں ہے بلکہ پورے پنجاب کے اندر جہاں جہاں ان کے متعلقہ محکمے کی سڑکیں بنی ہوئی ہیں وہاں پر سوئی گیس کے محکمے نے ہزاروں اور لاکھوں روڈکٹ لگائے ہیں۔ میری اطلاع کے مطابق آج تک اس محکمہ کو سوئی گیس نے سنگل پائی بھی اس روڈکٹ کی مد میں جمع نہیں کرائی۔ میرے سوال کا مقصد ہے کہ یہ تین سال سے notice دے رہے ہیں اور ان تین چار سالوں میں سوئی گیس کے محکمے نے پورے پنجاب میں روڈکٹ مد میں کوئی پیسے جمع کروائے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! یہ fresh question بنتا ہے کہ پورے پنجاب میں روڈکٹ مد میں پیسے جمع کرائے گئے ہیں لیکن جو میرے پاس رقم موجود ہے اس میں مبلغ۔/3,02,34,000 روپے تحصیل میونسپل پاکپتن کے ذمہ بقایا ہیں۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جن کا سوال ہے وہ آ گئے ہیں۔ جی، فرمائیں!

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ 1910 کنکشن جاری کئے گئے ہیں، یہ انہوں نے اپنے ریکارڈ سے لیا ہے یا سوئی گیس آفس سے ریکارڈ شدہ ہے۔ میری اطلاع کے مطابق اس سے کہیں زیادہ کنکشن جاری ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ بتایا جائے کہ یہ کتنی فیس لیتے ہیں کیونکہ این او سی کی تعداد کے مطابق انہوں نے روڈکٹ کے صرف 3 لاکھ 30 ہزار روپے وصول کئے ہیں کیا اتنی کم قیمت میں سڑک کی repair ہو سکتی ہے؟ انہوں نے

کل1910 کنکشن بتائے ہیں۔ یہ انہوں نے اپنے ریکارڈ سے بتائے ہیں یا سوئی گیس کے محکمے سے لے کر بتائے ہیں، انہوں نے کل کتنے کنکشن جاری کئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! TMA ہذا کے اپنے accounts کے مطابق 1910 کنکشن جاری ہو چکے ہیں جن کا روڈ کٹ 3کروڑ 2لاکھ 34ہزار روپے بنتا ہے جبکہ جتنے این او سی جاری ہوئے ان سے 3لاکھ 30ہزار 370روپے وصول کئے جا چکے ہیں۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال بڑا واضح ہے کہ این او سی جاری کرنے کی TMA جو فیس وصول کرتا ہے وہ کیا مقرر کی گئی ہے اور انہوں نے عوام سے کنکشن کے لئے این او سی جاری کرنے کی کتنی فیس وصول کی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! ہر TMA کی اپنے شیڈول کے مطابق فیس ہوتی ہے اس کی وضاحت کر دی جائے گی۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! شیڈول کیا ہے؟ میرا سوال بڑا واضح ہے انہوں نے جو amount بتائی ہے کہ 3لاکھ 30ہزار روپے 1910 این او سی جاری کر کے وصول کئے ہیں تو انہوں نے کس طرح سے calculate کر کے ان کو notices جاری کئے ہیں جس کی رقم 3کروڑ روپے سے زائد ہے جو انہوں نے سوئی گیس سے لینا ہے اور تین سالوں سے نہیں پچھلے چھ سالوں سے وہاں پر کنکشن دیئے جا رہے ہیں اور TMA کی طرف سے کوئی repair نہیں ہوئی۔ اس کے علاوہ جو یہ بتا رہے ہیں کہ دھکی کے ایریا کی مرمت کے لئے 20لاکھ روپے رکھے ہیں وہ ان کے پاس کہاں سے آئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! دھکی کے لئے جو 20لاکھ روپے رکھے گئے ہیں وہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے پاکپتن کے لئے جو سٹی پیکیج کا اعلان کیا ہے 300 ملین روپے اس میں سے شامل کئے گئے ہیں نہ کہ سوئی گیس کے فنڈز میں سے شامل کئے گئے ہیں۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہوں گا میرے بھائی غلط جواب دے رہے ہیں، یہ دونوں جوابات غلط ہیں۔ پہلے کنکشن کی تعداد بھی غلط بتائی گئی ہے اور دوسری بات جو یہ سٹی پیکیج کا فرما رہے ہیں کہ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب نے جو ہمارے لئے سٹی پیکج دیا ہے وہ دھکی سے ارد گرد

یا باقی شہر کی roads بنانے کے لئے تھا۔ دھکی کے لئے 20 لاکھ روپے رکھنا سٹی پیکج کا کوئی حصہ نہیں تھا۔ وہ پیسا جو یہ فرما رہے ہیں کہ سٹی پیکج سے وہاں پر لگا وہ بھی غلط ہے اور سٹی پیکج میں روڈ کٹ لگے ہیں، بعد میں بھی لگے ہیں لیکن جہاں تک دھکی کا تعلق ہے وہ تو علیحدہ سے ہے، میں نے سوئی گیس کے حوالے سے یہ پوچھا تھا کہ یہ پیسا کتنے عرصے سے due ہے کیوں نہیں لیا گیا، اس کا ذمہ دار کون ہے، اس کے خلاف اب تک کیا کارروائی کی گئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، واجب الادا رقم کس طرح وصول کرائیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! 2007-03-14 سے یہ کام شروع ہوا اور مختلف مراحل میں ہوتا ہوا 2011-12-31 تک یعنی پچھلے سال کے آخر تک چلتا رہا۔ اس میں متعدد بار محکمہ گیس کو نوٹس دیئے گئے کہ ہمیں رقم جمع کرائی جائے مگر وہ ابھی تک رقم جمع نہیں کرا سکے ان کو متعدد نوٹس دیئے گئے ہیں اس کے بعد اس پر انشاء اللہ مزید کارروائی کی جائے گی۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر ہم اپنی Provincial Government کا کوئی منصوبہ شروع کرتے ہوئے کسی سڑک کو بناتے ہیں وہاں پر اگر سوئی گیس کا کوئی پائپ damage ہو جائے، بجلی کا کھمبا side پر کرنا ہو یا وہاں سے ٹیلیفون کی کوئی لائن گزرتی ہو تو اس کے لئے وہ ہم سے فوراً پیسے لے لیتے ہیں اس کے بغیر وہ کوئی کام کرنے نہیں دیتے۔ اگر وہ پیسے نہیں دے رہے تھے تو TMA پاکپتن نے کنکشن کے لئے این او سی جاری کیا تو کیوں؟

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! میری عرض سن لیں۔

جناب سپیکر: ان کے سوال کا جواب آ رہا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! ہم اس رقم کو فوری collect کرنے کی کوشش کریں گے اور اس پر سخت کارروائی کریں گے، جو ہو سکے گا کریں گے۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ گزارش کروں گا۔۔۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! میں نے بھی آپ سے گزارش کرنی ہے۔

جناب سپیکر: گوندل صاحب!آپ کیا کرتے ہیں؟ Question Hour چل رہا ہے، میں آپ کو Question Hour کے بعد اجازت دوں گا۔ جی، فرمائیں!

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب والا! ہماری پنجاب اسمبلی کا یہ مقصد ہر گز نہیں ہے کہ یہاں پر بیٹھے ہوئے اداروں کی کوتاہیوں کی پردہ پوشی کریں ہمارا مقصد ان میں بہتری لانا ہے۔ کسی ذمہ دار کو آج تک اس کی negligence پر کبھی کوئی سزا دی گئی ہے؟ ہمارے پاکپتن کی جو حالت بُری ہوئی ہے اور اس وجہ سے ہمارے لئے اور ہماری گورنمنٹ کے لئے جو مسائل پیدا ہوئے ہیں اس کا ذمہ دار محکمہ لوکل گورنمنٹ ہے یا اس کا TMA کا ادارہ ہے۔ آج یہ فرما رہے ہیں کہ ہم آئندہ سے strict action لیں گے۔ ہماری governance کو بدنام نہ کیا جائے اس میں بہتری لانے کے لئے یہ commitment کریں کہ ہم ان کے فلاں فلاں افسران کے خلاف یہ یہ کارروائی کریں گے۔ اس negligence پر نہ صرف پاکپتن میں بلکہ جہاں پر بھی محکمہ کی طرف سے کوئی زیادتی ہو رہی ہے یا negligence ہو رہی ہے اس پر action ہونا چاہئے۔ ان کی لاپروائی کی وجہ سے عوام مسائل کا شکار ہیں اور بدنامی ہماری حکومت کو ملتی ہے ان کے ذمہ دار ہم تو نہیں ہیں۔ ہمیں ان کو سزا دلوانے کے لئے قانونی طریق کار اختیار کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی! یہ ضمنی سوال تو نہیں بنتا لیکن آپ کی suggestion آ گئی ہے۔ جی، شاہجہان احمد بھٹی صاحب!

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس کی commitment آ لینے دیں۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، شاہجہان احمد بھٹی صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! آپ ہم سے ناراض ہیں؟

MR SPEAKER: This is Question Hour my dear. This is for us, not for anybody else.

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! آپ ہماری بات کیوں نہیں سنتے؟

جناب سپیکر: میں سنوں گا آپ کی بات، کیوں نہیں سنوں گا؟ میں نے آپ کو کہا ہے کہ میں آپ کی بات سنوں گا لیکن Question Hour کے فوری بعد سنوں گا۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! میں Question Hour میں ہی بات کرنا چاہ رہا تھا۔

جناب سپیکر: یہ تو کوئی بات نہیں ہے۔ تو پھر کیا میں Question Hour چھوڑ دوں؟

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! اگر چیف منسٹر پنجاب آ جائیں تو کیا ہم ان کو ٹائم نہیں دیں گے؟ گوندل صاحب پارلیمانی لیڈر ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی لیڈر تو اُدھر بیٹھے ہیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! گوندل صاحب ہماری پارٹی کے پارلیمانی لیڈر ہیں، آپ کن rules کے تحت ان کو بات کرنے سے روک سکتے ہیں؟

MR SPEAKER: There is no such provision, no such office I tell you.

آپ کی بڑی مہربانی شاہجہان احمد بھٹی صاحب! آپ question لینا چاہتے ہیں یا نہیں؟

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! تنقید کرنے کے لئے تو یہاں پر ایک صاحب کھڑے ہو کر کہتے ہیں کہ گوندل صاحب پیپلز پارٹی کے پارلیمانی لیڈر ہیں۔

جناب سپیکر: کون؟

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: علی حیدر نور خان نیازی صاحب۔ ان کو تنقید کرنے کے لئے گالیاں دینے کے لئے تو ٹائم دے دیا جاتا ہے لیکن ہمیں کہا جاتا ہے کہ provision ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میں تو کوئی ایسی بات نہیں کرتا۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! گوندل صاحب 108 ممبران کے پارلیمانی لیڈر ہیں۔ ہم نے چیف منسٹر کو کبھی بات کرنے سے نہیں روکا۔ آپ انہیں بھی بات کرنے کی اجازت دیں، یہ پارلیمانی روایات ہیں۔

جناب سپیکر: نولاٹیا صاحب! پارلیمانی بورڈ میں یہ فیصلہ ہوا ہے، ہم نے مل بیٹھ کر یہ فیصلہ کیا ہے۔ اگر آپ سُننا چاہتے ہیں تو آپ کی مہربانی ہے۔ (قطع کلامیاں)

This is not good. جی، آپ question کریں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! میں بات کرنے کا پورا اختیار رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: میرے بھائی یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔یہ آپ کے فیصلے ہیں، میرے اکیلے کے فیصلے نہیں ہیں۔ بڑی مہربانی، اپنے فیصلوں کا خود ہی خیال کریں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! House in order کرائیں۔

MR SPEAKER: Order please, order in the House. Order in the House.

جی، شاہجہان صاحب! سوال کریں۔

جناب شاہجہان احمد بھٹی: جناب سپیکر! سوال نمبر 3890 ہے اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ننکانہ صاحب، بچیکی سے لے کر سید والا سڑک کی مرمت کا مسئلہ

*3890: جناب شاہجہان احمد بھٹی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ننکانہ صاحب میں بچیکی سے لے کر سید والا تک کی سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا حکومت اس سڑک کو مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):

(الف) درست ہے۔

(ب) مذکورہ سڑک کو 24 فٹ نئے سرے سے کشادہ اور بحالی کا کام وفاقی حکومت کے زیر اہتمام محکمہ پاک پی ڈبلیو ڈی کروا رہا ہے۔ سڑک کی بحالی کا کام نومبر 2009 کو شروع ہوا تھا۔ محکمہ پاک پی ڈبلیو ڈی سے حاصل شدہ معلومات کے مطابق بحالی سڑک کی لاگت 24 کروڑ 37 لاکھ روپے ہے جو کہ الکبیر کنسٹرکشن کمپنی تعمیر کر رہی ہے۔ سڑک کو مرمت کرنے کی مدت ایک سال تھی جو کہ فنڈز نہ ملنے کی وجہ سے ابھی تک نامکمل ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

جناب شاہجہان احمد بھٹی: جناب سپیکر! جز (ب) میں بتایا گیا ہے کہ وفاقی حکومت کے زیر اہتمام اس سڑک کی بحالی کا کام شروع ہے اور جو کہ فنڈز نہ ملنے کی وجہ سے ابھی تک نامکمل ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ

ہے کہ اس سڑک کی کل لمبائی کیا ہے اور اب تک اس کا کتنا حصہ بحال ہو چکا ہے اور جو بقیہ سڑک ہے کیا اس کو صوبائی حکومت بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! محکمہ ہذا پاک پی ڈبلیو ڈی کی طرف سے یہ جواب ملا تھا کہ سڑک کی بحالی کا کام نومبر 2009 کو شروع ہوا تھا اور اس پر 24 کروڑ 37 لاکھ روپے خرچ ہوئے۔ یہ جواب محکمہ پاک پی ڈبلیو ڈی کی طرف سے ہی موصول ہوا ہے اور سڑک کی لمبائی کے متعلق ہمیں fresh question ملے تو ہم اس کا جواب دے دیں گے۔

جناب شاہجہان احمد بھٹی: میرا سوال یہ ہے کہ اس سڑک کی maintenance and repair کی اصل ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے؟

جناب سپیکر: جی بتائیں، maintenance and repair کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): تعمیر چونکہ محکمہ پاک پی ڈبلیو ڈی کر رہا ہے مکمل ہونے کے بعد Provincial Government کی ذمہ داری ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! یہ غلط بات کر رہے ہیں۔ اس سڑک کو بنانا محکمہ پاک پی ڈبلیو ڈی کا کام ہے۔ فنڈز کی release کی وجہ سے یہ ان کی ذمہ داری ہو سکتی ہے لیکن اس کی maintenance and repair کی ذمہ داری Federal Government کے محکمہ کے تحت نہیں آتی وہ Government of the Punjab کے تحت آتی ہے۔

جناب سپیکر: وہ یہی کہہ رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! میں بھی یہی کہہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ نگہت ناصر شیخ!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! .On her behalf سوال نمبر 4029 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز خاتون ممبر نے محترمہ نگہت ناصر شیخ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

دریائے راوی کے کنارے بستی گئوشالہ میں تین سپورٹس ہالز بنانے کی تفصیلات

*4029: **محترمہ نگہت ناصر شیخ**: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ داتا بخش ٹاؤن انتظامیہ نے دریائے راوی کے کنارے آباد بستی گئوشالہ میں تین سپورٹس ہالز کے لئے ورک آرڈر جاری کر دیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان ہالز کی تعمیر کے لئے دو کروڑ روپے کے ٹینڈر شائع کرنے کے بعد ان کاموں کے لئے ورک آرڈر بھی جاری کر دیئے گئے، تعمیری کام کی موجودہ صورتحال سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ ٹاؤن ایڈمنسٹریشن داتا گنج بخش ٹاؤن نے گئوشالہ میں سپورٹس ہالز کے لئے کوئی ورک آرڈر جاری نہ کیا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ ان ہالز کے ٹینڈر شائع ہونے کے بعد ہی منصوبہ جات منسوخ کر دیئے گئے اور کوئی ورک آرڈر جاری نہ کیا گیا اور نہ ہی موقع پر کوئی تعمیری کام شروع ہوا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! یہ جو سوال ہے یہ 29۔جولائی 2009 کو بھیجا گیا اور اس کا جواب 12۔مارچ 2012 کو آیا ہے۔ اس کا جو جز (ب) ہے۔ (قطع کلامیاں)

محترمہ ساجدہ میر: جناب والا! وقفہ سوالات کے دوران معزز ممبران آفیشل گیلری میں بیٹھے افسران کے ساتھ باتیں کر رہے ہیں۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب والا! آپ ادھر تو دیکھیں معزز ممبران گیلری میں افسران کے ساتھ باتیں کر رہے ہیں اور ادھر سوالوں کے جواب دیئے جا رہے ہیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ ایوان کو in order کریں اور میرے سوال کی طرف بھی توجہ دیں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں! Order in the House.

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! جز(ب) میں سوال یہ پوچھا گیا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ ان ہالز کی تعمیر کے لئے 2 کروڑ روپے کے ٹینڈر شائع کرنے کے بعد ان کاموں کے لئے ورک آرڈر بھی جاری کر دیئے گئے، تعمیری کام کی موجودہ صورتحال سے آگاہ فرمائیں؟

جناب سپیکر: آپ اپنا ضمنی سوال کریں۔

محترمہ آمنہ الفت: جی، میرا ضمنی سوال ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے ضمنی سوال paper سے پڑھ کر نہیں کرنا بلکہ ویسے ہی کرنا ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب والا! میں محکمے سے سوال کر رہی ہوں اور مجھے پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے پوچھنے دیں کہ انہوں نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ 'یہ درست نہ ہے'۔ ان سپورٹس ہالز کے ٹینڈر شائع ہونے کے بعد ہی منصوبہ جات منسوخ کر دیئے گئے تھے۔ میرا پہلا سوال تو یہ ہے کہ ٹینڈر بھی شائع ہو گئے اس کے بعد منصوبہ جات منسوخ کر دیئے گئے آخر کیوں؟

جناب سپیکر: پہلے اس کا جواب لینے دیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ کہہ رہی ہیں کہ آپ نے اس کے ٹینڈر کئے اور بعد میں منسوخ کر دیئے گئے اور ورک آرڈر بھی جاری نہیں کئے اس کی کیا وجہ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! اس کے ٹینڈر جاری کئے گئے کہ تین سپورٹس ہالز تعمیر کئے جائیں۔ یہ منصوبہ مناسب جگہ پر نہیں تھا اس لئے اس منصوبے کو وہاں سے منسوخ کر دیا گیا۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب والا! انہوں نے اس سلسلے میں کسی سے کوئی رائے بھی لی تھی یا نہیں، اس منصوبے کو کہیں پر discuss بھی کیا گیا یا نہیں اور پھر کس بنا پر اس منصوبے کو cancel کیا گیا، دوسری بات یہ ہے کہ ایک چیز بننے سے پہلے ہی ختم کر دی گئی پھر دوبارہ اللہ کے فضل و کرم سے اس سوال کو اتنی اہمیت دی گئی ہے جس کا سرے سے کوئی وجود ہی نہیں ہے اس کو ایوان میں بھی پیش کر دیا گیا۔ مجھے یہ بتایا جائے کہ محکمہ اس قسم کے مذاق ہمارے ساتھ کیوں کر رہا ہے؟ پچھلے اجلاس میں بھی یہی ہوا تھا کہ سوالوں کے جواب غلط دیئے گئے تھے جس پر ڈپٹی سپیکر صاحب نے محکمے کی سرزنش کے لئے ایک کمیٹی بنائی تھی کہ محکمہ ایوان میں غلط جواب دے کر ہمارا استحقاق مجروح کرتا ہے۔ اب بھی یہی ہو رہا کہ ایوان میں غلط

جواب آرہے ہیں۔ایک ایسا سوال جس کا وجود ہی نہیں ہے اس کو سوالات میں شامل کر لیا گیا جس کی وجہ سے بہت سے اہم سوالات ایوان میں آنے سے محروم رہ گئے۔(قطع کلامیاں)

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب والا!یہاں پر اتنی اہم بات ہو رہی ہے اور کچھ ممبران آفیشل گیلری میں افسران کے ساتھ باتیں کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ!آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب والا!غلط جوابات کی وجہ سے ڈپٹی سپیکر صاحب نے پچھلے اجلاس میں محکمہ کی سرزنش کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی تھی جس کی دوبارہ میٹنگ تک call نہیں ہوئی اور دوسری طرف غیر اہم سوالات کو ایجنڈے پر لایا جارہا ہے جن کا سرے سے کوئی وجود ہی نہیں ہے مزید یہ کہ آپ کی میرے سوال کی طرف کوئی توجہ ہی نہیں ہے۔(قطع کلامیاں)

جناب والا!مجھے نہیں پتا کہ آپ کو سیکرٹری صاحب نے کس الجھن میں مبتلا کر دیا ہے۔آپ اس چیز کی اہمیت سے ہرگز انکار نہیں کر سکتے کہ محکمہ غلط جواب دے رہا ہے اور اس سلسلے میں سابقہ اجلاس میں جو کمیٹی بنائی گئی تھی اس کے ساتھ کیا سلوک ہوا اور اس کمیٹی کا دوبارہ اجلاس کب ہو گا؟یہاں پر اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہو رہا ہے اور ایسے غیر اہم سوالات جن کا سرے سے کوئی وجود ہی نہیں ہے انہیں ایجنڈے پر لایا جارہا ہے اور بہت سے اہم سوالات کو پس پشت ڈال دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: جن سوالات کے جوابات غلط آئے ہیں ان کی تحقیق کر کے متعلقہ لوگوں کے خلاف کارروائی کی جائے۔جی،اگلا سوال!

جناب محمد نوید انجم: سوال نمبر4155 ہے اس سوال کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

عزیز بھٹی ٹاؤن لاہور کا بجٹ و ترقیاتی سکیموں کی تفصیلات

*4155: **جناب محمد نوید انجم:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) عزیز بھٹی ٹاؤن لاہور کے ناظم اور نائب ناظم کا نام بتائیں؟

(ب) اس ٹاؤن کے سال 07-2006تا09-2008 کے بجٹ و ترقیاتی سکیموں کی تفصیل سال وار بتائیں؟

(ج) ان سالوں کے دوران ٹاؤن ناظم اور نائب ناظم کو کتنی رقم تنخواہوں، ٹی اے/ڈی اے اور زیر استعمال گاڑیوں کی پٹرول ومرمت کی مد میں سالانہ ادا کی گئی؟

(د) ان سالوں کے دوران کتنی رقم اس ٹاؤن کے ملازمین کو تنخواہوں اور ٹی اے/ڈی اے کی مد میں ادا کی گئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):

(الف) عزیز بھٹی ٹاؤن کے ناظم اور نائب ناظم کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

چودھری محمد اشرف، ٹاؤن ناظم

ملک کلیم اللہ، نائب ٹاؤن ناظم

(ب)

ترقیاتی بجٹ2006-07	5,53,85,849/-روپے
ترقیاتی بجٹ2007-08	3,37,86,398/-روپے
ترقیاتی بجٹ2008-09	5,93,17,407/-روپے

ترقیاتی سکیموں کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تنخواہ/اعزازیہ ٹاؤن ناظم ونائب ناظم:

سال2006-07	1,68,000/-روپے
سال2007-08	1,68,000/-روپے
سال2008-09	1,68,000/-روپے

مرمت گاڑی ٹاؤن ناظم:

سال2006-07	58,139/-روپے
سال2007-08	کوئی نہیں
سال2008-09	22,700/-روپے

تفصیل پٹرول ٹاؤن ناظم:

سال2006-07	1,89,981/-روپے
سال2007-08	2,10,860/-روپے
سال2008-09	2,53,043/-روپے

(د) تنخواہ عملہ عزیز بھٹی ٹاؤن:

سال2006-07	16,45,232/-روپے
سال2007-08	1,87,83,639/-روپے
سال2007-08	1,87,83,639/-روپے
سال2008-09	2,64,13,492/-روپے

ٹی اے/ڈی اے ملازمین:

سال 2006تا2009 1,78,000/- روپے

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! جناب والا! یہ سوال اگست 2009 میں ہم نے جمع کرایا تھا اور اب 2012 آگیا ہے۔ آپ اس کے جز(ب) کی طرف توجہ فرمائیں کہ عزیز بھٹی ٹاؤن کا ترقیاتی بجٹ 5 کروڑ 53 لاکھ روپے تھا اس میں سے انہوں نے جو لسٹ مجھے provide کی ہے اس کے مطابق جو ٹینڈر ہوئے ہیں وہ ایک کروڑ 57 لاکھ روپے کے ہوئے ہیں پیچھے 4 کروڑ روپے بچتے ہیں۔ اگلے سال کا جو ترقیاتی بجٹ انہوں نے پیش کیا ہے وہ 3 کروڑ 37 لاکھ روپے کا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس ترقیاتی بجٹ کا پچھلا 4 کروڑ روپیہ کدھر گیا ہے؟ اس سال کے ترقیاتی بجٹ کی جو انہوں نے provide list کی ہے اس کا grand total تک نہیں لگایا گیا، اسی طرح یہ 09-2008 کا ترقیاتی بجٹ 5 کروڑ اور 93 لاکھ روپے کا پیش کرتے ہیں اور 6 کروڑ 15 لاکھ روپے کے ٹینڈر لگا دیتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں 07-2006 میں 4 کروڑ روپے کا ترقیاتی بجٹ عزیز بھٹی ٹاؤن میں utilize نہیں کیا گیا، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ 4 کروڑ روپیہ کہاں گیا جس کا اس میں ریکارڈ بھی نہیں ہے۔ اسی طرح آگے جز(د) میں کہتے ہیں کہ ہم نے عملے کو 07-2006 میں 16 لاکھ 45 ہزار 232 روپے تنخواہ ادا کی، میرے وطن میں زلزلہ تو 2005 میں آیا تھا لیکن کاغذوں کے اندر کچھ اور figures ہیں۔ 07-2006 میں یہ بیوروکریسی کو تنخواہ دے رہے ہیں 16 لاکھ روپے اور 08-2007 میں ان کی تنخواہیں ایک کروڑ 87 لاکھ 83 ہزار روپے ہو گئی ہیں۔ ایک سال میں ایسا کون سا زلزلہ آگیا ہے کہ figures اتنے زیادہ mismatch کر رہے ہیں؟ اس کے بعد 09-2008 کو انہوں نے بیوروکریسی کو جو تنخواہ دی ہے وہ 2 کروڑ 64 لاکھ روپے بنتی ہے۔ مجھے تو لگتا ہے کہ ڈویلپمنٹ کا بجٹ بیوروکریسی کی تنخواہوں میں چھپا کر کہیں اور utilize کیا جا رہا ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ اس پر فی الفور کمیٹی بنائی جائے جو اس کی تحقیقات کرے۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "شیم، شیم" کی نعرہ بازی)

جناب والا! یہ سارے figures ان لوگوں کے ہیں جنہیں ہم کرپٹ ناظم کہتے تھے اس کے علاوہ جو ایڈمنسٹریٹروں نے کرپشن کی ہے وہ اس کے علاوہ ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "شیم، شیم" کی نعرہ بازی)

کیونکہ یہ سوال ہی2009 کا تھا۔اب میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ میں نےfiguresآپ کو بتادیئے ہیں اور یہ وہیfiguresہیں جوon the floor of the Houseمجھےprovideکئے گئے ہیں۔ میں تو پہلے دن سے یہ کہتا تھا کہ عزیز بھٹی ٹاؤن میںserious corruptionہو رہی ہے۔ان چار سالوں میں عزیز بھٹی ٹاؤن کا ڈویلپمنٹ بجٹ کہاں چلا گیا ہے؟میں اور میرے دوسرے colleague MPAsحاجی اللہ رکھا صاحب اور رانا تجمل صاحب یہاں تشریف فرما ہیں انہیں بھی نہیں پتا کہ یہ پیسے کہاں جا رہے ہیں اس لئے میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ اس مسئلے کی تہہ تک پہنچنے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی جائے۔

جناب سپیکر:آپ لوگوں کو تو پتا ہے۔

جناب محمد نوید انجم:جناب والا!میری آپ سے گزارش ہے کہ انfiguresکو دیکھا جائے اور اس مسئلے پر ایک سپیشل کمیٹی بنائی جائے۔بہت شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب والا!میرے محترمcolleagueاور بھائی نے بڑے اچھے طریقے سے اس سوال کی وضاحت کی ہے اور اس پر نکتہ چینی بھی کی ہے اس کے علاوہ انہوں نے جوpointsاٹھائے ہیں وہ بھی کافی مؤثر ہیں بلکہ میں سمجھتا ہوں کہfiguresمیں کافی فرق نظر آ رہا ہے لہذا اس پر ایک کمیٹی تشکیل دے دی جائے۔ اس معاملے کی پوری تحقیقات ہوں گی اور جو لوگ اس ایوان کو غلطfiguresدینے میں شامل ہیں ان کے خلاف سخت کارروائی بھی کی جائے گی۔شکریہ

حاجی اللہ رکھا:جناب والا!میں بھی اس سلسلے میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر:آپ تشریف رکھیں۔اس معاملے کو سٹینڈنگ کمیٹی برائے محکمہ لوکل گورنمنٹ کے سپرد کرتے ہیں اور آپ تینوں صاحبان بھی اس میں شامل ہوں گے۔

جناب محمد نوید انجم:جناب سپیکر!آپ نے اس مسئلے پر توجہ فرمائی ہے اور ہم تینوں ممبران کو پہلے سے موجود سٹینڈنگ کمیٹی برائے لوکل گورنمنٹ میں شامل کیا ہے۔میں اس سلسلے میں آپ کا بہت زیادہ مشکور ہوں۔

جناب سپیکر:جی،مہربانی۔

محترمہ آمنہ الفت:جناب سپیکر!اس کمیٹی میں اپوزیشن کو بھی شامل کیا جائے۔

جناب سپیکر: آپ کوئی سوال کرنا چاہتی ہیں؟آپ سوال پر آجائیں تو ٹھیک ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر!آپ نے جو کمیٹی بنائی ہے اس میں اپوزیشن کو بھی شامل کیا جائے تاکہ پتا چلے کہ ہو کیا رہا ہے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر!اس کمیٹی میں اپوزیشن کا کوئی ممبر نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی،ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر!اس کمیٹی میں اپوزیشن سے کوئی ممبر نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اگر ضرورت ہوئی تو ان کو بھی بلائیں گے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: یہ کیسی کمیٹی ہے جس میں اپوزیشن کا کوئی ممبر نہیں ہے؟

جناب سپیکر: میں check کرتا ہوں I will check it up اگلا سوال محترمہ نگہت ناصر شیخ کا ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر!میں سوال پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ نگہت ناصر شیخ آپ ہیں؟آپ سوال نمبر بولیں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر!میں سوال پر ہی بات کروں گا۔

جناب سپیکر: ایسے نہیں بلکہ سوال نمبر بولیں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر!ابھی جو عزیز بھٹی ٹاؤن پر بات ہو رہی تھی میں نے اس پر بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: وہ بات تو ختم ہو گئی ہے،اس پر تو بات over ہو گئی۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر!میں نے ایک general بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ نگہت ناصر شیخ!

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! On her behalf سوال نمبر 4243 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز خاتون ممبر نے محترمہ نگہت ناصر شیخ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی،اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور شہر میں مچھر مار سپرے کی تفصیلات

*4243: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیو نٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور شہر میں ضلعی حکومت نے مچھر مار سپرے مہم کب شروع کی؟

(ب) ضلعی حکومت نے لاہور شہر کو مچھر مار سپرے مہم کے لئے کتنے ٹاؤنز اور کتنی یونین کونسلوں میں تقسیم کیا ہے؟

(ج) ضلع لاہور میں ضلعی حکومت نے کس شیڈول کے تحت سپرے مہم کا آغاز کب سے شروع کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں):

(الف) لاہور شہر میں 2011 سے اس وباء کے پھیلنے کے بعد ضلعی حکومت مچھر مار مہم جاری رکھے ہوئے ہے اور سارے ضلع میں مسلسل لاروی سائیڈنگ کی جارہی ہے اور ٹارگٹ کیس پر سپرے بھی کیا جارہا ہے۔

(ب) ضلعی حکومت نے لاہور شہر کو 9 ٹاؤنز اور 150 یونین کونسل میں تقسیم کیا ہے۔

ٹاؤن مندرجہ ذیل ہیں:۔

1۔	راوی ٹاؤن	2۔	شالامار ٹاؤن
3۔	واہگہ ٹاؤن	4۔	عزیز بھٹی ٹاؤن
5۔	داتا گنج بخش ٹاؤن	6۔	سمن آباد ٹاؤن
7۔	علامہ اقبال ٹاؤن	8۔	گلبرگ ٹاؤن
9۔	نشتر ٹاؤن		

(ج) ضلعی حکومت 2011 میں وبائی پھیلاؤ کے بعد سے مسلسل case targeted کو (WHO) کی ہدایت کے مطابق سپرے کر رہی ہے اور باقاعدہ سپرے مہم کا آغاز مارچ 2012 سے شروع کر دیا گیا ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! ضلعی حکومت نے جو مچھر مار سپرے کیا ہے یہ سوال اس بارے میں ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب ذرا جواب پڑھ لیں۔ یہ سوال ستمبر 2009 میں پوچھا گیا اور اس کا جواب 12۔مارچ 2012 کو آیا ہے۔ انہوں نے 2011 سے جواب دینا شروع کیا ہے کیونکہ جب 2009 میں یہ

سوال پوچھا گیا تھا تو considerationمیں10-2009اور11-2010کی وہی ساری durationتھی۔ ان کا محکمہ سمجھتا ہے کہ مچھر مہم 2011میں شروع کی گئی تھی۔اگر اس جواب کو پڑھا جائے اور یہ سمجھا جائے کہ جو as it isلکھا ہے وہ ویسے ہی ہے تو اس کے بعد صوبے میں جو ڈینگی کا incidentہوا تھا اس میں ہلاکتوں کی تعداد بتا دی جائے اور یہ بھی بتایا جائے کہ وہ کیا وجوہات تھیں کہ سپرے ہونے کے باوجود اتنی زیادہ ہلاکتیں ہوئیں،اس کے ذمہ داران کون تھے؟

جناب سپیکر: جلدی جلدی کر کے دو منٹ کے اندر wind upکریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! ہم نے مچھر مار مہم میں جو اقدامات کئے ہیں وہ تو اس جواب کے ذریعے آپ کے سامنے پیش کر دیئے گئے ہیں لیکن اگر محترمہ مزید تفصیلات جاننا چاہتی ہیں تو fresh questionکریں ہم اس کی تفصیلات فراہم کر دیں گے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میری آپ سے استدعا ہے کہ آپ یہ جواب پڑھ لیں کہ انہوں نے اس میں کون سی تفصیلات بیان کی ہیں پھر مجھے بتا دیں چونکہ مجھے تو کوئی تفصیل نظر نہیں آئی۔میں نے معزز پارلیمانی سیکرٹری سے صرف یہ پوچھا تھا کہ جواب کے مطابق 2011سے انہوں نے سپرے شروع کیا تھا جو آج تک جاری و ساری ہے۔اگر انہوں نے وبائی امراض کے خلاف سپرے کیا ہے تو ڈینگی سے جو اتنی زیادہ ہلاکتیں ہوئی ہیں ان کی کیا وجوہات ہیں، کیا سپرے ناقص تھا،اگر سپرے ناقص تھا تو یہ سارا کچھ اس طرح کیوں ہوا،mismanagementکیوں ہوئی؟ یہ اس کا جواب بتائیں۔یہ جو بجلی اور لوڈ شیڈنگ کی وضاحتیں فرما رہے ہیں انہیں چھوڑیں اور Question Hoursپر concentrateکریں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! میرا بھی ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: تین چار اکٹھے کر لیں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! جز(ج) میں لکھا ہوا ہے WHOکے تحت سپرے کرنے کی ہدایت اور پھر اسے مکمل کیا گیا۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ World Health Organization کتنی fundingکرتی ہے؟ ہم ایک طرف تو کہتے ہیں کہ کسی کی مدد نہیں لیتے اور دوسری طرف سے ایک آرگنائزیشن سے مدد لے رہے ہیں اور لکھ کر بھی دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ آج کی تو نہیں بلکہ پرانی ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس کا جواب دیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ٹائم ختم ہونے والا ہے اس لئے جلدی جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! سوال کے جز (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ ضلعی حکومت نے لاہور شہر کو مچھر سپرے مہم کے لئے کتنے ٹاؤنز اور کتنی یونین کونسلوں میں تقسیم کیا اس کے جواب کی تفصیل فراہم کر دی گئی ہے جبکہ جز (ج) میں لکھا گیا ہے کہ ضلع لاہور میں ضلعی حکومت نے کس شیڈول کے تحت سپرے مہم کا آغاز شروع کیا اس کے مطابق ہم نے اس کے جوابات بڑے واضح کر دیئے ہیں۔

جناب سپیکر: Question Hours is over now. اب ہم Call Attention Notices لیتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع خوشاب میں پچھلے پانچ سالوں میں شاہرات کی صورتحال

*921: ملک محمد جاوید اقبال اعوان: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع خوشاب کی ضلعی حکومت اور حکومت پنجاب نے پچھلے پانچ سالوں میں شاہرات کی نئی تعمیرات 11 پرانی شاہرات کی مرمت، شوگر سیس کی نئی شاہرات 11 شوگر سیس کی شاہرات کی مرمت کی مد میں کتنی رقم رکھی گئی تھی ان میں سے کتنی نئی شاہرات مکمل ہو گئی ہیں، کون سی مرمت ہوئی ہیں ان سب کی تفصیل پی پی وار۔39، 40، 41 اور پی پی۔42 دی جائے؟

(ب) پانچ سالوں میں شوگر سیس ضلع خوشاب میں کتنا جمع ہوا؟

(ج) مالی سال09-2008 میں ضلعی حکومت اور حکومت پنجاب نے نئی شاہرات اور پرانی شاہرات کی مرمت کے لئے کتنی رقم رکھی ہے، پچھلے پانچ سالوں کی شوگر سیس کی آج تک کتنی رقم بقایا پڑی ہے اور اس میں سے کون کون سی نئی سڑکیں بن رہی ہیں اور کون کون سی سڑکیں مرمت کے لئے رکھی گئی ہیں، آگاہ فرمائیں؟

(د) اگر مندرجہ بالا فنڈ میں سے کوئی lapse یا surrender ہوئے ہیں تو کیا حکومت ان ذمہ داران کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجہ کیا ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) ضلع خوشاب کی ضلعی حکومت اور حکومت پنجاب نے پچھلے پانچ سالوں میں شاہرات کی نئی تعمیر کی مد میں185.492 ملین روپے مختص کئے اور 130 نئی شاہرات کی تعمیر کی گئی جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ پچھلے پانچ سالوں میں پرانی شاہرات کی مرمت کی مد میں334.930 ملین روپے مختص کئے اور229 پرانی شاہرات کی مرمت و بحالی کی گئی تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع خوشاب کی ضلعی حکومت نے پچھلے پانچ سالوں میں شوگر سیس کی مد میں محکمہ شاہرات خوشاب کو کل12 سکیموں کے لئے جن کا تخمینہ لاگت 74.247 ملین روپے بنتا ہے جن میں سے 9 نئی تعمیر اور3 کی خصوصی مرمت اور بحالی کے لئے مبلغ65.078 ملین کے فنڈز جاری کئے گئے جس میں سے 6 نئی شاہرات کو مکمل کر لیا گیا ہے جن پر کل لاگت 33.233 ملین روپے بنتی ہے جبکہ 3 شاہرات پر کام جاری اور وہ بھی عنقریب مکمل کر لی جائیں گی۔ 3 پرانی سڑکوں میں سے 2 پر بحالی کا کام مکمل ہو چکا ہے جن پر کل لاگت 11.271 ملین روپے بنتی ہے اور ایک پر بحالی کا کام جاری ہے جسے عنقریب مکمل کر لیا جائے گا۔

(ب) 07۔2006 سے 11۔2010 تک شوگر سیس کی مد میں۔/4,80,44,226 روپے فنڈ جمع ہوا۔

(ج) مالی سال 09۔2008 میں ضلعی حکومت خوشاب نے شوگر سیس پروگرام کے تحت نئی سڑکوں کی تعمیر کی مد میں21.726 ملین روپے کے فنڈز مختص ہوئے اور پرانی شاہرات کی

مرمت اور بحالی کی مد میں ملین روپے مختص کئے۔ پچھلے پانچ سالوں کی تفصیل جز(ب) میں بیان کی جاچکی ہے۔

(د) اب تک شوگر سیس کی مد میں کل65.078ملین روپے کے فنڈز جمع ہوئے جن میں سے 6 نئی شاہرات کو مکمل کر لیا گیا ہے اور2پرانی شاہرات کی مرمت اور بحالی کا کام بھی مکمل ہو چکا ہے جبکہ دو نئی شاہرات کی تعمیر اور ایک پرانی شاہراہ کی بحالی اور مرمت کی منظوری 2009-10میں ہوئی اور ان پر کام جاری ہے۔یہ فنڈزlapsableنہ ہیں۔

لاہور۔غلام محمد بھٹی کالونی گلی نمبر6کوپختہ کرنے کامسئلہ

*4884:جناب محمد نوید انجم:کیاوزیر لوکل گورنمنٹ وکمیو نٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) غلام محمد بھٹی کالونی گلی نمبر6بی نزد گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول کوٹ لکھپت چونگی امر سدھو لاہور ابھی تک پختہ نہ ہے جبکہ اس کالونی کی باقی تمام گلیاں پختہ ہیں؟

(ب) کیاحکومت اس گلی کو بھی پختہ کرنے کاارادہ رکھتی ہے،اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیو نٹی ڈویلپمنٹ(راناثناء اللہ خان):

(الف) غلام محمد بھٹی کالونی گلی نمبر6نزد گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول کوٹ لکھپت چونگی امر سدھو، ٹاؤن کونسل نشتر ٹاؤن کی طرف سے منظوری وفراہمی فنڈ نہ ہونے کی وجہ سے پختہ نہ ہو سکی ہے۔

(ب) یہ کہ گلی نمبر6کو منظوری وفراہمی فنڈ کے بعد پختہ کر دیا جائے گا۔

راوی ٹاؤن لاہور۔بغیر نقشہ منظوری عمارات کی تعمیر کی تفصیل

*5410: محترمہ راحیلہ خادم حسین:کیاوزیر لوکل گورنمنٹ وکمیو نٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ راوی ٹاؤن لاہور میں عملے کی ملی بھگت سے 110عمارات نقشے کے بغیر بنالی گئیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ راوی ٹاؤن لاہور میں غیر قانونی طور پر بنائی گئی عمارتوں میں اندرون موچی، بھاٹی، دہلی، لوہاری اور شیرانوالہ گیٹ بھی شامل ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (راناثناء اللہ خان):

(الف) درست نہ ہے کہ 110 عمارات نقشہ کے بغیر تعمیر کی گئیں۔ راوی ٹاؤن پلاننگ برانچ نے اب تک 200 عمارات کے نقشے منظور کئے ہیں جبکہ ناجائز تعمیرات کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جاتی ہے۔ انفورسمنٹ انسپکٹران نے اب تک بلڈنگ مالکان کے خلاف غیر قانونی تعمیرات کے سلسلہ میں 55 ایف آئی آرز درج کرائی ہیں۔

(ب) درست ہے کہ راوی ٹاؤن لاہور میں غیر قانونی طور پر بنائی گئی عمارتوں میں اندرون موچی، بھاٹی، دہلی، لوہاری اور شیرانوالہ گیٹ شامل ہیں۔ چونکہ اندرون شہر میں عمارات کا نقشہ جمع کرانے پر پابندی ہے اس لئے جہاں بھی غیر قانونی تعمیرات ہوتی ہیں ان مالکان کے خلاف قانونی کارروائی کی جاتی ہے۔

لاہور۔اندرون شہر تعمیر غیر قانونی عمارات کی تعداد و تفصیل

*5411: **محترمہ راحیلہ خادم حسین:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی سی او لاہور نے اندرون شہر لاہور میں کتنی غیر قانونی تعمیر شدہ عمارتوں کو گرانے کا حکم دیا؟

(ب) اندرون شہر میں غیر قانونی تعمیر شدہ عمارتیں کون کون سی اور کہاں کہاں پر واقع ہیں؟

(ج) ڈی سی او لاہور نے کتنے مالکان کے خلاف غیر قانونی عمارتیں بنانے پر مقدمات درج کئے نیز ان کو کتنا جرمانہ کیا گیا، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (راناثناء اللہ خان):

(الف) DCO لاہور نے تمام غیر قانونی عمارات کے خلاف قانونی کارروائی کے لئے ہدایات جاری کی ہوئی ہیں جن پر عملدرآمد کیا جارہا ہے۔

(ب) اندرون شہر میں غیر قانونی تعمیر شدہ عمارتیں، موچی گیٹ، لوہاری گیٹ اور شیرانوالہ گیٹ میں واقع ہیں جن کی تعداد 55 ہے۔

(ج) غیر قانونی عمارتوں کے خلاف شعبہ ریگولیشن ایف آئی آر درج کراتا ہے جس کی تعداد 55 ہے نیز جرمانہ عدالت کرتی ہے جو کہ ٹاؤن کے متعلقہ نہ ہے۔

رحیم یار خان، میگا پراجیکٹ کی تفصیلات

*5461: محترمہ مائزہ حمید: کیاوزیرلوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع رحیم یار خان میں کتنے میگا پراجیکٹ جاری ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنے پراجیکٹ مکمل ہو چکے ہیں اور کتنے ابھی تک نامکمل ہیں، ان کا تخمینہ لاگت کیا ہے، علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (راناثناء اللہ خان):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں صرف ایک میگا پراجیکٹ سیوریج سکیم رحیم یار خان سٹی مع ٹریٹمنٹ پلانٹ جاری ہے۔

(ب) ضلع رحیم یار خان میں ابھی تک یہ پراجیکٹ جاری ہے جس کا تخمینہ لاگت مبلغ 2576.370 ملین روپے ہے۔ جون 2011تک مبلغ 1865.360ملین روپے خرچ ہوئے۔ مالی سال12۔2011 کے لئے مبلغ652.196ملین روپے ریلیز کئے گئے جن میں سے مبلغ326ملین روپے خرچ ہوئے۔ ٹوٹل خرچ ماہ جنوری2012تک مبلغ2191.360 ملین روپے ہوئے ہیں۔

رحیم یار خان میں صفائی کی ابتر حالت کی تفصیلات

*5465: محترمہ مائزہ حمید: کیاوزیرلوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ٹی ایم اے رحیم یار خان میں صفائی کے لئے کتنا عملہ ڈیوٹی دے رہا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ علاقے میں صفائی کا کوئی بندوبست نہیں ہے شہر میں جگہ جگہ کوڑا کرکٹ کے ڈھیر عرصہ دراز سے پڑے ہوئے ہیں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ ضلع میں کوئی ٹاسک فورس بنانے کا ارادہ رکھتی ہے جو شہر کی صفائی کی نگرانی کرے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (راناثناء اللہ خان):

(الف) ٹی ایم اے رحیم یار خان میں614ملازمین بطور عملہ صفائی کام کر رہے ہیں۔

(ب) مذکورہ عملہ کو یونین کونسل وار تقسیم کیا ہوا ہے جو کہ روزانہ کی بنیاد پر صفائی کر کے کوڑا کرکٹ اُٹھا رہے ہیں۔

(ج) ڈسٹرکٹ گورنمنٹ رحیم یار خان کی طرف سے ہر یونین کونسل کے لئے ایک گزٹیڈ آفیسر کی ڈیوٹی لگائی ہوئی ہے جو صفائی کی بابت رپورٹ DCO صاحب کو روزانہ کی بنیاد پر ارسال کرتے ہیں۔

ٹی ایم اے کھاریاں کا ترقیاتی بجٹ و دیگر تفصیلات

*5560: میاں طارق محمود: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ٹی ایم اے کھاریاں کا پچھلے تین سال کا ترقیاتی بجٹ سال وار کتنا تھا؟

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران کتنی رقم کس کس قسم کے ترقیاتی منصوبہ جات پر خرچ ہوئی؟

(ج) مذکورہ عرصہ میں موضع ڈنگہ میں جو ترقیاتی منصوبہ جات مکمل ہوئے، ان کے نام، تخمینہ لاگت اور مدت تکمیل بتائیں؟

(د) اس وقت کتنے منصوبہ جات جاری ہیں ان کے نام، تخمینہ لاگت اور مدت تکمیل بتائیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) ٹی ایم اے کھاریاں کا پچھلے تین سال کا بجٹ درج ذیل ہے:۔

سال 10۔2009۔ /105000000روپے (10 کروڑ 50 لاکھ روپے) سال 10۔2009 کا بجٹ گورنمنٹ نے جون 2009 میں منظور کیا تھا اس لئے اس سال کے ترقیاتی فنڈز خرچ نہ ہو سکے جو کہ سال 10۔2009 کے ترقیاتی بجٹ میں شامل کر لئے گئے تھے۔

سال 11۔2010 ۔/71250000 روپے

سال 12۔2011 ۔/1113350000 روپے

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران شروع کئے جانے والے ترقیاتی منصوبہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1۔	تعمیر سڑکات پی سی سی	۔/21230000 روپے
2۔	تعمیر گلیاں و نالیاں، نالہ جات	۔/5700000 روپے
3۔	تعمیر مرمت سیوریج و مین ہول کور	۔/800000 روپے
4۔	تنصیب و مرمت واٹر سپلائی	۔/1450000 روپے

5۔ مرمت مذبحہ خانہ 200000/۔روپے
6۔ صفائی نالہ جات 100000/۔روپے

(ج) موضع ڈنگہ میں جو ترقیاتی منصوبہ جات مکمل ہوئے ان کے نام و تخمینہ لاگت اور مدت (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جو ترقیاتی منصوبہ جات مکمل ہوئے ان کے نام و تخمینہ لاگت اور مدت تتمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

فیصل آباد۔بس ٹرمینل کی تعمیر کا مسئلہ

*5831:رانا محمد افضل خان:کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) فیصل آباد کے جنرل بس سٹینڈ کے مکمل کر لئے جانے کے بعد بس ٹرمینل کب تک تعمیر کیا جائے گا؟

(ب) کیا بس ٹرمینل کا ڈیزائن تیار کرنے کے لئے کسی کمپنی سے معاہدہ طے پا چکا ہے،اگر ہاں تو یہ ڈیزائن کب تک مکمل ہو جائے گا؟

(ج) کیا ڈیزائن تیار کروانے کے لئے رقم مخصوص کی جا چکی ہے،اگر نہیں تو اس بارے کیا کرنا ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(رانا ثناء اللہ خان):

(الف) بس ٹرمینل تعمیر ہو چکے ہیں۔

(ب) مذکورہ کام محکمہ ورکس اینڈ سروسز کے ذمے لگایا گیا ہے۔جنہوں نے اس کو مکمل کروایا ہے۔

(ج) جواب جز(الف وب)کے مطابق ہے۔

فیصل آباد شہر انٹر چینج سرگودھا روڈ کی چوڑائی کی تفصیلات

*5832:رانا محمد افضل خان:کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فیصل آباد شہر انٹر چینج تک سرگودھا روڈ کی چوڑائی 80فٹ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ چوک دربار جامع چشتیہ پر سرگودھا روڈ کی چوڑائی قبضہ مافیا کی سڑک کی زمین پر دکانیں بنانے کی وجہ سے کم ہے اور یہ ٹریفک کے لئے مشکلات پیدا کرنے کی وجہ ہے؟

(ج) کیا سڑک کو اصل 80 فٹ چوڑائی پر لانے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجہ بیان کی جائے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (راناثناء اللہ خان):

(الف) سرگودھا روڈ کے سیکشن M-3 تا PMC چوک کی چوڑائی 80 فٹ تا 90 فٹ ہے۔ بمطابق ریکارڈ محکمہ مال کل جگہ کے درمیان میں دورویہ 66 فٹ اسفالٹ روڈ ہے۔ دونوں اطراف بلڈنگ لائن کے ساتھ ڈرین کے اوپر 5 فٹ چوڑا فٹ پاتھ ہے۔ اسفالٹ روڈ اور فٹ پاتھ کی درمیانی جگہ میں برک سولنگ لگی ہوئی ہے۔

(ب) جامعہ چشتیہ چوک میں جو تجاوزات بصورت دکانات تھیں، گرائی جاچکی ہیں اور جگہ مذکورہ پر برائے سہولت عوام سلپ روڈ بنائی جاچکی ہے۔

(ج) M-3 انٹرچینج تا پنجاب میڈیکل کالج چوک پہلے ہی 80 فٹ ہے اور بعض جگہ چوڑائی اس سے بھی زیادہ ہے۔

منڈی بہاؤالدین، ڈنگہ شہر میں تجاوزات کے خاتمے کا معاملہ

*5896: **میاں طارق محمود**: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈنگہ شہر میں TMA نے چوک میاں نواز شریف کھاریاں روڈ اور چوک منڈی بہاؤالدین، دونوں چوکوں میں خوبصورتی کو ختم کرکے ٹیوب ویلز لگا دیئے ہیں؟

(ب) کیا TMA شہر کی خوبصورتی کو بحال کرنے کے لئے مذکورہ چوکوں سے تجاوزات ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (راناثناء اللہ خان):

(الف) اس حد تک درست ہے کہ TMA نے چوک میاں نواز شریف (سابقہ فوارہ چوک) کھاریاں روڈ اور چوک منڈی بہاؤالدین میں ٹیوب ویل لگائے ہوئے ہیں چونکہ ڈنگہ شہر میں واٹر

سپلائی کی فراہمی کے لئے ٹیوب ویل لگانے کے لئے اور کوئی مناسب جگہ دستیاب نہ تھی۔ عوام کی سہولت کے پیش نظر ٹیوب ویل نصب کئے گئے تھے۔

(ب) متذکرہ بالا دونوں چوکوں سے تجاوزات ختم کرادی گئی ہیں تاہم دونوں چوکوں میں نصب شدہ ٹیوب ویل ہٹائے جانا ممکن نہ ہے کیونکہ ان کی وجہ سے ڈنگہ شہر میں پانی کی فراہمی کا مسئلہ کافی حد تک حل ہو گیا ہے۔

پی پی۔72فیصل آباد میں عملہ صفائی کی تعداد و دیگر تفصیلات

*5939: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔72فیصل آباد میں کتنے ملازمین صفائی کے لئے کام کر رہے ہیں؟

(ب) سال09-2008اور10-2009کے دوران عملہ صفائی کی تنخواہوں پر کتنے اخراجات ہوئے؟

(ج) اس حلقہ میں کوڑا کرکٹ اٹھانے کے لئے کتنی گاڑیاں ہیں، یہ گاڑیاں کب خریدی گئی تھیں؟

(د) کتنی گاڑیاں چالو حالت میں ہیں اور کون کون سی خراب پڑی ہیں، ان گاڑیوں کے سال09-2008اور10-2009کے مرمت/پٹرول کے اخراجات بتائیں؟

(ہ) اس حلقہ میں مزید کتنے عملہ صفائی کی ضرورت ہے اور کب تک فراہم کیا جائے گا؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (راناثناء اللہ خان):

(الف) پی پی۔72فیصل آباد میں عملہ صفائی کی کل تعداد328ہے۔

(ب) شعبہ ہذا کے تمام عملہ بشمول عملہ صفائی پر تنخواہ کی مد میں سال 09۔2008کے دوران مبلغ۔/367,086,270روپے اور10۔2009کے دوران تنخواہوں کے اخراجات مبلغ ۔/410,275,355روپے آئے ہیں۔

(ج) شعبہ ہذا میں شہر فیصل آباد کا کوڑا کرکٹ اٹھوانے کے لئے گاڑیوں کی کل تعداد98ہے جن میں سے34گاڑیاں خراب ہیں اور64گاڑیاں کوڑا کرکٹ اٹھا رہی ہیں۔64گاڑیوں میں سے 38گاڑیاں کوڑا کرکٹ اٹھانے والی اور بقایاhelpingگاڑیاں ہیں۔ سال2007اور 2008 میں26گاڑیاں خریدی گئیں اور بقایا گاڑیاں میونسپل کارپوریشن، ٹی ایم اے سٹی فیصل آباد سے ٹرانسفر ہوئی تھیں۔

(د) شعبہ ہذا میں 64 گاڑیاں چالو حالت میں ہیں اور 34 گاڑیاں خراب ہیں۔ گاڑیوں کی مرمت پر برائے مالی سال 09۔2008 میں اخراجات مبلغ۔/194,300 روپے اور 10۔2009 میں مبلغ۔/6,778,273 روپے (بشمول خریداری ٹائر) آئے ہیں اور پٹرول برائے سال 09۔2008 کے اخراجات مبلغ۔/60,956,024 روپے اور مالی سال 10۔2009 کے پٹرول کے اخراجات مبلغ۔/66,904,794 روپے آئے ہیں۔

(ہ) اس حلقہ میں مزید 272 سینٹری ورکرز کی ضرورت ہے لیکن گورنمنٹ کی طرف سے نئی اسامیوں کی تخلیق پر پابندی عائد ہے۔ پابندی کے اٹھنے کے بعد نئی اسامیوں کی تخلیق کے لئے گورنمنٹ سے منظوری حاصل کرنے کے بعد حسب ضابطہ بھرتی کی جائے گی۔

پی پی۔72 فیصل آباد میں واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب کرنے کی تفصیلات

*5940: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:—

(الف) پی پی۔72 فیصل آباد میں کس کس یو سی میں واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب ہیں، یہ کس کس جگہ واقع ہیں؟

(ب) یہ پلانٹ کب نصب کئے گئے تھے ان پر کتنی رقم خرچ ہوئی تھی؟

(ج) کس کس یو سی میں ابھی تک واٹر فلٹریشن پلانٹ نہیں لگائے گئے ہیں؟

(د) مالی سال 10-2009 میں کس کس جگہ واٹر فلٹریشن پلانٹ لگائے جا رہے ہیں ان کا تخمینہ لاگت بتائیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی جانب سے کلین ڈرنکنگ واٹر پروگرام (CDWA) کے تحت پی پی۔72 فیصل آباد میں ایک بھی واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب نہ کیا گیا ہے۔

(ب) جیسا کہ جز (الف) میں بیان کیا گیا ہے چونکہ کوئی پلانٹ نصب ہی نہ ہوا ہے لہذا کوئی رقم خرچ نہ ہوئی ہے۔

(ج) جواب جز (الف) کے مطابق ہے۔

(د) محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیو نٹی ڈویلپمنٹ کی جانب سے کلین ڈرنکنگ واٹر پروگرام (CDWA) کے تحت مالی سال 10۔2009 سے تاحال کوئی واٹر فلٹریشن پلانٹ نہیں لگایا جا رہا ہے۔

ضلع رحیم یار خان، ٹی ایم اے لیاقت پور ترقیاتی کاموں میں کرپشن کی تفصیلات

*5951: میاں شفیع محمد: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیو نٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف کے رحیم یار خان دورے کے دوران اس بات کا انکشاف ہوا ہے کہ ٹی ایم اے لیاقت پور میں ترقیاتی کاموں کے جاری ہونے والے ٹینڈرز میں کرپشن ہوئی ہے جس پر وزیر اعلیٰ صاحب نے تمام جاری ہونے والے ٹینڈرز منسوخ کرنے کا حکم صادر فرمایا اور ان کی تحقیقات کے بعد دوبارہ جاری کرنے کا کہا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ وزیر اعلیٰ کے احکامات کے بعد مذکورہ ٹی ایم او نے ان میں سے کچھ ٹینڈر کینسل کروادیئے اور جن ٹینڈرز میں کرپشن کی گئی تھی وہ ٹی ایم او لیاقت پور نے ڈی سی او رحیم یار خان کو misguide کر کے وہ ٹینڈر منظور کروادیئے ہیں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ بالا مسئلہ کی تحقیقات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیو نٹی ڈویلپمنٹ (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) وزیر اعلیٰ میاں شہباز شریف کے رحیم یار خان کے دورہ کے دوران ایسے کوئی ٹینڈرز نہیں ہوئے جن کو کرپشن کی وجہ سے روکا گیا ہو یا دوبارہ جاری کرنے کے احکامات جاری ہوئے ہوں۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ TMO نے کچھ ٹینڈرز منسوخ کر کے باقی منظور کر لئے ہیں۔

(ج) ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر رحیم یار خان نے ٹی ایم او لیاقت پور کی رپورٹ کی توثیق کی ہے اور اس امر کی وضاحت کی ہے کہ ڈی سی او رحیم یار خان کا ٹی ایم اے کے ٹینڈر منظور و منسوخ کرنے سے کوئی تعلق نہ ہے اور نہ ہی مذکورہ ٹی ایم اے کے کسی بھی ٹینڈر کو منسوخ کرنے کے لئے ڈی سی او رحیم یار خان نے حکم دیا ہے۔ تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع رحیم یار خان، ترقیاتی کاموں کی تفصیلات

*5953: محترمہ زیب جعفر: کیاوزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

حلقہ پی پی۔289اور290رحیم یار خان میں2006-07سے اب تک کتنے ترقیاتی کام کرائے گئےاور ان پر کتنی رقم خرچ ہوئی؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (رانا ثناء اللہ خان):

حلقہ پی پی۔289 اور پی پی۔290 رحیم یار خان میں2006۔07 سے جتنے بھی ترقیاتی کام ہوئے ہیں اور ان پر جتنی رقم خرچ ہوئی ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

سال	پی پی۔289 تعداد سکیم	مالیت (ملین)	خرچہ	پی پی۔290 تعداد سکیم	مالیت (ملین)	خرچہ
2006۔07	Nil	Nil	Nil	08	4.916	4.762
2007۔08	6	8.000	7.256	Nil	Nil	Nil
2008۔09	3	8.000	4.270	Nil	Nil	Nil
2009۔10	5	7.998	7.634	3	7.999	3.405
2010۔11	5	7.998	7.634	3	9.319	5.447
2011۔12	4	8.000	3.357	8	8.000	1.346

لاہور کی رہائشی آبادیوں میں غیر قانونی ٹیلی فون ٹاورز کے خلاف کارروائی کا معاملہ

*5960: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کی رہائشی آبادیوں میں غیر قانونی ٹیلی فون ٹاورز موجود ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ قانونی طور پر رہائشی آبادیوں میں ٹیلی فون ٹاورز لگانے کی اجازت نہ ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت ان غیر قانونی ٹاورز کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب اور اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(راناثناء اللہ خان):

(الف) درست ہے کہ لاہور کی زیادہ تر آبادیوں میں غیر قانونی ٹاورز موجود ہیں۔

(ب) جنوری2009 سے پہلےBTSٹاورز رہائشی آبادیوں میں لگائے جا سکتے تھے اور زیادہ تر ٹاورز 2009 سے پہلے کے لگے ہوئے ہیں۔ پنجاب گورنمنٹ کی پالیسی2009 کے مطابق BTS ٹاورز صرف کمرشل پراپرٹی پر لگائے جا سکتے ہیں۔ ماحولیاتی قوانین ٹیلی فون ٹاورز کے بارے میں واضح نہ ہیں۔ کمپنیاں ماحولیاتی این او سی لینے سے گریزاں ہیں اس سلسلے میں ہائی کورٹ میں ایک کیس نمبر 2009/18121 مقصود بنام TMO وغیرہ)زیر سماعت ہے۔

(ج) عدالت عالیہ کے زیر سماعت مقدمہ میں تمام ٹیلی کام کمپنیاں فریق ہیں۔ کیس کا حتمی فیصلہ آنے پر ماحولیات کے قوانین نافذ کئے جا سکیں گے۔

لاہور۔بکر منڈی کی منتقلی کی تفصیلات

*5998: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بکر منڈی بند روڈ سے شاہ پور کانجراں ملتان روڈ منتقل ہو چکی ہے نیز اس بکر منڈی میں کن اقسام کے جانوروں کی خرید وفروخت ہوتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ چھوٹے جانوروں کی منڈی کی منتقلی تاحال تاخیر کا شکار ہے، اگر ہاں تو وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا حکومت نئے سلاٹر ہاؤس کی تعمیر کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(راناثناء اللہ خان):

(الف) یہ درست ہے کہ بکر منڈی مویشیاں بند روڈ سے شاہ پور کانجرہ منتقل ہو چکی ہے اور اس میں بڑے جانوروں کی خرید فروخت ہوتی ہے۔

(ب) شاہ پور کانجراں میں چھوٹے جانوروں کی منڈی پیر کے روز لگانے کے لئے بذریعہ اخبارات اعتراضات وصول ہو چکے ہیں۔ ضروری کارروائی مکمل کر کے اپریل2012 تک منڈی شاہ پور کانجراں منتقل کر دی جائے گی۔

(ج) نئے سلاٹر ہاؤس کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے اس وقت صرف بیف فروخت کیا جا رہا ہے۔

اوکاڑہ، رسول پور آبادی تا چک حافظ لال سڑک کی تعمیر و دیگر تفصیلات

*6022: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) رسول پور آبادی تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ تا چک حافظ لال سڑک کب اور کتنی لاگت سے تعمیر ہوئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک انتہائی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ج) کیا حکومت اس سڑک کی مرمت کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجہ کیا ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (راناثناء اللہ خان):

(الف) مذکورہ سڑک جون2003 میں مکمل ہوئی اور اس کی لاگت مبلغ۔/27,66,000روپے تھی۔

(ب) یہ درست ہے کہ آبادی رسول پور تا چک حافظ لال چوک سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور قابل مرمت ہے۔

(ج) سڑک مذکورہ کی لمبائی 11 کلو میٹر ہے۔1.98 کلو میٹر مالی سال 11۔2010 میں منظور کی گئی جو کہ ضلعی حکومت مرمت کروا چکی ہے جس کی ادائیگی بھی ابھی باقی ہے۔بقیہ سڑک حکومت کی منظوری مع فنڈز کی دستیابی پر مرمت کر دی جائے گی۔

ضلع ساہیوال، ساہیوال تا موضع آڑانلہ سڑک کی تعمیر کا معاملہ

*6044: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ساہیوال تا چک موضع آڑانلہ کی سڑک جس کی لمبائی تقریباً نو کلو میٹر ہے جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک کے تقریباً تین کلو میٹر حصہ کی مرمت کر دی گئی ہے اور بقیہ حصہ جس کی لمبائی تقریباً چھ کلو میٹر بنتی ہے اس کی مرمت / تعمیر نہیں کی گئی، اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) کیامتعلقہ انتظامیہ مذکورہ بالا سڑک کے بقیہ حصہ کو فوری طور پر تعمیر کرنے کاارادہ رکھتی ہے اگر نہیں توکیوں؟

(د) کیایہ بھی درست ہے کہ متعلقہ انتظامیہ نے مذکورہ سڑک جوکہ نوکلو میٹر بنتی ہے اس کی تعمیر کوریکارڈ میں مکمل کر دیاہے لیکن موقع پر ایسانہیں کیاگیا؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (راناثناءاللہ خان):

(الف) اس سڑک کی لمبائی تقریباًنو کلو میٹر ہے اور کچھ حصہ مرمت طلب ہے۔

(ب) 2008۔09 میں2.25 کلو میٹر محکمہ پاک پی ڈبلیو ڈی اور اسی سال میں محکمہ ڈسٹرکٹ روڈز نے بھی2.50 کلو میٹر مرمت کی ہے اس کے علاوہ سال10۔2009 میں بھی محکمہ ڈسٹرکٹ روڈز نے0.80 کلو میٹر مرمت کی ہے اور بقیہ لمبائی مرمت طلب ہے۔

(ج) متعلقہ انتظامیہ مذکورہ بالا سڑک کے بقیہ حصہ کو مرمت کرنے کاپختہ ارادہ رکھتی ہے۔فنڈز ملتے ہی بقیہ مرمت کاکام کر دیا جائے گا۔

(د) مذکورہ سڑک کاجتنا کام کیاگیاہے کاغذات میں اتناہی مکمل دکھایاگیاہے۔

ضلع اوکاڑہ۔سڑکوں کی تعمیر ومرمت سے متعلقہ تفصیلات

*6053: محترمہ خدیجہ عمر: کیاوزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) 2009 سے آج تک ضلع اوکاڑہ میں کتنی نئی سڑکات تعمیر کی گئیں اور کتنی سڑکات کی مرمت کی گئی؟

(ب) اگر حکومت ضلع اوکاڑہ میں ٹوٹی پھوٹی سڑکوں کی مرمت کروانا چاہتی ہے توکب تک اگر نہیں توکیوں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (راناثناءاللہ خان):

(الف) سال10۔2009 میں ضلع اوکاڑہ میں مختلف ترقیاتی پروگرامز کے تحت 12 عدد نئی سڑکوں کی تعمیر کی گئی جن کی کل لمبائی11.86 کلو میٹر ہے اور46 عدد سڑکوں کی مرمت کی گئی جن کی کل لمبائی135 کلو میٹر ہے۔سال11۔2010 میں36 عدد سڑکوں کی تعمیر کی گئی جن کی

کل لمبائی32.02کلو میٹر ہے اور66عدد سڑکوں کی مرمت کی گئی جن کی کل لمبائی 190.54کلو میٹر ہے۔

(ب) حکومت ضلع اوکاڑہ میں ٹوٹی ہوئی سڑکوں کو مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ فنڈز کی دستیابی پر تمام سڑکوں کی مرمت کر دی جائے گی۔

قصور سٹی میں صاف پانی کی فراہمی کے لئے اٹھائے گئے اقدامات

*6137: محترمہ شگفتہ شیخ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) قصور سٹی میں صاف پانی کی فراہمی کے لئے اب تک کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹ لگائے جا چکے ہیں اور کب تک پورے شہر کو صاف پانی کی فراہمی کے اس منصوبے پر کام مکمل ہو جائے گا؟

(ب) ضلع قصور میں رجسٹرڈ ہاؤسنگ کالونیاں کتنی ہیں اور غیر رجسٹرڈ کتنی ہیں؟

(ج) حکومت غیر رجسٹرڈ ہاؤسنگ کالونیوں کے خلاف کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) کلین ڈرنکنگ واٹر پراجیکٹ یا ٹی ایم اے قصور کی جانب سے قصور شہر میں کوئی واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب نہ کیا گیا ہے۔ ٹی ایم اے قصور کسی نئے منصوبے کے تحت واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب نہیں کر رہا البتہ صاف پانی کی فراہمی کے لئے قصور نہر میں واٹر سپلائی موجود ہے۔ مزید یہ کہ پنجاب میونسپل ڈویلپمنٹ فنڈ کمپنی(MDFC) کی معاونت سے ٹی ایم اے قصور نے سی او یونٹ مصطفٰی آباد، کوٹ رادھا کشن، کھڈیاں اور راجہ جنگ کے علاقہ میں صاف پانی کی فراہمی کے لئے 28عدد واٹر سپلائی سکیمیں نصب کی ہیں۔

(ب) ضلع قصور میں رجسٹرڈ اور غیر رجسٹرڈ کالونیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

تحصیل قصور 6عدد رجسٹرڈ کالونیاں اور 11عدد غیر رجسٹرڈ ہیں۔ ٹوٹل 17عدد

تحصیل پتوکی 12عدد رجسٹرڈ کالونی اور 13عدد غیر رجسٹرڈ ہیں ٹوٹل 25عدد

تحصیل چونیاں 01عدد رجسٹرڈ کالونی اور 32عدد غیر رجسٹرڈ ہیں۔ ٹوٹل 33عدد

(ج) غیر رجسٹرڈ ہاؤسنگ کالونیوں کو نوٹسز جاری کئے جا چکے ہیں۔

مچھروں کے خاتمہ کے لئے سپرے کا مسئلہ

*6171:ڈاکٹر سامیہ امجد: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور، فیصل آباد، قصور، سیالکوٹ اور گوجرانوالہ میں فروری، مارچ 2010 میں مچھروں کی بہتات ہو گئی ہے، جبکہ حکومت نے بروقت سپرے کا کوئی اہتمام نہیں کیا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت عوام کو اس عذاب سے بچانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) اس حد تک درست ہے کہ لاہور شہر میں مچھروں کی بہتات ہو گئی تاہم حکومت نے بروقت سپرے کا مؤثر اہتمام کیا۔

(ب) حکومت نے عوام کو اس عذاب سے بچانے کے لئے جو اقدامات کئے اس کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور:۔

درست نہ ہے کہ فروری مارچ 2010 میں سپرے کا کوئی انتظام نہیں کیا گیا ہے بلکہ حسبِ سابق اس سال بھی جنوری فروری مارچ 2010 میں شیڈول مرتب کر کے لاہور شہر میں یونین کونسل کی سطح پر عوامی نمائندگان و کوآرڈینیٹرز سے مل کر علاقوں میں فاگ سپرے آئی آر ایس سپرے اور مچھروں کی افزائش والی جگہوں جوہڑں وغیرہ میں کیڑے مار ادویات کا سپرے کیا گیا ان علاقوں سے باقاعدہ کوآرڈینیٹرز سے تصدیق کروائی گئی اور روزانہ کارکردگی کی رپورٹ مرتب کر کے افسرانِ بالا کو ارسال کی جاتی رہی ہے۔

لاہور شہر میں یونین کونسل وار اور ٹاؤن وار ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں جو روزانہ اپنے اپنے علاقہ میں مؤثر قسم کی ادویات کے ساتھ سپرے کا کام تسلی بخش طریقہ سے انجام دے رہی ہیں۔

ڈسٹرکٹ گورنمنٹ قصور:

ضلع قصور میں مارچ، اپریل، مئی 2010 کے مہینوں میں اربن ایریا اور اس سے ملحقہ رورل ایریا میں فوگنگ کی گئی ہے۔

اس وقت ضلع قصور کے رورل ایریا میں DGHS پنجاب سے منظور شُدہ پلان کے مطابق residual سپرے جاری ہے اور اربن ایریا میں فوگنگ کی جارہی ہے اس کے علاوہ ضلع بھر میں

1۔ larviciding کی جارہی ہے۔
2۔ ملیریا سروے کئے جارہے ہیں۔
3۔ ملیریا سے متعلق آگاہی مہم جاری ہے۔
4۔ entomological سٹڈی کی جارہی ہے۔

ڈسٹرکٹ گورنمنٹ گوجرانوالہ:۔

یہ درست ہے کہ ضلع گوجرانوالہ فروری اور مارچ، 2010 میں مچھروں کی بہتات ہو گئی تھی۔ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے بروقت انتظام کر کے تمام ضلع میں سپرے کروا کر مچھروں کا خاتمہ کر دیا۔

ڈسٹرکٹ گوجرانوالہ میں فروری اور مارچ 2010 میں ضلع بھر میں سپرے کروا کر مچھروں کا خاتمہ کر دیا گیا تھا۔ مزید ضلع گوجرانوالہ میں سپرے جاری ہے اور تا حکم ثانی ضلع گوجرانوالہ میں سپرے جاری رہے گا۔

ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سیالکوٹ:

محکمہ صحت ہر سال موسم گرما میں ماہ جولائی تا ستمبر میں مچھر سے متعلقہ بیماریوں کے لئے مخصوص جگہوں پر سپرے کراتا ہے اس سلسلہ میں 2009 میں ضلع سیالکوٹ کی تمام تحصیلوں میں متعلقہ اہداف پر مذکورہ موسم میں سپرے کرایا ہے۔

لاہور: پارکنگ کے مسائل اور حکومتی اقدامات

*6181: سیدہ ماجدہ زیدی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:—

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کی سڑکوں پر پارکنگ کا کوئی باقاعدہ انتظام نہیں ہے اور پارکنگ کا کوئی جدید منصوبہ بھی حکومت کے زیر غور نہیں ہے؟

(ب) لاہور میں اب تک کتنے پارکنگ پلازہ کی تعمیر کی اجازت حکومت نے دی ہے یا خود تعمیر کئے گئے ہیں لاہور میں مستقبل میں پارکنگ کی صورتحال سے نمٹنے کے لئے کیا ٹھوس منصوبہ بندی زیر غور ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور بھر میں زیادہ تر پارکنگ سٹینڈ غیر قانونی ہیں اتھارٹیز کی طرف سے مقرر کردہ پارکنگ کے ٹھیکہ دار بھی طے شدہ سے دوگنا پارکنگ فیس وصول کرتے ہیں، حکومت نے اس کے سدباب کا کیا انتظام کیا ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ پارکنگ کے ناقص انتظامات کی وجہ سے ٹریفک کے مسائل پیدا ہو رہے ہیں جو بسا اوقات حادثات کا موجب بن رہے ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) درست نہ ہے۔لاہور کی سڑکوں پر سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور (دفتر شہری سہولیات) اور ٹی ایم ایز کے زیر انصرام پارکنگ کا باقاعدہ انتظام ہے۔ لبرٹی مارکیٹ اور مال روڈ پر سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور نے جدید ترین میٹرڈ پارکنگ سسٹم شروع کیا ہوا ہے جس سے عوام الناس مستفید ہو رہی ہے۔

(ب) لاہور میں سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے ابھی تک کوئی پارکنگ پلازہ تعمیر نہ کیا ہے۔اس سلسلہ میں سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور ایل ڈی اے کے تعاون سے مختلف جگہوں پر پارکنگ پلازہ تعمیر کرنے کے پروگرام پر عمل پیرا ہے۔ مختلف جگہوں کا سروے کیا گیا ہے حتمی طور پر جن جگہوں پر پارکنگ پلازے تعمیر کرنے کی متفقہ رائے پائی گئی ہے ان کی تفصیل بر تتمہ (الف)، (ب) اور تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اسی پروگرام کے پیش نظر ایل ڈی اے نے لبرٹی مارکیٹ اور شاہ عالمی مارکیٹوں میں پارکنگ پلازے تعمیر کئے ہیں۔

(ج) درست نہ ہے۔پارکنگ سٹینڈ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ (دفتر شہری سہولیات) اور ٹی ایم ایز (راوی ٹاؤن، داتا گنج بخش ٹاؤن، گلبرگ ٹاؤن اور سمن آباد ٹاؤن) کے منظور شدہ ہیں۔ ان کے ٹھیکیداران صرف مقررہ فیس لینے کے مجاز ہیں اوور چارجنگ کو روکنے کے لئے سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے باقاعدہ سکواڈ بنایا ہوا ہے۔

(د) درست نہ ہے۔ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور اور راوی ٹاؤن، داتا گنج بخش ٹاؤن، گلبرگ ٹاؤن اور سمن آباد ٹاؤن کے زیر انصرام پارکنگ سٹینڈ کی وجہ سے کہیں بھی ٹریفک کے مسائل نہ ہیں۔

راوی ٹاؤن لاہور۔عملہ صفائی کے ڈرائیورز
کی تعداد و تفصیل اور کارکردگی

*6200: سیدہ ماجدہ زیدی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بلدیہ لاہور کے زون راوی ٹاؤن میں عملہ صفائی کے ٹرک ڈرائیورز کی مجموعی تعداد اور ان کی جائے تعیناتی کی مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے نیز ان میں سے کتنے اہلکاران ڈیوٹی پر روزانہ حاضر اور کتنے غیر حاضر ہوتے ہیں ماہ فروری 2010 کی تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ڈرائیور صاحبان کے انچارج خود ہی ڈرائیورز کی جعلی حاضری لگاتے اور ان سے باقاعدہ منتھلیاں وصول کرتے ہیں؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ ڈرائیور صاحبان اور ان کے انچارج کے خلاف سخت ترین انضباطی کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے اور اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) بلدیہ لاہور کے راوی ٹاؤن کے عملہ صفائی کے ٹرک ڈرائیور صاحبان اور اُن کی جائے تعیناتی کی مکمل تفصیل بابت ماہ فروری 2010 ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ روزانہ تمام ڈرائیورز ڈیوٹی پر حاضر ہوتے ہیں اور ان سے دو یا تین شفٹوں میں کام لیا جاتا ہے۔ اگر کوئی ڈرائیور اتفاقیہ یا حادثاتی چھٹی کرتا ہے تو اس کی باقاعدہ غیر حاضری لگائی جاتی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کیونکہ ڈرائیور صاحبان کی جعلی حاضری نہیں لگ سکتی۔ چونکہ ڈرائیورز کی حاضری کے ساتھ اس کی متعلقہ گاڑی کی لاگ بک maintain ہوتی رہتی ہے جس سے ڈرائیور کے اوقات کار اور کام کی تفصیل مختلف جگہوں پر روزانہ کی بنیاد پر تصدیق ہوتی ہے اس لئے ڈرائیورز کی جعلی حاضریاں ممکن نہیں ہیں۔

(ج) تفصیل جز(الف و ب) بالا کے مطابق ہے۔

ڈی سی او چنیوٹ کی پرچیز کمیٹی اور خرید کردہ اشیاء کی تعداد و تفصیل

*6334: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع چنیوٹ میں ڈی سی او کی زیر نگرانی خریداری کے لئے پرچیز کمیٹی قائم کی گئی ہے اس کمیٹی کے ممبران کی تعداد، نام، عہدہ اور گریڈ بتایا جائے؟

(ب) مذکورہ ضلع میں موجودہ ڈی سی او نے تعیناتی سے اب تک کون کون سی اشیاء کس مقصد کے لئے کتنی کتنی رقم سے کس کس تاریخ کو اور کس کس واؤچر کے ذریعے کس کس کمپنی سے خرید کی تھی؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو اب تک ضلع بھر میں مذکورہ ضروری اشیاء پر کتنی رقم خرچ کی ہے اور متعلقہ تمام معلومات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) یہ درست ہے کہ ڈی سی او چنیوٹ نے خریداری کے لئے تین ممبران پر مشتمل پرچیز کمیٹی قائم کی جس کی کاپی تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ڈی سی او چنیوٹ نے مختلف اوقات میں مختلف آئٹم خریدے جن کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع چنیوٹ میں ضروری اشیاء کی خریداری پر 09-2008 میں کل -/18,437,372.00 روپے اور 10-2009 میں -/43,65,226 روپے خرچ کئے گئے۔

قصور تا کوٹ رادھا کشن، سڑک کی دورویہ تعمیر کا معاملہ

*6341: ملک اختر حسین نول: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کوٹ رادھا کشن سے براستہ کوٹ مہتاب خان، تا شیخم قصور روڈ کئی جگہ سے ٹوٹ چکی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ قصور سے کوٹ رادھا کشن اور کوٹ رادھا کشن سے بھائی پھیرو فیصل آباد اور ننکانہ صاحب جانے کے لئے کم ترین فاصلے پر مشتمل راستہ ہے؟

(ج) کیا حکومت قصور سے براستہ تا شیخم کوٹ رادھا کشن روڈ کو دورویہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب، اگر نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (راناثناء اللہ خان):

(الف) قصور تا کوٹ رادھا کشن براستہ مہتاب خان شیخم سڑک کی کل لمبائی 31 کلو میٹر ہے جس میں سے 23 کلو میٹر کی حالت درست ہے جبکہ 8 کلو میٹر خراب حالت میں تھی اس میں سے 4 کلو میٹر سال 11۔2010 میں مرمت /کشادگی ڈسٹرکٹ قصور کے بجٹ میں سے کر دی گئی ہے جبکہ بقایا 4 کلو میٹر سڑک کی مرمت /کشادگی کو آئندہ سال 13۔2012 میں کرنے کا ارادہ ہے بشرطیکہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ قصور کو مناسب فنڈز مہیا ہو جائیں۔

(ب) قصور سے ننکانہ صاحب کو ملانے کے لئے یہ کم ترین فاصلہ ہے۔

(ج) بجٹ میں کمی کی وجہ سے سڑک کو دورویہ کرنے کا کوئی ارادہ نہ ہے۔

نئے قبرستان قائم کرنے کا طریق کار و دیگر تفصیلات

*6376: **میاں نصیر احمد:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نئے قبرستان قائم کرنے کا criteria کیا ہے؟

(ب) جن ہاؤسنگ سوسائٹیز میں قبرستان موجود نہیں ان کے خلاف کیا کارروائی کی جاتی ہے؟

(ج) کیا میتوں کو گھر کے اندر بھی دفن کرنے کی اجازت ہے، اگر ہاں تو کس قانون کے تحت ایسا کیا جاتا ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (راناثناء اللہ خان):

(الف) قبرستان کے قیام اور دیکھ بھال کے لئے Punjab Graveyards (Preservation and Maintenance)Act1958 میں مکمل طریق کار وضع کیا گیا ہے۔

(ب) موجودہ پنجاب پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیمز و لینڈ یوز سب ڈویژن رولز مجریہ 2010 کے تحت تمام ہاؤسنگ سکیموں کے لئے لازمی قرار دیا گیا ہے کہ وہ 2 فیصد یا اس سے زائد رقبہ قبرستان کے لئے مختص کریں۔اس شرط کی تکمیل کے بغیر ہاؤسنگ سکیم کی منظوری نہیں دی جاتی۔اس سے قبل پنجاب پرائیویٹ سائٹ ڈویلپمنٹ سکیمز (ریگولیشن) رولز 2005 کے تحت بھی ہاؤسنگ سکیم کی منظوری قبرستان کے لئے 2 فیصد یا اس سے زائد رقبہ مختص کرنے سے مشروط تھی۔

(ج) میتوں کو گھروں میں دفن کرنے کی اجازت نہ ہے۔

کورم کی نشاندہی

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری کے غلط جواب دینے اور آپ کی protection پر میں احتجاجاً ایوان سے واک آؤٹ کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: آپ نے اچھا طریقہ اختیار کیا ہوا ہے جب گھر جانا ہو تو مجھ پر احسان کر کے جاتی ہیں۔

(اس مرحلہ پر محترمہ سیمل کامران واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر تشریف لے گئیں)

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! ایوان میں کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کورم point out ہوا ہے۔گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی) کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

(اس مرحلہ پر چیئرمین مہر اشتیاق احمد کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: دوبارہ گنتی کی جائے۔(دوبارہ گنتی کی گئی) کورم پورا نہیں ہے لہذا اب اجلاس آدھ گھنٹہ کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی آدھ گھنٹہ کے لئے ملتوی کر دی گئی)

(اس مرحلہ پر آدھ گھنٹہ وقفہ کے بعد جناب سپیکر
7بج کر15منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے۔اب اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 30۔مارچ2012بوقت 3بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

72

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،30۔مارچ2012

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ہاؤسنگ اینڈ اربن ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) مسودہ قانون کا پیش کیا جانا

مسودہ قانون (دوسری ترمیم) گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب،2012

ایک وزیر مسودہ قانون (دوسری ترمیم) گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب ،2012ایوان میں پیش کریں گے۔

(بی) مسودات قانون پر دوبارہ غوروخوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) کچی آبادیاں پنجاب2012(مسودہ قانون نمبر3بابت2012)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مورخہ8مارچ2012کو اسمبلی کے منظور کردہ مسودہ قانون (ترمیم) کچی آبادیاں پنجاب 2012 کے سلسلہ میں گورنر کے پیغام کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) کچی آبادیاں پنجاب2012،جیسا کہ اسمبلی نے اسے ابتدائی طور پر منظور کیا اور جیسا کہ گورنر نے آئین کے آرٹیکل 116(2)(بی) کے تحت اسے واپس بھجوایا، کو گورنر کے پیغام کی روشنی میں دوبارہ زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) کچی آبادیاں پنجاب 2012، جیسا کہ اسمبلی میں اسے ابتدائی طور پر منظور کیا گیا دوبارہ منظور کیا جائے۔

73

2۔ مسودہ قانون (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2012 (مسودہ قانون نمبر 2 بابت 2012)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مورخہ 7 مارچ 2012 کو اسمبلی کے منظور کردہ مسودہ قانون (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2012، کے سلسلہ میں گورنر کے پیغام کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2012، جیسا کہ اسمبلی نے اسے ابتدائی طور پر منظور کیا اور جیسا کہ گورنر نے آئین کے آرٹیکل 116(2)(بی) کے تحت اسے واپس بھجوایا، کو گورنر کے پیغام کی روشنی میں دوبارہ زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2012، جیسا کہ اسمبلی میں اسے ابتدائی طور پر منظور کیا گیا دوبارہ منظور کیا جائے۔

3۔ مسودہ قانون (ترمیم) تحفظ ماحولیات پنجاب 2011 (مسودہ قانون نمبر 56 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مورخہ 7 مارچ 2012 کو اسمبلی کے منظور کردہ مسودہ قانون (ترمیم) تحفظ ماحولیات پنجاب 2011، کے سلسلہ میں گورنر کے پیغام کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) تحفظ ماحولیات پنجاب 2011، جیسا کہ اسمبلی نے اسے ابتدائی طور پر منظور کیا اور جیسا کہ گورنر نے آئین کے آرٹیکل 116(2)(بی) کے تحت اسے واپس بھجوایا، کو گورنر کے پیغام کی روشنی میں دوبارہ زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) تحفظ ماحولیات پنجاب 2011، جیسا کہ اسمبلی میں اسے ابتدائی طور پر منظور کیا گیا دوبارہ منظور کیا جائے۔

4۔ مسودہ قانون اندرون شہر لاہور (مسودہ قانون نمبر 44 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مورخہ 8مارچ 2012 کو اسمبلی کے منظور کردہ مسودہ قانون اندرون شہر لاہور 2011، کے سلسلہ میں گورنر کے پیغام کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون اندرون شہر لاہور 2011، جیساکہ اسمبلی نے اسے ابتدائی طور پر منظور کیا اور جیسا کہ گورنر نے آئین کے آرٹیکل 116(2)(بی) کے تحت اسے واپس بھجوایا، کو گورنر کے پیغام کی روشنی میں دوبارہ زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون اندرون شہر لاہور 2011، جیساکہ اسمبلی میں اسے ابتدائی طور پر منظور کیا گیا دوبارہ منظور کیا جائے۔

74

5۔ مسودہ قانون (ترمیم) گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب 2011
(مسودہ قانون نمبر 54 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مورخہ 8مارچ 2012 کو اسمبلی کے منظور کردہ مسودہ قانون (ترمیم) گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب 2011، کے سلسلہ میں گورنر کے پیغام کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب 2011، جیساکہ اسمبلی نے اسے ابتدائی طور پر منظور کیا اور جیسا کہ گورنر نے آئین کے آرٹیکل 116(2)(بی) کے تحت اسے واپس بھجوایا، کو گورنر کے پیغام کی روشنی میں دوبارہ زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب 2011، جیساکہ اسمبلی میں اسے ابتدائی طور پر منظور کیا گیا دوبارہ منظور کیا جائے۔

6۔ مسودہ قانون (ترمیم) (تنسیخ) قوانین متروکہ املاک وبید خل اشخاص 2011
(مسودہ قانون نمبر 53 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مورخہ 8مارچ2012کو اسمبلی کے منظور کردہ مسودہ قانون (ترمیم)(تنسیخ)قوانین متروکہ املاک و بیدخل اشخاص 2011، کے سلسلہ میں گورنر کے پیغام کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)(تنسیخ)قوانین متروکہ املاک و بے دخل اشخاص 2011، جیسا کہ اسمبلی نے اسے ابتدائی طور پر منظور کیا اور جیسا کہ گورنر نے آئین کے آرٹیکل 116(2)(بی) کے تحت اسے واپس بھجوایا، کو گورنر کے پیغام کی روشنی میں دوبارہ زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)(تنسیخ)قوانین متروکہ املاک و بے دخل اشخاص 2011، جیسا کہ اسمبلی میں اسے ابتدائی طور پر منظور کیا گیا دوبارہ منظور کیا جائے۔

7۔ مسودہ قانون(تنسیخ)(توثیق احکامات) سیٹلمنٹ کمشنرز 2011(مسودہ قانون نمبر52بابت2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مورخہ 8مارچ2012کو اسمبلی کے منظور کردہ مسودہ قانون (تنسیخ)(توثیق احکامات) سیٹلمنٹ کمشنرز 2011، کے سلسلہ میں گورنر کے پیغام کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

75

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(تنسیخ)(توثیق احکامات)سیٹلمنٹ کمشنرز 2011، جیسا کہ اسمبلی نے اسے ابتدائی طور پر منظور کیا اور جیسا کہ گورنر نے آئین کے آرٹیکل 116(2)(بی) کے تحت اسے واپس بھجوایا، کو گورنر کے پیغام کی روشنی میں دوبارہ زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(تنسیخ)(توثیق احکامات)سیٹلمنٹ کمشنرز 2011، جیسا کہ اسمبلی میں اسے ابتدائی طور پر منظور کیا گیا دوبارہ منظور کیا جائے۔

8۔ مسودہ قانون(تنسیخ) پنجاب پبلک ڈیفنڈر سروس ایکٹ 2007 مصدرہ 2011
(مسودہ قانون نمبر49بابت2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مورخہ 8 مارچ 2012 کو اسمبلی کے منظور کردہ مسودہ قانون(تنسیخ) پنجاب پبلک ڈیفنڈر سروس ایکٹ 2007مصدرہ 2011، کے سلسلہ میں گورنر کے پیغام کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(تنسیخ) پنجاب پبلک ڈیفنڈر سروس ایکٹ 2007مصدرہ 2011، جیسا کہ اسمبلی نے اسے ابتدائی طور پر منظور کیا اور جیسا کہ گورنر نے آئین کے آرٹیکل 116(2)(بی) کے تحت اسے واپس بھجوایا، کو گورنر کے پیغام کی روشنی میں دوبارہ زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(تنسیخ) پنجاب پبلک ڈیفنڈر سروس ایکٹ 2007مصدرہ 2011، جیسا کہ اسمبلی میں اسے ابتدائی طور پر منظور کیا گیا دوبارہ منظور کیا جائے۔

(سی) عام بحث

قاعدہ 243 کے تحت تحریک

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ پنجاب میں توانائی کے بحران پر بحث کی جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ قاعدہ 243 کی متعلقہ دفعات قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت پنجاب میں توانائی کے بحران کے سلسلے میں تجاویز پر مشتمل اساسی تحریک (قرارداد) لانے کے لئے مستثنیٰ ہوں گی۔

ایک وزیر پنجاب میں توانائی بحران کے سلسلہ میں تجاویز پر مشتمل اساسی تحریک (قرارداد) پیش کریں گے۔

76

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا چھتیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک،30۔مارچ2012

(یوم الجمع،6۔جمادی الاوّل1433ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز،لاہور میں شام 4بج کر54منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باالله من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

فَإِنَّ الْجَحِيمَ هِيَ الْمَأْوَىٰ ﴿39﴾ وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ
رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ ﴿40﴾ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ ﴿41﴾
يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا ﴿42﴾ فِيمَ أَنتَ مِن ذِكْرَاهَا ﴿43﴾
إِلَىٰ رَبِّكَ مُنتَهَاهَا ﴿44﴾ إِنَّمَا أَنتَ مُنذِرُ مَن يَخْشَاهَا ﴿45﴾

سورة النّٰازعَات آیات39 تا45

اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے(39)اور جو اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا اور جی کو خواہشوں سے روکتا رہا(40)اس کا ٹھکانہ بہشت ہے(41)(اے پیغمبرؐ لوگ) تم سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہو گا؟(42)سو تم اس کے ذکر سے کس فکر میں ہو؟(43)اس کا منتہا(یعنی واقع ہونے کا وقت) تمہارے پروردگار ہی کو(معلوم ہے)(44) جو شخص اس سے ڈر رکھتا ہے تم تو اسی کو ڈر سنانے والے ہو(45)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

دلوں سے غم مٹاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
نگر اُجڑے بساتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
انہی کے نام سے پائی فقیروں نے شہنشاہی
خدا سے بھی ملاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
مدد حاصل ہے مجھ کو ہر گھڑی شاہِ مدینہ کی
میری بگڑی بناتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
میں فکرِ فکر دنیا آخرت سب بُھول جاتا ہوں
مجھے جب یاد آتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ معزز ممبران! آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں طے پایا ہے کہ وقفہ سوالات اور دیگر ایجنڈا پر موجودہ بزنس کو التواء میں رکھتے ہوئے سب سے پہلے توانائی کے مسئلہ پر قرارداد پیش ہوگی۔ اس کے بعد وتیج ایوارڈ سے متعلق وزیر قانون اور راجہ ریاض احمد قراردادیں پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی اجازت چاہتے ہیں۔ وزیر قانون قواعد کی معطلی کے لئے تحریک پیش کریں۔

قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

> "That the relevant provisions of rule 243 be dispensed with under rule 234 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 for taking up a substantive motion(Resolution) containing proposals in respect of "Energy Crisis" in the Punjab."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the relevant provisions of rule 243 be dispensed with under rule 234 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 for taking up a substantive motion(Resolution) containing proposals in respect of "Energy Crisis" in the Punjab."

The motion moved and the question is:

> "That the relevant provisions of rule 243 be dispensed with under rule 234 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 for taking up a substantive motion(Resolution) containing proposals in respect of "Energy Crisis" in the Punjab."

(The motion was carried.)

جناب سپیکر: جی، محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

صوبوں میں گیس و بجلی کی منصفانہ تقسیم سے متعلقہ دیگر مسائل کو جلد از جلد حل کرنے کا مطالبہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب کا انڈسٹری میں 60 فیصد حصہ ہے۔ اس ایوان کی یہ رائے بھی ہے کہ پورے ملک کی ترقی پنجاب کی صنعتی اور زرعی ترقی کے ساتھ منسلک ہے۔ حالیہ لوڈشیڈنگ پر معزز ایوان سخت تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ اس تلخ حقیقت کے پیش نظر یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ:

1۔ صوبوں میں گیس اور بجلی کی تقسیم منصفانہ بنیادوں پر کی جائے۔

2۔ سرکلر ڈیٹ کے مسئلے کا جلد از جلد دیرپا اور مستقل حل نکالا جائے۔

3۔ نااہل اور اہل DISCOs کو ایک ہی پیمانے میں تولنے کی بجائے DISCOs کے لئے جزا اور سزا پر مبنی مضبوط سسٹم اپنایا جائے اور ہر DISCOs کو مالی کارکردگی اور efficiency کی بنیاد پر NTDC بجلی فراہم کرے۔

4۔ پن بجلی کے منصوبوں کو مناسب اور فوری فنڈنگ دی جائے تاکہ تیل پر منحصر مہنگی بجلی اور لوڈشیڈنگ سے چھٹکارا حاصل کیا جاسکے۔

5۔ ایران کے ساتھ گیس کی ترسیل کے معاہدے اور LNG کی درآمد کے منصوبوں پر فوری عملدرآمد کروایا جائے۔

6۔ موجودہ گیس کو ترجیحی بنیاد پر صرف انڈسٹری اور بجلی کی پیداوار کے لئے استعمال کیا جائے اور دوسرے غیر پیداواری سیکٹرز کے لئے گیس کی مزید فراہمی پر پابندی لگائی جائے۔

7۔ صوبوں کے توانائی کے منصوبوں کو مناسب گارنٹی اور implementation کے طریق کار کو سہل اور قابل عمل بنایا جائے۔

8۔ فیول ایڈجسٹمنٹ چارجز کا ماہانہ طریقہ نظر ثانی بند کیا جائے۔

9۔ Captive Generation کی حوصلہ افزائی کی جائے اور پرائیویٹ سیکٹر میں بجلی کی خرید و فروخت پر عائد پابندیاں ختم کی جائیں۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب کا انڈسٹری میں 60 فیصد حصہ ہے۔ اس ایوان کی یہ رائے بھی ہے کہ پورے ملک کی ترقی پنجاب کی صنعتی اور زرعی ترقی کے ساتھ منسلک ہے۔ حالیہ لوڈشیڈنگ پر معزز ایوان سخت تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ اس تلخ حقیقت کے پیش نظر یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ:۔

1۔ صوبوں میں گیس اور بجلی کی تقسیم منصفانہ بنیادوں پر کی جائے۔

2۔ سرکلر ڈیٹ کے مسئلے کا جلد از جلد دیرپا اور مستقل حل نکالا جائے۔

3۔ نااہل اور اہل DISCOs کو ایک ہی پیمانے میں تولنے کی بجائے DISCOs کے لئے جزا اور سزا پر مبنی مضبوط سسٹم اپنایا جائے اور ہر DISCOs کو مالی کارکردگی اور efficiency کی بنیاد پر NTDC بجلی فراہم کرے۔

4۔ پن بجلی کے منصوبوں کو مناسب اور فوری فنڈنگ دی جائے تاکہ تیل پر منحصر مہنگی بجلی اور لوڈشیڈنگ سے چھٹکارا حاصل کیا جاسکے۔

5۔ ایران کے ساتھ گیس کی ترسیل کے معاہدے اور LNG کی درآمد کے منصوبوں پر فوری عملدرآمد کروایا جائے۔

6۔ موجودہ گیس کو ترجیحی بنیاد پر صرف انڈسٹری اور بجلی کی پیداوار کے لئے استعمال کیا جائے اور دوسرے غیر پیداواری سیکٹرز کے لئے گیس کی مزید فراہمی پر پابندی لگائی جائے۔

7۔ صوبوں کے توانائی کے منصوبوں کو مناسب گارنٹی اور implementation کے طریق کار کو سہل اور قابل عمل بنایا جائے۔

8۔ فیول ایڈجسٹمنٹ چارجز کا ماہانہ طریقہ نظر ثانی بند کیا جائے۔

9۔ Captive Generation کی حوصلہ افزائی کی جائے اور پرائیویٹ سیکٹر میں بجلی کی خرید و فروخت پر عائد پابندیاں ختم کی جائیں۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب کا انڈسٹری میں 60 فیصد حصہ ہے۔ اس ایوان کی یہ رائے بھی ہے کہ پورے ملک کی ترقی پنجاب کی صنعتی اور زرعی ترقی کے ساتھ منسلک ہے۔ حالیہ لوڈشیڈنگ پر معزز ایوان سخت تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ اس تلخ حقیقت کے پیش نظر یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ:

1۔ صوبوں میں گیس اور بجلی کی تقسیم منصفانہ بنیادوں پر کی جائے۔
2۔ سرکلر ڈیٹ کے مسئلے کا جلد از جلد دیرپا اور مستقل حل نکالا جائے۔
3۔ نااہل اور اہل DISCOs کو ایک ہی پیمانے میں تولنے کی بجائے DISCOs کے لئے جزا اور سزا پر مبنی مضبوط سسٹم اپنایا جائے اور ہر DISCOs کو مالی کارکردگی اور efficiency کی بنیاد پر NTDC بجلی فراہم کرے۔
4۔ پن بجلی کے منصوبوں کو مناسب اور فوری فنڈنگ دی جائے تاکہ تیل پر منحصر مہنگی بجلی اور لوڈشیڈنگ سے چھٹکارا حاصل کیا جاسکے۔
5۔ ایران کے ساتھ گیس کی ترسیل کے معاہدے اور LNG کی درآمد کے منصوبوں پر فوری عملدرآمد کروایا جائے۔
6۔ موجودہ گیس کو ترجیحی بنیاد پر صرف انڈسٹری اور بجلی کی پیداوار کے لئے استعمال کیا جائے اور دوسرے غیر پیداواری سیکٹرز کے لئے گیس کی مزید فراہمی پر پابندی لگائی جائے۔
7۔ صوبوں کے توانائی کے منصوبوں کو مناسب گارنٹی اور implementation کے طریق کار کو سہل اور قابل عمل بنایا جائے۔
8۔ فیول ایڈجسٹمنٹ چارجز کا ماہانہ طریقہ نظرثانی بند کیا جائے۔
9۔ Captive Generation کی حوصلہ افزائی کی جائے اور پرائیویٹ سیکٹر میں بجلی کی خرید و فروخت پر عائد پابندیاں ختم کی جائیں۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! مجھے پریس گیلری کی طرف سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ساتویں ویج بورڈ پر سپریم کورٹ کا فیصلہ آنے کے باوجود صحافیوں کو ویج ایوارڈ دیا جا رہا ہے اور نہ ہی اداروں میں تنخواہیں دی جا رہی ہیں۔ اس سلسلہ میں بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں بھی بات ہوئی ہے، اسی مسئلہ پر حکومتی بنچوں اور اپوزیشن کے بنچوں کی جانب سے دو قراردادیں صحافی بھائیوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لئے جمع کرائی جا چکی ہیں۔

جناب سپیکر: صحافی حضرات یہ سُن لیں کہ ان کے لئے قراردادیں آ چکی ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ہم یہ قرار دادیں صحافیوں کے مطالبہ کی بھرپور تائید کے لئے پیش کرنے جا رہے ہیں اس لئے میری صحافی بھائیوں سے یہ گزارش ہو گی کہ وہ صرف ٹوکن واک آؤٹ کریں اور پھر فوراً واپس تشریف لے آئیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں بھی اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! جس طرح وزیر قانون نے کہا ہے کہ اپوزیشن کی طرف سے بھی ایک قرار داد کل جمع کرائی گئی تھی جو ابھی ہم پیش کریں گے۔ میں بھی اپنے صحافی بھائیوں سے گزارش کروں گا کہ وہ مہربانی کر کے واک آؤٹ ختم کر کے واپس آ جائیں۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، مستی خیل صاحب!

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع عنایت فرمایا ہے۔ میں آپ کی وساطت سے ایوان کی توجہ ایک معاملہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ میرے حلقہ انتخاب بھکر میں 26 مارچ کو ریاضی کا پرچہ ہوا تھا۔ حل شدہ پرچے لے کر سرگودھا بورڈ کی ویگن آ رہی تھی کہ خوشاب گروٹ کے مقام پر عملہ کی غفلت، لاپروائی اور غیر ذمہ داری کی وجہ سے وہ پرچے ویگن سے نیچے گر گئے اور پٹرولنگ پوسٹ والوں نے وہ پرچے اٹھا لئے۔ اب بورڈ نے اپنی نااہلی اور غفلت کو چھپانے کے لئے یہ حکم دیا ہے کہ ریاضی کا پرچہ دوبارہ لیا جائے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہزاروں طلباء کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے۔ آج کے اس جدید دور میں جب بجلی نہیں ہے، بچے موم بتیوں کی روشنی میں پڑھتے رہے اور انہوں نے مشکل حالات میں تیاری کر کے پرچے دیئے تو ان سے دوبارہ پرچہ لینا میری سمجھ سے بالاتر ہے۔ یہاں لاء منسٹر بیٹھے ہیں میری یہ گزارش ہو گی کہ وہ on the floor of the House یہ یقین دہانی کرائیں کہ ان بچوں کو پاس کر دیا جائے گا کیونکہ اس میں بچوں کا کوئی قصور نہیں ہے۔ یہ بورڈ کے عملہ کی غلطی ہے اور اس کی سزا بچوں کو نہیں ملنی چاہئے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب اس کا جواب دیں گے۔

سید حسن مرتضیٰ:پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر:جی، شاہ صاحب!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!میں مستی خیل صاحب سے اتفاق کرتا ہوں کیونکہ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے۔ پچھلے تین سال سے تجربات کئے جارہے ہیں، کبھی رزلٹ کمپیو ٹرائز کیا جاتا ہے، کبھی رزلٹ کو کسی طریقے سے بدلنے کی کوشش کی جاتی ہے اور کبھی اپنے من پسند لوگوں کو اس اہم کام پر فائز کیا جاتا ہے۔ اس حکومت نے صوبہ میں تعلیم کا بیڑا غرق کر دیا ہے۔ مستی خیل صاحب جو حکومتی بنچوں پر بیٹھتے ہیں آج ان کا بھی یہی رونا ہے آج وہ استدعا کر رہے ہیں کہ موم بتیوں کی روشنی میں پڑھنے والے ان بچوں کو پاس کر دیا جائے جو حکومت کی نااہلی کی وجہ سے فیل ہوئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر:فیل نہیں ہوئے۔

(معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے "فیل نہیں ہوئے" کی آوازیں)

سید حسن مرتضیٰ:جناب سپیکر!

الٰہی ان سماعت مردہ مادرزاد بہروں میں
مجھے شرمندہ گفتار رکھا جائے گا کب تک

جناب سپیکر!میں جب بات کرنا شروع کرتا ہوں تو شور کیا جاتا ہے میں نام لئے بغیر عرض کرتا ہوں کہ یہ کیا طریق کار ہے اور یہ عوام کو کیا پیغام دے رہے ہیں؟

جناب سپیکر: یہ آپ کی تصحیح کر رہے ہیں۔ میں بھی آپ کی تصحیح کرنا چاہتا ہوں۔ مستی خیل صاحب نے فیل ہونے کی بات نہیں کی ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!کیا میری تصحیح افتخار بلوچ جیسے لوگ کریں گے؟ یہ انتہائی شرمندگی کی بات ہے کہ ایک اہم مسئلہ پر بات ہو رہی ہوتی ہے اور وہ لاء منسٹر کے لقموں پر اُٹھ کر بات کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

جناب افتخار احمد خان: جناب سپیکر! یہ ذاتی حملے کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! یہاں پر تعلیم پر بات ہو رہی ہے اور اس پر افتخار بلوچ صاحب جواب دے رہے ہیں۔ یہ کتنی شرمندگی کی بات ہے، اس سے ایوان میں تعلیم کی تذلیل ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: وہ personal explanation کرنا چاہتے تھے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! یہ بڑا اہم مسئلہ ہے۔ آپ اس کو مذاق میں نہ لیں اور سنجیدگی سے اسے take up کریں۔

محترمہ آمنہ الفت: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میں آپ کو بھی ٹائم دیتا ہوں۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب!

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں سارے House کو مبارکباد دیتا ہوں جنہوں نے متفقہ طور پر "Energy Crisis" کے بارے میں قرارداد پاس کی جس کی وجہ سے پنجاب سب سے زیادہ، شدید تر متاثر ہو رہا ہے اور غریب آدمی کا روزگار چھینا جا رہا تھا لیکن ساتھ ہی میں اپنی حکومتی پارٹی اور اپوزیشن پارٹی سے یہ بھی التماس کرتا ہوں کہ اس کو حل کرنے کے لئے کالا باغ ڈیم کی قرارداد بھی اسی طرح سے پاس کرائیں۔

جناب سپیکر: جی، وہ بعد میں پاس کریں گے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! فی الحال اس کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! جو بات آپ نے کرنی ہو گی وہ بعد میں کریں۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے سارے House کو یہ request کر رہا ہوں کہ کالا باغ ڈیم کے بارے میں بھی اسی طرح unity کا اظہار کرتے ہوئے اس ملک میں "Energy Crisis" کو حل کرنے کے لئے ایک قرارداد لائی جائے۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، آمنہ الفت صاحبہ!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! حکومت پنجاب طالب علموں کے لئے بہت زیادہ sensitive قسم کے جذبات کا اظہار کرتی رہتی ہے۔ میں یہاں بتانا چاہتی ہوں کہ ریاضی کے عالمی کینگروٹیسٹ میں 15 لاکھ بچوں میں سے پاکستان کے دو بچوں نے first and second position لی ہے۔

جناب سپیکر: ہم سب اُن کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! یہ بچے پھالیہ سے belong کرتے ہیں لیکن مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑے گا کہ سچے ہیرو جنہوں نے واقعی پاکستان کا نام بلند کیا ہے اُن کو حکومت پنجاب کی طرف سے کوئی receive کرنے گیا اور نہ ہی ابھی تک اُن کے لئے کسی ایوارڈ کا اعلان کیا گیا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ بہت زیادہ افسوسناک بات ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں اپنے صحافی بھائیوں کے ساتھ بھی اظہارِ یکجہتی کرتے ہوئے یہ کہوں گی کہ آج ساتویں ویج ایوارڈ کے اوپر یہاں قرارداد ضرور پیش کی جائے گی بلکہ سب کی ہمدردیاں اُن کے ساتھ ہیں۔ سپریم کورٹ کے فیصلوں پر بہت زیادہ باتیں کی جاتی ہیں اور کہا جاتا ہے کہ سپریم کورٹ کا فیصلہ نہیں مانا جا رہا مگر خدارا یہ ضرور سوچئے گا کہ اس issue پر سپریم کورٹ کا فیصلہ کس نے کب مانا ہے؟ چند anchor persons کو چھوڑ کر ہمارے صحافی بھائی انتہائی کسمپرسی کے عالم میں رہ رہے ہیں، گرمیوں میں دھوپ میں کھڑے ہوتے ہیں جہاں کوئی سائبان بھی نہیں ہوتا اور سردیوں میں یہ سڑکوں پر کھڑے ہو کر ہمارے اور ہماری پوری عوام کے لئے کام کر رہے ہوتے ہیں اس لئے ان کو سرفہرست رکھا جائے اور عملی اقدامات کئے جائیں کیونکہ اس حوالے سے واقعتاً عملی اقدامات کی ضرورت ہے۔ "Energy Crisis" کے حوالے سے میں یہ بات ضرور کہوں گی کہ حکومت پنجاب کے ذمہ جو 20۔ارب روپیہ ہے براہِ مہربانی وہ بھی ادا کریں۔

جناب سپیکر: آپ بھی دینے والوں میں شامل ہیں اور آپ کو بھی دینا پڑے گا۔ جی، رانا صاحب! جو بات مستی خیل صاحب نے کی ہے اُس کا آپ notice لیں اور جنہوں نے غلطی کی ہے اُس کا خمیازہ طلباء کو نہیں بھگتنا چاہئے۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، کرنل صاحب!

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ میں نے پچھلے اجلاس میں ایک گزارش کی تھی جس حوالے سے آپ اور میں نے رانا صاحب کو papers بھی

دیئے تھے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب جو میرے بھی وزیر اعلیٰ ہیں، اس ایوان اور پنجاب کے بھی وزیر اعلیٰ ہیں انہوں نے اسی House میں ایک اعلان کیا تھا کہ وہ قبضہ گروپوں اور پانی چوروں کے خلاف action لیں گے بلکہ انہوں نے action لیا بھی تھا لیکن کچھ وقت گزرنے کے بعد چولستان میں قبضہ گروپ پھر متحرک ہو چکے ہیں اور تقریباً چار سو ایکڑز مین پر قبضہ کر چکے ہیں۔ اُس کا جواب ایک ہفتہ میں آنا تھا وہ نہیں آیا۔ ابھی صورتحال یہ ہے کہ چیف انجینئر بہاولپور نے پچھلے دنوں ایک حکم جاری کیا جو وزیر اعلیٰ صاحب کے حکم نامہ کے بالکل برخلاف تھا کہ پانی چوری کے معاملہ میں فوجی موگوں اور وہاں کے سیاستدانوں کے موگوں کو نہ اکھاڑا جائے جس کی کاپی میرے پاس موجود ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ ملک اُن لوگوں کے لئے گروی رکھ دیا گیا ہے جو قبضہ گروپ بن چکے ہیں اور پانی چوری میں ملوث ہیں؟ کیا ان کا قانون صرف اور صرف ایک غریب آدمی کے لئے ہے؟ غریب آدمی اگر پانی چوری نہیں بھی کرتا تب بھی اُس پر پرچے درج ہوتے ہیں جبکہ وزیر اعلیٰ صاحب خود وہاں کے قبضہ گروپوں کو چوری کا پانی دے رہے ہیں۔ کیا میں یہ سمجھوں کہ یہاں پر غریب آدمی کی موت ہے اور امیر آدمی کی بقاء ہے یا میں یہ سمجھوں کہ (ن) لیگ میں شامل ہونے والے نئے لوگوں کو انعام کے طور پر پانی چوری دیا جا رہا ہے تاکہ اُن کے چوری کے موگے نہ توڑے جائیں یا یہ انعام دیا جا رہا ہے کہ وہ زمینوں پر قبضہ کریں؟ پنجاب اور پاکستان کی زمینیں غریبوں کے لئے ہیں لہذا اُن کو اس طرح نہ روندا جائے کہ غریب کی آہ آسمان تک پہنچ جائے اور ہم پر عذاب نازل ہونا شروع ہو جائے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بڑی مہربانی کہ آپ نے لمبی چوڑی گفتگو کی ہے۔ آپ بجائے یہاں پر بات کرنے کے اس معاملہ کو لکھ کر ہمارے پاس لاتے تو ہم اس کا کوئی طریق کار بناتے۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! میں نے پچھلے اجلاس میں کہا تھا جس پر آپ نے فرمایا تھا کہ اس حوالے سے ایک ہفتہ کے اندر رپورٹ دیں۔ وہ papers سندھو صاحب نے لئے تھے لیکن ایک ہفتہ کے بعد آج تک اُس کی رپورٹ نہیں آئی۔ ابھی میرے پاس جو کاغذ موجود ہے یہ میں وزیر قانون صاحب کو دینا چاہتا ہوں جو مہربانی فرما کر اس کو پڑھ لیں کہ اس میں کیا لکھا ہوا ہے کیونکہ وہاں پر فوجی اور سیاستدانوں کے موگوں کے علاوہ تمام موگے توڑ دیئے گئے ہیں۔ میں یہ پوچھتا ہوں کہ کیا وہ قانون سے بالاتر ہیں یا اُن پانی چوروں کو انعام کے طور پر پانی دیا جا رہا ہے یا پھر یہاں پر وزیر اعلیٰ کے قانون کی دھجیاں اور مذاق اڑانا معمول بن گیا ہے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (چودھری عبدالغفور): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! میرے محترم بھائی نے دو تین دفعہ انعام کا ذکر کیا ہے۔ یہ ذرا غور فرمائیں کہ انعامات کہاں دیئے جاتے ہیں، ٹارگٹ کلنگ کرنے والوں اور بھتہ خوروں کو ساتھ بٹھا کر حاجیوں کی جیبیں کہاں کاٹی جاتی ہیں؟ حکومت پنجاب میرٹ پر کام کرتی ہے اور یہاں پر میرٹ کو promote کیا گیا ہے۔ یہاں پر کوئی تماشا نہیں ہوتا بلکہ یہ تماشے کہیں اور ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، تشریف رکھیں۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! اگر یہ ثابت نہ ہو سکے تو میں اس ایوان کے سامنے معافی مانگوں گا۔

جناب سپیکر: جی، اب تشریف رکھیں۔

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: جناب سپیکر! میں نے طلباء کے حوالے سے جو بات کی ہے میری آپ سے التجا ہو گی کہ اُس کا جواب لے لیا جائے۔

جناب سپیکر: راناصاحب! جو بات مستی خیل صاحب نے کی ہے اُس کا سختی سے notice لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! معزز ممبران نے پوائنٹ آف آرڈر پر جو باتیں کی ہیں اُن کو note کر لیا گیا ہے جن پر کارروائی کی جائے گی۔ خاص طور پر "Energy Crisis" اور پریس کے متعلقہ جو قرار دادیں پیش ہو رہی ہیں اِن پر ووٹنگ کے بعد تمام ممبران کو موقع دیا جائے گا کہ اِن پر discussion کر کے اپنی قیمتی آراء سے اس معزز ایوان اور حکومت کو آگاہ کر سکیں اور رہنمائی دے سکیں۔

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: جناب سپیکر! میں نے papers کے بارے میں کہا ہے اس حوالے سے میں کہتا ہوں کہ اُن بچوں کا کیا قصور ہے؟ اُن بچوں نے papers دے دیئے ہیں اور solved papers لے کر بورڈ کی گاڑی آ رہی تھی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں نے یہی گزارش کی ہے کہ ووٹنگ کے بعد اس مسئلے کے اوپر مستی خیل صاحب اپنی تجویز اور حل بھی دیں جس کے بارے میں محکمہ کا مؤقف بھی عرض کروں گا اور ساتھ ان کی تجاویز سے رہنمائی لے کر اُن پر عمل بھی کیا جائے گا۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! جو قرار دادیں آئی ہیں مہربانی فرما کر پہلے ہمیں موقع دے دیا جائے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، پہلے اُن کی طرف سے قرار داد آ گئی ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! دو قرار دادیں آئی ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ایک قرار داد قائد حزب اختلاف نے پیش کرنی ہے اور ایک قرار داد میں نے پیش کرنی ہے۔ میری یہ گزارش ہو گی کہ اِن پر ووٹنگ بے شک اکٹھی کرا لیں اور اگر قائد حزب اختلاف اپنی قرار داد پہلے پیش کرنا چاہتے ہیں تو پہلے پیش کر دیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! قواعد کی معطلی کی تحریک حسن مرتضیٰ صاحب پیش کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب! آپ قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کریں۔

قرار داد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

سید حسن مرتضیٰ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے وتیج ایوارڈ کے سلسلے میں ایک قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے وتیج ایوارڈ کے سلسلے میں ایک قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

اس تحریک کی کسی نے مخالفت نہیں کی اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ویج ایوارڈ کے سلسلے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: محرک قرارداد پیش کریں۔

قراردادیں

صوبوں میں ویج ایوارڈ کے حوالے سے سپریم کورٹ کے فیصلے پر عملدرآمد کو یقینی بنانے کا مطالبہ

سید حسن مرتضیٰ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"پنجاب کا یہ نمائندہ ایوان وفاقی حکومت اور تمام صوبائی حکومتوں سے بھرپور سفارش کرتا ہے کہ ویج ایوارڈ کے حوالے سے عدالت عظمیٰ کے فیصلے پر عملدرآمد کو یقینی بنایا جائے۔ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کو دیئے جانے والے اشتہارات کو صحافیوں کی تنخواہوں کی ادائیگی اور ویج ایوارڈ پر عملدرآمد کے ساتھ مشروط کیا جائے۔ پنجاب کا یہ نمائندہ اجلاس (پی یو جے) پنجاب یونین آف جرنلسٹس کے جائز مطالبات کی حمایت کرتا ہے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب کا یہ نمائندہ ایوان وفاقی حکومت اور تمام صوبائی حکومتوں سے بھرپور سفارش کرتا ہے کہ ویج ایوارڈ کے حوالے سے عدالت عظمیٰ کے فیصلے پر عملدرآمد کو یقینی بنایا جائے۔ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کو دیئے جانے والے اشتہارات کو صحافیوں کی تنخواہوں کی ادائیگی اور ویج ایوارڈ پر عملدرآمد کے ساتھ مشروط کیا جائے۔ پنجاب کا یہ نمائندہ اجلاس (پی یو جے) پنجاب یونین آف جرنلسٹس کے جائز مطالبات کی حمایت کرتا ہے۔"

لاء منسٹر صاحب!آپ بھی اس حوالے سے کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر!اگر آپ اجازت دیں تو میں اس سلسلے میں ایک قرارداد پیش کرنا چاہتاہوں اوراس کے بعد آپ ان دونوں قراردادوں پر put question کر لیں۔

جناب سپیکر: جی،اجازت ہے۔

اعلیٰ عدلیہ کے حکم کے مطابق پنجاب یونین آف جرنلسٹ کے کارکنوں کو ویج ایوارڈ کے تحت تنخواہیں اور بقایاجات کی ادائیگی کا مطالبہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): شکریہ۔جناب سپیکر!میں یہ قرارداد پیش کرتاہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ نمائندہ ایوان پنجاب یونین آف جرنلسٹس کے اس مطالبہ کی کہ اعلیٰ عدلیہ کے حکم کے مطابق ویج ایوارڈ کے تحت اخباری کارکنوں کو تنخواہیں، تمام واجبات اور بقایا جات کی ادائیگی کو یقینی بنایا جائے، کی مکمل تائید کرتا ہے اور اسے حق بجانب اور مبنی بر حقائق قرار دیتا ہے۔ ایسے اخبارات اور ٹی وی چینلز جہاں پر صحافی کارکنوں کو تنخواہیں نہیں دی جارہیں،ایسے اخبارات اور ٹی وی چینلز کے سرکاری اشتہارات اور حالیہ اعلان کردہ 30کروڑ روپے کی گرانٹ کو صحافی کارکنوں کی تنخواہوں کی ادائیگی سے مشروط کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔ ہم اے پی این ایس سے بھی یہ توقع کرتے ہیں کہ وہ فراڈ کے ذریعے سابق پنجاب حکومت کے دور میں بوگس دستاویزات پر سرکاری خزانے سے نکلوائے گئے 63کروڑ روپے پنجاب حکومت کو واپس دلوانے اور مجرموں کے خلاف کارروائی کرنے میں مدد دے۔"

جناب سپیکر!میں اس قرارداد کے حصے کے طور پر ہی یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ سترہ اخبارات اور ٹی وی چینلز کی ایک لسٹ ہے جو میں on the floor of the House رکھنا چاہوں گاتاکہ یہ بھی ریکارڈ کا حصہ بنے کہ ان سترہ اداروں جن میں اخبارات اور ٹی وی چینلز شامل ہیں وہاں پر صحافی کارکنوں کو نہ صرف چھ ماہ سے لے کر تیرہ ماہ تک تنخواہیں نہیں دی گئیں بلکہ تنخواہوں کے مطالبے پر ان کے خلاف وہاں پر تشدد اور غنڈہ گردی کا مظاہرہ کیا گیاہے اور میں یہ بات بھی on record رکھنا

چاہتا ہوں کہ اس وقت میڈیا جو state pillar کے طور پر اپنی طاقت منوا چکا ہے یہ کسی اخباری مالک یا کسی چینل کے مالک کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ یہ ان قربانیوں کی وجہ سے ہے جو صحافی کارکنوں اور خبر کے پیچھے بھاگنے والے کارکنوں نے اس ملک میں قربانیاں دی ہیں، اس ملک میں تشدد سہے، کوڑے کھائے اور ہر دور کے حکمران کے خلاف بغاوت کی اور اپنا علم بلند کیا۔(نعرہ ہائے تحسین)

یہ سیاسی کارکنوں کی طرح صحافی کارکنوں کی قربانیوں کا صلہ ہے کہ شہزاد سلیم جیسے لوگوں نے، اگر میں تین چار نام لوں گا اور جو نام رہ جائیں گے تو شاید ان کے ساتھ ناانصافی ہو لیکن یہ ایک لمبا سلسلہ ہے کہ صحافی کارکنوں نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے اور تشدد برداشت کئے اور عقوبت خانوں میں رہ کر آواز حق بلند کی تو تب جا کر یہ پریس اور یہ میڈیا ایک ریاست کا pillar اور سٹیٹ میں طاقت کا ایک sign بنا ہے۔ یہ ان صحافیوں کی قربانیوں کی وجہ سے ہے اور یہ کسی ایسے اخباری مالک کی وجہ سے نہیں ہے کہ جس نے فراڈ کی زمینیں ہتھیائیں اور اس کے بعد towns بنائے اور پھر اپنے پیسے اور اپنی دولت کے بل بوتے پر اخبار کے مالک بن بیٹھے۔ اس کے بعد وہ صحافی کارکنوں کو تنخواہیں بھی نہ دیں اور صحافت کی طاقت کے اوپر اپنے بزنس کو بڑھائیں۔ کوئی ایسا آدمی جس نے دولت تو کسی اور chain سے کمائی ہو، کئی ایک نے یہاں پر Educational Institutions کے chain بنائے ہیں۔ ایک بزنس ہاؤس نے ہوٹلز کی chain بنائی ہوئی ہے اور اب وہ کسی میڈیا کے مالک بھی بننا چاہتے ہیں۔ کئی لوگوں نے گیسٹ ہاؤسز میں شباب اور شراب کی بنیاد پر دولت کمائی اور اب وہ چینل کے مالک بنے بیٹھے ہیں اور اسے بلیک میلنگ کے لئے استعمال کرتے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں اس معزز ایوان سے ایک سیاسی کارکن ہونے کے ناتے اپنے بھائی صحافی کارکنوں کی آواز میں آواز ملاتے ہوئے ایسے مالکان کو متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ آزادی جو حکمرانوں سے سیاسی کارکنوں اور صحافی کارکنوں نے لڑ کر اور قربانیاں دے کر حاصل کی ہے، یہ آزادی تمہارے جبر سے اور تمہاری بلیک میلنگ سے بھی انشاء اللہ تعالیٰ ہم حاصل کریں گے اور اپنے صحافی کارکنوں کے ساتھ سیاسی کارکن شانہ بشانہ ہوں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہمیں معلوم ہے کہ ان مالکان نے اس قسم کی بلیک میلنگ شروع کی ہوئی ہے کہ ایک فقرہ اگر ان کی مرضی کے خلاف چلا جائے اور ایک بات اگر ان کی مرضی کے خلاف چلی جائے تو یہ اپنے صحافی کارکن کو کان سے پکڑ کر اپنے اخبار اور ٹی وی چینل سے باہر نکال دیتے ہیں۔ صحافتی آزادی اور صحافیوں کی آزادی کے نام کو بلیک میل کرنے اور صحافیوں کے اوپر اس طرح کے ظلم کرنے کی روایت

کسی طور پر بھی کامیاب نہیں ہونے دی جائے گی اور اس کے لئے میں سمجھتا ہوں کہ سیاسی کارکنوں کو بھی اور صحافی کارکنوں کو بھی جدوجہد کرنی پڑے گی۔ ہم سب اور میں ذاتی طور پر بھی یہ بات دو ٹوک انداز میں کہتا ہوں کہ اس جدوجہد کے لئے ہم اپنی زندگی وقف کر دیں گے کہ جس طرح سے صحافیوں نے قربانیاں دے کر حکمرانوں کے جبر سے آزادی حاصل کی ہے تو اس جبر سے بھی آزادی حاصل کی جائے کیونکہ صحافی ورکروں کی آزادی کے بغیر اس ملک میں Rule of Law کا خواب نہیں دیکھا جا سکتا۔ اس ملک میں جمہوریت کا خواب نہیں دیکھا جا سکتا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ ظلم دیکھیں کہ "مڈاس" ایک ایجنسی ہے جس کے ذریعے اخبارات کو اشتہارات دیئے گئے اور بوگس بل بنا کر پچھلے دور میں 63 کروڑ روپے لوٹا گیا۔ (شیم شیم)

اور وہ inquiries میں ثابت ہو چکا ہے۔ اب پھر اسی ایجنسی کے مطالبہ پر 30 کروڑ روپیہ دوبارہ جاری کیا جا رہا ہے، اس جاری کئے گئے پیسے کو صحافت اور سیاسی کارکنوں کی جدوجہد کے نام پر حاصل کیا جاتا ہے لیکن بعد میں انہی صحافیوں کو تین تین، چھ چھ ماہ اور تیرہ تیرہ ماہ تنخواہیں نہیں دی جاتیں۔ اب اس سلسلے میں سپریم کورٹ کا فیصلہ آ گیا ہے اور اب اس فیصلے کو تسلیم کرتے ہوئے اس ظلم اور زیادتی کا ازالہ ان سب کو کرنا ہوگا۔ اگر ازالہ اب بھی نہ ہوا تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ آنے والے دن ان لوگوں کے لئے اچھے نہیں ہوں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ صحافی کارکنوں کی آزادی، ان کی عزت اور ان کے رزق کو ہر قیمت پر محفوظ بنایا جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، آپ کی مہربانی۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: اب مجھے ان کی قرارداد تو پڑھنے دیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں اسی طرف آ رہا ہوں اور گزارش کرتا ہوں کہ جب لاء منسٹر صاحب قرارداد پڑھ رہے تھے تو اسی دوران انہوں نے اپنے صحافی کارکن بھائیوں کے لئے بڑے اچھے جذبات کا اظہار کیا اور یقیناً یہ جذبات ہم بھی رکھتے ہیں اور اپوزیشن کے تمام دوست بھی رکھتے ہیں لیکن ایڈوائزری کمیٹی میں فیصلہ یہ ہوا تھا کہ قرارداد کے بعد تمام دوستوں کو موقع دیا جائے گا لیکن انہوں نے جن جذبات کا اظہار کیا ہے میں نے مداخلت اس لئے نہیں کی کہ یہ ان کے جذبات تھے۔ ہر وہ سیاسی کارکن جو اپنی پارٹی کا وفادار ہے، ہر وہ سیاسی کارکن جو جمہوریت کے لئے لڑتا ہے اور ہر وہ سیاسی کا ممبر جس نے جمہوریت کے لئے جیلیں کاٹی ہیں اور کوڑے کھائے ہیں کس طرح ہو سکتا

ہے کہ وہ آج صحافی کارکن بھائیوں کے ساتھ کھڑا نہ ہو تو یقیناً ہمارے اور ہماری قوم کے جذبات صحافی کارکنوں کے ساتھ ہیں لیکن ہم مناسب یہ سمجھتے تھے کہ قرارداد کی منظوری کے بعد دوست خیالات کا اظہار کریں لیکن رانا صاحب نے جن جذبات کا اظہار کیا ہے ہم مکمل طور پر ان کی تائید کرتے ہیں۔ حکومت اور ہم مل کر اپنے سیاسی کارکن بھائیوں کو ساتھ لے کر اپنے صحافی کارکن بھائیوں کے ساتھ شانہ بشانہ چلیں گے اور جو کوئی ان کو blackmail کرنے کی کوشش کرے گا یا کوئی ان کو کان سے پکڑ کر ملازمت سے فارغ کرنے کی کوشش کرے گا تو انشاء للہ ہم سب ان کو کان سے پکڑ کر اسمبلی کے سامنے کھڑا کریں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل:جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر:آپ تشریف رکھیں، مجھے کچھ پڑھ لینے اور بات کر لینے دیں۔ جن صحافی بھائیوں نے اپنی جانیں بھی اس میں دی ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ سارا ایوان ان کی مغفرت کے لئے دعا کرتا ہے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد:جناب سپیکر!مسلم لیگ(ق)کے ممبر ان کو موقع نہیں دیا گیا۔

جناب سپیکر:جی،آپ تشریف رکھیں۔ ہم بعد میں سب کو موقع دیں گے۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

> "پنجاب اسمبلی کا یہ نمائندہ ایوان پنجاب یونین آف جرنلسٹس کے اس مطالبہ کی کہ اعلیٰ عدلیہ کے حکم کے مطابق ویج ایوارڈ کے تحت اخباری کارکنوں کو تنخواہیں، تمام واجبات اور بقایا جات کی ادائیگی کو یقینی بنایا جائے، کی مکمل تائید کرتا ہے اور اسے حق بجانب اور مبنی بر حقائق قرار دیتا ہے۔ ایسے اخبارات اور ٹی وی چینلز جہاں پر صحافی کارکنوں کو تنخواہیں نہیں دی جارہیں،ایسے اخبارات اور ٹی وی چینلز کے سرکاری اشتہارات اور حالیہ اعلان کردہ 30 کروڑ روپے کی گرانٹ کو صحافی کارکنوں کی تنخواہوں کی ادائیگی سے مشروط کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔ ہم اے پی این ایس سے بھی یہ توقع کرتے ہیں کہ وہ فراڈ کے ذریعے سابق پنجاب حکومت کے دور میں بوگس دستاویزات پر سرکاری خزانے سے نکلوائے گئے 63 کروڑ روپے پنجاب حکومت کو واپس دلوانے اور مجرموں کے خلاف کارروائی کرنے میں مدد دے۔"

ان دونوں قراردادوں کی مخالفت کسی نے نہیں کی ہے لہذا یہ قراردادیں متفقہ طور پر منظور ہوئیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

(دونوں قراردادیں متفقہ طور پر منظور ہوئیں)

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس پر بات کرنا چاہیں گے؟

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! میں اس کے علاوہ بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں! بات سنیں کہ ایک صاحب ادھر سے اور ایک صاحب ادھر سے بات کریں۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جو آپ نے ایک ہفتہ تک جواب آنے کا کہا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: آپ وہ کاغذ رانا ثناء اللہ خان صاحب کے پاس لے کر پہنچیں، میں ان سے کہتا ہوں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہوں گا۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں آپ اور لاء منسٹر صاحب کی توجہ چاہتا ہوں۔ توانائی کے حوالے سے جو متفقہ طور پر قرارداد پاس کی گئی ہے اگر اس پر بات یا بحث کرنی ہے تو پھر ہم بھی بات کریں گے لہذا میری یہ تجویز ہے کہ اس issue پر مزید بات نہ کی جائے تو زیادہ بہتر ہوگا۔ لاء منسٹر یا حکومتی ارکان جیسے چاہیں لیکن میری یہ تجویز ہے کہ اس پر مزید بات نہ کی جائے۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں بالکل راجہ ریاض احمد صاحب کی بات سے اتفاق کرتا ہوں۔ میں صرف محترم راجہ ریاض احمد صاحب کے سامنے ایک information رکھنا چاہوں گا اور اگر وہ مناسب خیال کریں تو میں انہیں تحریری طور پر بھی پیش کر دوں گا کیونکہ میں یہ چاہتا ہوں کہ قائد حزب اختلاف اس ناانصافی کو دیکھیں کہ پنجاب کی LESCO پانچ بنتی ہیں جن میں گوجرانوالہ، فیصل آباد، ملتان، لاہور اور پانچویں اسلام آباد ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ اس طرح کرنے سے بات بڑھ جائے لہذا لاء منسٹر صاحب تحریری طور پر دے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے شاہ صاحب سے کہتا ہوں آپ میری بات تو مکمل ہونے دیں اور آپ خواہ مخواہ کوئی خطرہ محسوس نہ کریں۔ میں کوئی متنازعہ بات کرنے نہیں جارہا۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! یہ نہیں ہو سکتا کہ راناثناء اللہ کی کسی بھی بات سے خطرہ نہ ہو۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): سوہنا صاحب! لیکن آج جو بات میں آپ سے کہہ رہا ہوں آپ اس پر یقین کریں۔

جناب سپیکر! یہ پانچ LESCO ہیں ان پانچوں کے جو line losses ہیں یہ باقاعدہ واپڈا کے محکمہ کی figures ہیں بے شک راجہ ریاض صاحب چیک کروالیں۔ ان کے line losses دس فیصد سے لے کر 18 فیصد تک ہیں، سب سے بہتر فیصل آباد کے ہیں جو کہ 10 فیصد ہیں۔ اس کے بعد لاہور کے 12 فیصد ہیں اور سب سے زیادہ ملتان کے ہیں۔ اس کے بعد ان کے bills بھیجنے کی جو recovery ہے یعنی پیسے recover کرنے کی شرح 88.6 ہے جبکہ اس کے مقابلے میں جو دوسرے areas ہیں، میں کسی کا نام نہیں لیتا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بہتر یہی ہے کہ نام نہ لیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! دوسرے areas کے line losses 35 percent تک ہیں اور وہاں پر جو bills بھیجے جاتے ہیں ان کی recovery کسی جگہ پر 59 فیصد ہے اور کسی جگہ پر 60 فیصد ہے یعنی پہلے تو 35 فیصد ویسے ہی کنڈے میں اڑ جاتا ہے اور اس کے بعد جو bills بھیجتے ہیں اس میں سے پھر 40 تا 45 فیصد bill ادا نہیں ہوتا تو اس سارے loss کو پنجاب کا صارف بھی شیئر کر رہا ہے۔ اس loss کا جو fuel adjustment ہے، جو بل ہے وہ ہم بھی بھر رہے ہیں تو یہ ایک ایسی ناانصافی ہے جس کا کوئی اخلاقی جواز ہے اور نہ ہی قانونی جواز ہے تو میری قائد حزب اختلاف سے یہ گزارش ہو گی کہ اس معاملے کو ایک ماہ میں ہر قیمت پر حل کیا جائے۔ قائد حزب اختلاف نے کہا کہ آپ اسے جلد از جلد کر لیں تو یہ زیادہ موزوں ہو گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک ماہ سے بھی کم ہونا چاہئے بلکہ

ہفتہ دس دن میں ہونا چاہئے اور وہ اپنا اثر ورسوخ استعمال کر کے پنجاب کے عوام کو اس ظلم اور زیادتی سے نجات دلائیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ اب اس کو بحث کے بغیر ہی کر لیتے ہیں کیونکہ پھر اس میں کئی قباحتیں آئیں گی۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔ لاء منسٹر صاحب نے جو بات کی ہے میں اس سے بالکل agree ہوں کہ پنجاب کی جو ہماری پانچ کمپنیاں ہیں ان کی کارکردگی یقیناً بہت اچھی ہے اور ان کی recovery بھی بڑی اچھی ہے۔ Line losses بھی پورے پاکستان میں پنجاب کی کمپنیوں کے کم ہیں لیکن میری لاء منسٹر صاحب سے یہ گزارش ہو گی کہ پنجاب حکومت میں اگر ان کا کوئی اثر ورسوخ ہے تو۔۔۔

جناب سپیکر: اکیلا ان کا ہی نہیں ہے آپ کا بھی بہت اثر ورسوخ ہے، ایسی بات نہ کریں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میری عرض سُن لیں۔ مہربانی کریں، میں ان سے گزارش کرتا ہوں کہ جو انہوں نے بات کی ہے میں یقیناً وفاقی حکومت سے ضرور گزارش کروں گا اور اپنا اثر ورسوخ استعمال کروں گا لیکن صرف LESCO کا پنجاب حکومت نے 6۔ارب روپے دینا ہے اسی طرح جو GESCO ہے FESCO, MESCO, HESCO ہے ان کے بھی اربوں روپے پنجاب حکومت نے دینے ہیں اگر یہ مہربانی کر دیں اور پنجاب حکومت اپنے بقایا جات ادا کر دیں جو اربوں روپوں میں ہیں تو ان کمپنیوں کو اور بہتر طریقے سے چلایا جا سکتا ہے۔ میری ان سے گزارش ہے کہ پنجاب کے ذمہ جو پیسے ہیں وہ ان کمپنیوں کو دلائیں۔

محترمہ آمنہ الفت: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب اعجاز احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں ریکارڈ کی درستی کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔ اب میں اس سلسلے میں مزید کوئی بات نہیں سنوں گا۔ This I tell you.

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: جناب سپیکر! میں میڈیا کے معاملے پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں ایک بہت اہم مسئلہ پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: جناب سپیکر! میں آج اپنے تمام ساتھیوں کو دِل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: کیا میں نے آپ کو اجازت دی ہے؟ آپ تشریف رکھیں۔ جی، چودھری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب سپیکر! میں نے یہ request کرنی ہے کہ راجہ صاحب نے جن پانچ کمپنیوں کا ذکر کیا ہے۔۔۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! یہ فیصلہ ہوا تھا کہ پاور پر بات نہیں ہو گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب سپیکر! میں نے پاور پر بات نہیں کرنی۔ میری request تو سُن لیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): نہیں، جناب سپیکر! پاور پر بات نہیں ہو گی، پھر ہم بھی بات کریں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): جناب سپیکر! میں لوڈ شیڈنگ پر بات نہیں کر رہا۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ جن پانچ کمپنیوں کا نام لیا گیا ہے، پنجاب میں سیالکوٹ 1.5 ملین ڈالر کی ایکسپورٹ کرتا ہے اور وہاں 4 لاکھ خاندانوں کا روزگار متاثر ہو چکا ہے میری request ہے کہ جہاں پانچ IPPs دیئے گئے ہیں وہاں سیالکوٹ کو بھی اس میں enter کیا جائے۔ آپ figure دیکھ لیں سیالکوٹ کو 180 Megawatt بجلی کی ضرورت ہے جو نیشنل گرڈ کا 0.75 فیصد بنتا ہے۔

جناب سپیکر: آپ راناصاحب سے مل کر اس بارے میں بات کر لیں۔ جی، مستی خیل صاحب!

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! میری عرض سُن لیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اب میری باری تھی انہوں نے بول لیا تھا۔

جناب سپیکر: نہیں، میں نے ان کو منع کر دیا تھا۔ جی، مستی خیل صاحب!

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: جناب سپیکر! میں آج اس معزز ایوان کو دِل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اس ایوان نے ویج ایوارڈ اور لوڈشیڈنگ کے حوالے سے دو قرار دادیں پاس کی ہیں۔ مجھے یہ کہتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ یہ ایوان ان کارکنوں، ورکروں کے ساتھ ہے جنہوں نے جمہوریت کی آبیاری کے لئے اور عدلیہ کی بحالی کی تحریک میں درخشاں کردار ادا کیا۔ ان کے وہ ورکرز جنہوں نے اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر اس عدلیہ کے incident کو cover کیا اور دہشت گردی کے خلاف جو جنگ ہوئی اور وہ practically اس جگہ پر گئے اور وہاں پر coverage کی۔ میں ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور وہ تمام ورکرز جنہوں نے اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر اپنا left right دیکھے بغیر اس جمہوریت کو مضبوط کرنے کے لئے آئینی اداروں کو مضبوط کرنے کے لئے پاکستان میں شعور اور آگاہی کی آبیاری کے لئے جو کردار ادا کیا ہے میں انہیں دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ چیف جسٹس آف پاکستان سے بھی میں اپیل کرتا ہوں کہ وہ time limit کریں جیسے سپریم کورٹ نے فیصلہ سُنایا ہے کہ وہ ایک ماہ کی time limit کریں اور ویج ایوارڈ پر implementation کرائیں ۔ تمام مالکان کو stakeholders کو بلا کر اس پر عملدرآمد کرائیں یہ کہاں کا اصول ہے کہ یہ لوگ کمائی کریں اور پیسے سیٹھ اپنے جیبوں میں ڈال لیں؟ یہ اخلاقی، انسانی، ایمانی اور قانونی طور پر بھی لازم ہے کہ وہ ان ویج ورکرز کی ویجز ان کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کریں۔ آقا دو جہاںؐ نے فرمایا تھا کہ "مزدور کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کی جائے۔" آج اگر میڈیا چوتھا ستون بنا ہے جسے ہم پاکستان کا چوتھا ستون سمجھتے ہیں وہ پاکستان کا نظریاتی محافظ بھی بن گیا ہے اور وہ institution کا محافظ بھی بن گیا ہے۔ یہ ہمارے بھائی، ہمارے کان ہیں، ہماری آنکھیں ہیں اگر ان کے ساتھ زیادتی ہوگی تو ہم اپنے خون کے آخری قطرے تک، سانسوں کے آخری لمحوں تک اپنے مزدور بھائیوں اور ورکرز کا ساتھ دیں گے۔ ہم ذاتی طور پر اور، پارٹی کے طور پر بھی ان کا ساتھ دیں گے۔ بہت مہربانی۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ ۔ جی، شاہ صاحب! میں نے ان کو کہا تھا 'سُر دے وگیا جے'۔ Same is for you.

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں آج تمام صحافی بھائیوں کو سب سے پہلے مبارکباد دیتا ہوں کہ پورے House میں متفقہ طور پر آج جب صحافی کارکنوں کے حقوق کی بات ہوئی تو تمام نے اپنے ذاتی اختلافات بھلا کر ان کا ساتھ دیا۔ یہ House بھی مبارکباد کا مستحق ہے کیونکہ اس House نے ہمیشہ

آزادی صحافت کے لئے بات کی ہے، آواز اٹھائی ہے اور میں یہاں پر محترمہ شہید کا ذکر ضرور کروں گا کہ انہوں نے freedom of speech کی جدوجہد ہے یہ میرے قائد ذوالفقار علی بھٹو نے شروع کی جس کا علم بعد میں محترمہ بے نظیر بھٹو شہید نے سنبھالا۔ آج آپ دیکھ رہے ہیں کہ صدر پاکستان جناب آصف علی زرداری نے بھی اس بات کو آگے بڑھانے کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا۔ جو تنقید ہوئی پاکستان پیپلز پارٹی پر آج تک پوری دُنیا پر کسی کا character assassination نہیں کی گئی جس طرح ہماری قیادتوں کی کی گئی ہے لیکن ہم نے آج تک صحافت پر انگلی نہیں اٹھائی بلکہ صحافیوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لئے ہمارے کارکنوں نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے اور جو الفاظ آج لاء منسٹر رانا ثناء اللہ صاحب نے یہاں پر کہے ہیں مجھے انتہائی خوشی ہوئی ہے کہ ان کی طرف سے بھی حکومت کی طرف سے جنہوں نے ہمیشہ اخباروں کے مالکان کی حمایت کی آج ان کے اندر بھی، ایک پولیٹیکل ورکر جاگا ہے اور انہوں نے آج جس انداز میں on the floor of the House کھڑے ہو کر یہ کہا میں ان کے ساتھ شانہ بشانہ رہوں گا اور صحافی کارکنوں کے حقوق کی جدوجہد کے لئے میں ہر بڑے سے بڑے مالک کے ساتھ ٹکرانے کا جذبہ رکھتا ہوں۔ پاکستان کے اندر صحافت نے جو ترقی کی ہے یا صحافت کو آج جو مقام ملا ہے وہ ان صحافی کارکنوں کی قربانیوں کا نتیجہ ہے۔ ہمیں کبھی بھی ان ساتھیوں کی قربانیوں کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے کیونکہ آج وہ وقت ہے جب ملک میں جمہوریت ہے لیکن اگر آپ تھوڑا سا پیچھے جائیں جب اس ملک پر ڈکٹیٹر مسلط تھے تو اس وقت کوئی بھی آدمی باہر نکلنے کے لئے تیار نہیں تھا۔ یہی وہ لوگ تھے، یہی وہ دانشور تھے، یہی وہ صحافی برادری تھی جنہوں نے اپنے قلم کے بل بوتے پر لکھ کر اس سوئی ہوئی قوم کو جگایا تھا۔ آج ہمیں خراج عقیدت پیش کرنا چاہئے ان تمام دانشوروں کو، ان تمام لکھنے والے لوگوں کو اور ان تمام صحافیوں کو جنہوں نے اس ملک میں جمہوریت کو فروغ دینے کے لئے جمہوریت کی بات کرنے کے لئے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے۔ بہت بہت شکریہ

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو کچھ عرض کروں۔

سیدہ ماجدہ زیدی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ! جناب اعجاز احمد خان صاحب بڑی دیر سے کھڑے ہیں، پہلے ان کی بات سن لینے دیں اس کے بعد آپ کو موقع دیا جائے گا۔

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ انتہائی قابل احترام وزیر قانون نے جب Resolution پیش کرنے سے پہلے ایک move motion کی تھی کہ Resolution پیش ہونے کے بعد اس پر discussion بھی ہو گی۔ میری بڑے ادب کے ساتھ آپ سے یہ گزارش ہے کہ اس وقت جو load shedding ہو رہی ہے وہ پنجاب کے ہر شہری کا issue ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! فیصلہ ہوا تھا کہ اس مسئلے پر بات نہیں ہو گی لہذا میں اس پر احتجاج کرتا ہوں۔

جناب اعجاز احمد خان: جناب والا! میں قائد حزب اختلاف راجہ ریاض احمد کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: رانا اعجاز احمد خان صاحب! آپ کسی بات کا تو خیال رکھا کریں۔

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! میری پوری بات تو سُن لیں۔ آپ اگر میری بات کے درمیان کوئی ruling دیں گے تو یہ زیادتی ہو گی۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف احتجاجاً اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو گئے)

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ ماحول کو خراب کرنا چاہتے ہیں؟ .I say sit down, please This is not good .This is not fair. آپ تشریف رکھیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ایہہ وعدے دی خلاف ورزی اے میری گزارش اے کہ ماحول نوں خراب نہ کرو۔ اگر رانا اعجاز احمد خان صاحب گل کرن گے تے ایہہ وعدے دی خلاف ورزی ہوئے گی۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ (قطع کلامیاں)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! Question Hour زیر التواء رکھنے، Resolution پاس ہونے کے بعد اور خاص طور پر قائد حزب اختلاف نے جو بات کی ہے کہ Resolution پر بات نہ کی جائے تو میری بھی آپ سے گزارش ہے کہ اس پر بات نہ کی جائے۔ دوسری میری گزارش یہ ہے کہ پندرہ بیس منٹ کی legislation ہے اس کو پہلے take up کر لیا جائے۔

کورم کی نشاندہی

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)
کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔
(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)
کورم پورا ہے لہذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے صحافی بھائیوں کے متعلق گزارش کرنی ہے۔

جناب سپیکر: ابھی نہیں۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

MR SPEAKER: The Punjab Government Servants Housing Foundation (Second Amendment) Bill 2012.Minister for Law.

مسودہ قانون (دوسری ترمیم) گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن پنجاب مصدرہ 2012

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I introduce:

> "The Punjab Government Servants Housing Foundation (Second Amendment) Bill 2012.

MR SPEAKER: The Punjab Government Servants Housing Foundation (Second Amendment) Bill 2012 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the

Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Services and General Administration for report within one month.

مسودات قانون

(جو دوبارہ زیر غور لائے گئے)

مسودہ قانون (ترمیم) کچی آبادیاں پنجاب مصدرہ 2012

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Katchi Abadis (Amendment) Bill 2012 (Bill No. 3 of 2012). Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move:

> "That the message of the Governor in respect of the Punjab Katchi Abadis (Amendment) Bill 2012, as passed by the Assembly on 08-03-2012 be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the message of the Governor in respect of the Punjab Katchi Abadis (Amendment) Bill 2012, as passed by the Assembly on 08-03-2012 be taken into consideration at once."

Minister for Law may move the motion for reconsideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir I move:

> "That the Punjab Katchi Abadis (Amendment) Bill 2012, as originally passed by the Assembly on 08-03-2012 and returned by the Governor under Article 116(2)(b)of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Katchi Abadis (Amendment) Bill 2012, as originally passed by the Assembly on 08-03-2012 and returned by the Governor under Article 116(2)(b)of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! I oppose it

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! I oppose it

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! I oppose it

جناب سپیکر: جی، نولاٹیا صاحب!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! یہ بل اسمبلی سے پاس ہوا تھا جسے گورنر صاحب نے revisit اور reconsideration کے لئے اسمبلی کو واپس بھیجا ہے۔ کیا ہی اچھا ہوتا جس طرح پاکستان کے اندر پارلیمنٹ میں وفاقی حکومت کسی بھی معاملے پر unanimously قانون سازی کرنے کے لئے تمام political parties جن کو House کے اندر نمائندگی حاصل ہے، کو اعتماد میں لیتی ہے۔ ملک و قوم کی بہتری اور مفاہمت کی پالیسی کے تحت ان پارٹیز پر مشتمل ایک کمیٹی بنا کر اس کے حوالے کر دیتے ہیں کہ ہر پارٹی اپنے منشور، اپنے manifesto، اپنے ورکروں اور اپنے ووٹرز کی آراء کو اکٹھا کر کے اس قوم کی بہتری کے لئے unanimously قانون سازی کرے۔ اگر یہی روّیہ صوبہ پنجاب کے اندر بھی اپنایا گیا ہوتا تو یقیناً گورنر صاحب کو یہ بل واپس بھیجنے کی ضرورت پیش نہ آتی ۔میں جناب لاء منسٹر اور ان کی وساطت سے مسلم لیگ (ن) کی قیادت کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ ہم چار سال سے جو بات بار بار کہہ رہے ہیں کہ قانون سازی unanimously ہونی چاہئے اور تمام stakeholders جو اسمبلی کے اندر نمائندگی رکھتے ہیں ان کی گفتگو سننے کے بعد قانون سازی کرنی چاہئے۔ چار سالوں کے بعد آج پہلی دفعہ مسلم لیگ (ن) کو ہماری بات سمجھ آئی ہے اور انہوں نے تین قرار دادیں unanimously پاس کرنے کے لئے بزنس ایڈوائزری کمیٹی کے اندر اتفاق رائے قائم کیا ہے۔ چاہئے کوئی اچھا کام چار سالوں کے بعد بھی کیا جائے تو میرے خیال میں یہ جمہوری روّیہ ہے اور اس کے لئے خراج تحسین پیش کیا جانا چاہئے۔

MR SPEAKER: Thank you for the appreciation

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا:اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ :

راہ پر اُن کو لگا لائے تو ہیں باتوں میں
اور کھل جائیں گے دو چار ملاقاتوں میں
تمہیں انصاف سے اے حضرتِ ناصح کہہ دو
لطف اُن باتوں میں آتا ہے کہ اِن باتوں میں

جناب سپیکر! مفاہمت کی پالیسی ہمیشہ قوموں کے لئے تعمیر، strengthen اور نوید فکر کے طور پر کام کیا کرتی ہے۔ میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ مسلم لیگ (ن) کو چار سالوں کے بعد آج ہماری بات سمجھ آئی ہے۔

معزز ممبران: بل سے relevant بات کریں۔

جناب سپیکر: میں سُن رہا ہوں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! جب یہ بات کرتے ہیں تو ہم نے کبھی بھی ان کو disturb نہیں کیا۔

جناب سپیکر: آپ amendment پر بات کریں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! یہ جو Punjab Katchi Abadis(Amendment) کی legislation کرنے چلے ہیں۔ میں اس پر اپنی بات focus کروں گا۔ اگر تو ایسا بے گھر فرد جس کی پاکستان کے اندر ایک مرلہ زمین بھی نہ ہو اور وہ سرکاری زمین پر قبضہ کر کے اس پر گھر بنا کر رہنا شروع کر دے تو میں بھی سمجھتا ہوں کہ اس کو حقوق ملکیت دینے چاہئیں اور اسے وہ زمین دے دینی چاہئے لیکن ہمارے پنجاب کے اندر لوگ جو روّیہ اپناتے ہیں وہ different ہے جتنے بھی notables یا مسلم لیگ کے ورکرز ہیں وہ ایسا کرتے ہیں کہ چند لوگوں کو یہ کہتے ہیں کہ سرکاری زمین پر دو دو کنال کی شکل میں قبضہ کر لو، ان پر چار دیواری بنا دو اور پھر غریب لوگوں کو وہ قبضہ فروخت کرتے ہیں اور وہ شہر کے adjacent کروڑوں اور اربوں روپے کی زمین ہوتی ہے پھر کچی آبادی کے اس قانون کے تحت ان کو legalize کرنے کے لئے یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ ہم غریب لوگوں اور ایسے لوگوں کو جن کے پاس گھر بنانے کے لئے، چھت بنانے کے لئے زمین نہیں ہے یہ زمین دے رہے ہیں لیکن اس بات کا زمینی حقائق کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ چھوٹے شہروں کے اندر، شہروں کے ساتھ جو adjacent سرکاری

زمینیں ہوتی ہیں قبضہ مافیا اور زمین مافیا ان پر قبضہ کرتے ہیں۔ قبضہ کرنے والے کون لوگ ہوتے ہیں، کبھی ریڑھی بان بھی سرکاری زمین پر قبضہ کر سکتا ہے، کیا فروٹ بیچنے والا مزدور بھی زمین پر قبضہ کر سکتا ہے اور کیا وہ غریب آدمی جس کو اس معاشرے میں انصاف نہیں ملتا وہ بھی قبضہ کر سکتا ہے؟ نہیں بلکہ یہ قبضہ کرنے والے کچھ اور لوگ ہوتے ہیں جنہوں نے دو دو کنال کے ساتھ ستر یا دو سو پلاٹوں پر قبضہ کیا ہوتا ہے اور وہ پلاٹ قبضے کی شکل کے اندر غریب لوگوں سے قیمتیں وصول کرتے ہیں۔ جب وہ وہاں پر گھر بنا لیتے ہیں تو دو چار یا دس بارہ سال کے بعد یہ واویلا اٹھتا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو غریب ہیں اور جنہوں نے یہاں گھر بنا لئے ہیں اس لئے ان کو legal cover دے دیا جائے، ان کو حقوق ملکیت دے دیئے جائیں اور ownership rights دے دیئے جائیں۔ ہمارے معزز وزیر قانون اور ہماری سابقہ اتحادی پارٹی مسلم لیگ (ن) نے ان ناجائز قبضہ گروپوں کی زمینوں کو legal cover دینے کے لئے یہ قانون سازی کی ہے۔

جناب سپیکر! کیا ہی اچھا ہوتا ہے کہ ہماری حکومت یہ کہتی کہ صوبائی اسمبلی کے اندر جتنی سیاسی پارٹیوں کی نمائندگی ہے ان کا ایک ایک نمائندہ بیٹھے اور وہ اس legal amendment کو شامل کرنے کے لئے اپنی اپنی آراء دیں۔

جناب سپیکر: نولاٹیا صاحب! وہ قانون تو پاس ہو گیا، اب آپ آرٹیکل۔116 کے مطابق چلیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! وزیر قانون یہ input دیں کہ رحیم یار خان، کوٹ ادو یا اٹک میں اس قانون سازی کا غریب عوام اور قبضہ گروپوں کو کیا فائدہ ہو گا؟ اگر اس معاملے پر سیر حاصل گفتگو کر لی جاتی تو یقیناً گورنر پنجاب اس کو یہاں اسمبلی میں واپس نہ بھیجتے۔ قبضہ مافیا اور encroachments کرنے والوں کو تحفظ دینے کے لئے ایسا کیا جا رہا ہے۔ دوسری افسوسناک بات یہ ہے کہ یہ قانون سازی اس لئے کی جا رہی ہے کہ ڈیڑھ سال یا ایک سال بعد جب الیکشن ہوں گے تو ان کے اندر سیاسی مہم چلانے کے لئے، election campaign چلانے کے لئے کسی ایک بستی کو کچی آبادی کے حقوق ملکیت دینے کا اعلان کیا جائے گا اور مسلم لیگ (ن) کی قیادت وہاں پر جا کر یہ کہے گی کہ ہم نے آپ کو حقوق ملکیت دے دیئے ہیں یعنی اس کو election campaign اور political tool کے طور پر استعمال کیا جائے گا۔ اگر اس حوالے سے House میں موجود تمام سیاسی پارٹیوں کی آراء کو اکٹھا کر لیا جاتا تو میرے خیال میں آج ہم کو یہ ہزیمت نہ اُٹھانا پڑتی کہ گورنر پنجاب نے اتنی بڑی تعداد

میں Bills مسلم لیگ(ن) کی حکومت کو واپس کئے ہیں کیونکہ انہوں نے کبھی بھی جمہوری طریقے سے عوام الناس اور عوامی نمائندوں کی بات کو سننا مناسب نہیں سمجھا۔ شکریہ

جناب سپیکر: آپ کا بھی بہت شکریہ

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! میں نولاٹیا صاحب کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے یہ کہوں گی کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ کچی آبادی کے نام پر یہ غریبوں کے حق پر ڈاکا مارا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ نے اس کو oppose نہیں کیا اس لئے تشریف رکھیں۔ جنہوں نے اس کو oppose کیا ہے ان کو بات کرنے دیں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! میں oppose کرنے والوں کا حصہ ہوں۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ آپ نے اس کو oppose نہیں کیا۔ سید حسن مرتضیٰ صاحب نے اس کو oppose کیا ہے۔ شاہ صاحب! آپ بات کریں لیکن آپ نے Article 116(2)(b) کے اندر رہتے ہوئے بات کرنی ہے۔ Confine yourself to Article 116(2)(b).

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! گورنر صاحب نے جو اعتراضات highlight کئے ہیں اور جو اعتراضات لگا کر Bill واپس بھیجا ہے میں اسی حوالے سے بات کروں گا۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! یہ بتائیں کہ گورنر صاحب نے کیا اعتراض لگایا ہے؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! مہربانی کر کے مجھے interrupt نہ کریں۔ میں یہ عرض کروں گا کہ اگر آپ 1992 کو دیکھیں تو اس وقت بھی پنجاب میں پاکستان مسلم(ن) کی حکومت تھی جب یہ Act پاس کیا گیا تھا اور 1985 تک کے تمام قبضوں گروپوں کو انہوں نے مالکانہ حقوق دے دیئے تھے۔ اب بھی مسلم لیگ(ن) کی حکومت میں ہی یہ عمل دوبارہ کیا جا رہا ہے۔ اب جو ناجائز قبضہ گروپ یا قبضہ مافیا ہیں ان کو قانونی تحفظ دینے کے لئے یہ قانون سازی کی جا رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ حکومت کا failure ہے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! گورنر صاحب نے اس میں کیا اعتراض لگایا ہے؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں بتاتا ہوں لیکن اگر آپ مجھے اسی طرح interrupt کرتے رہیں گے تو پھر میں کیسے بتا سکوں گا؟

جناب سپیکر: میں آپ سے پوچھ رہا ہوں کہ گورنر صاحب نے اس پر کیا اعتراض لگایا ہے؟ Just tell me.

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں نے اپنے style میں بتانا ہے۔ اب میں بعد والی چیزیں پہلے کیسے بتادوں؟ مہربانی کر کے مجھے بات کرنے دیں۔ اس طرح تو میرا سارا تسلسل ٹوٹ جاتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، اچھا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آپ یہ دیکھیں کہ مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے اپنے اس failure کو چھپانے، اس کو ایک قانونی شکل دینے اور اسے ایک قانونی تحفظ دینے کے لئے یہ قانون سازی منظور کر کے گورنر صاحب کو بھجوائی تھی اور انہوں نے اس Bill پر اعتراض لگا کر واپس کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: گورنر صاحب نے واپس کر دیا ہے تو ہم اس کو دوبارہ پاس کر کے بھیج دیں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! چونکہ آپ مجھے بات کرنے نہیں دے رہے اس لئے میں بیٹھ جاتا ہوں۔

محترمہ آمنہ الفت: کیا میں اس پر بات کر سکتی ہوں؟

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ گورنر صاحب نے اس Bill پر جو اعتراض لگا کر واپس اسمبلی کو reconsider کرنے کے لئے بھیجا ہے میرے نزدیک یہ انتہائی valid point ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! مجھے بتائیں کہ گورنر صاحب نے کیا اعتراض لگایا ہے؟

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میری عرض تو سُن لیں۔ اس Bill سے پہلے کچی آبادیوں کو مالکانہ حقوق 2006 تک دیئے گئے تھے اور اس Bill میں اس مدت کو بڑھا کر 2011 کر دی گئی ہے۔ 2011 کرنے کا مقصد کیا ہے؟ اس کے پیچھے چھپی ہوئی وہ بدنیتی ہے جس کے تحت انہوں نے سیاسی رشوت دینی ہے۔ چونکہ یہ الیکشن کا سال ہے اور انہوں نے اس کے ذریعے اپنے ووٹ خریدنے ہیں۔ یہ انتہائی valid point ہے اور ہر شخص، اسمبلی کا ہر ممبر اور میڈیا کے لوگ بخوبی سمجھ رہے ہیں کہ اسے 2011 تک کرنے کا مقصد کیا ہے؟ اگر اس پر debate کرالی جاتی اور تمام پارٹیوں کی آراء لے لی جاتیں تو یہ Bill واپس نہ آتا۔ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ 2011 سے ٹھیک ایک دن پہلے بھی اگر کسی نے سرکاری زمین پر قبضہ کر لیا ہے تو اس کو بھی مالکانہ حقوق حاصل ہو گئے کیونکہ اس Bill کی وجہ سے اس کو legal protection حاصل ہو گئی۔ حکومت میں کتنے لوگ ہوں گے جنہوں نے اس Bill کے حوالے سے information leak نہیں کی ہو گی؟

(اذانِ مغرب)

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میں عرض کر رہی تھی کہ جس وقت یہ Bill بن رہا ہوگا یا یہ amendmentsلائی جارہی ہوں گی تو اس وقت کتنے ہی لوگ ہوں گے کہ جنہیں مطلع کر دیا گیا ہوگا یا جنہیں یہ خبر پہنچ چکی ہوگی کہ اس Bill میں یہ amendmentلائی جارہی ہے کہ 2011 تک کی کچی آبادیوں کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں گے۔اس Billکے آجانے کے بعد کتنے ہی قبضہ گروپ ہوں گے جو متحرک ہو گئے ہوں گے۔آپ اور ہم سب بھی اس بات کو اچھے طریقے سے سمجھتے ہیں۔یہی طریقے ہوتے ہیں کہ جن کے ذریعے قبضہ گروپوں کو legal coverدے کر مواقع فراہم کئے جاتے ہیں اور اس طرح سے یہ سیاسی رشوت دی جاتی ہے۔اگر اس معاملہ کو discussکر لیا جاتا تو میں آپ کو بتاتی کہ کچی آبادیوں کے مالکانہ حقوق کے حوالہ سے دو طرح کے لوگ ہیں۔ایک تو واقعی genuineلوگ ہیں جو عرصہ دراز سے اُن جگہوں پر بیٹھے ہوئے ہیں جن کے پاس فقط ایک ایک یا دو دو مرلہ جگہ ہے اور وہ وہاں پر سالہا سال سے بیٹھے ہوئے ہیں۔اب اتنی awarenessہے کہ ایک فٹ زمین کی valueکیا ہے اور اسی وجہ سے کوئی کسی کو کہیں پر بھی ایک منٹ سے زیادہ نہیں بیٹھنے دیتا۔ایک تو وہ genuineلوگ تھے جنہیں مالکانہ حقوق دیئے گئے کیونکہ اُن کی ہسٹری سامنے تھی اور وہ سالہا سال سے بیٹھے ہوئے تھے۔دوسرے وہ لوگ تھے جو 2006 سے 2011 کے درمیان سرکاری زمینوں پر قبضہ کر کے بیٹھے۔ کیا وہ لوگ کسی کی اجازت سے بیٹھے کہ 2006 کے بعد حکومت کو یہ Bill پاس کرنا پڑ گیا کہ ان کو بھی مالکانہ حقوق دیئے جائیں؟ یہ مجبور اور بے بس لوگوں کا اتنا بڑا گروپ کہاں سے آگیا کہ جس کے لئے حکومت کے دل میں اتنا جذبہ پیدا ہو گیا؟ ایک طرف تو ہماری حکومت encroachments کو روکنے کے لئے غریب ریڑھی بانوں کی ریڑھیاں اُلٹا دیتی ہے، کارپوریشن والے اُن کی ریڑھیاں اُٹھا کر لے جاتے ہیں،اُن کے کاروبار بند کر دیئے جاتے ہیں اور اُن پر رتی برابر بھی ترس نہیں کھایا جاتا کہ ان کا یہ روزگار ہے جبکہ دوسری طرف اتنی فیاضی اور اتنی کشادہ دلی کا مظاہرہ کیا جارہا ہے۔یہ شق اُس چھپی ہوئی سیاسی رشوت اور بدنیتی کو exposeکر رہی ہے۔میری humble requestہے کہ اگر یہ سیاسی رشوتیں دینے کے یہ طریق کار اسی طرح سے introduceکرائے گئے اور آج بھی اسے بے اصولی کی نذر کر دیا گیا تو آنے والے وقتوں کی حکومتوں کو بے اصولیاں کرنے سے آپ کیسے روک سکیں گے؟ سب سے پہلے آپ اپنے آپ کو قابل مثال بنائیں، تب کسی دوسرے پر اُنگلی اُٹھائیں۔اگر وزیر قانون اس طرح کے چور

راستے قبضہ گروپوں کو مہیا کرنے والی protection کا دروازہ آج خود بند کر دیں گے تو تاریخ میں ان کا نام اچھے الفاظ میں لکھا جائے گا ورنہ یہ آنے والے لوگوں کو نہیں روک سکیں گے اور یہ کسی بھی بے اصولی کو نہیں روک سکیں گے۔ خدا اور اُس کے رسول کے لئے ان راستوں کو بند کرنے کا سلسلہ آج شروع کر دیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں صرف یہی کہنا چاہوں گا کہ مجھے افسوس ہے کہ معزز ممبران نے جو گفتگو فرمائی ہے اس گفتگو کا گورنر صاحب کے message سے دُور دُور تک کوئی تعلق نہیں ہے۔ جب مالکانہ حقوق دیئے جاتے ہیں تو ہمیشہ اُن کے مالکانہ حقوق کی date کو update کیا جاتا ہے۔ ابھی تک ایسی کچی آبادیاں موجود ہیں جنہیں 1985 میں کچی آبادیاں declare کیا گیا، اُن کے سروے ہوئے لیکن کبھی ایک محکمہ کا این او سی، کبھی دوسرے محکمہ کا این او سی available نہ ہونے کی وجہ سے ابھی تک اُن لوگوں کو مالکانہ حقوق نہیں ملے اس لئے ہر مرتبہ اُس کو update کیا جاتا ہے تبھی یہ بات 1985 سے لے کر 2006 تک پہنچی اور اب 2006 سے 2011 کیا جا رہا ہے۔ 2006 میں بھی تو کسی نے اس date کو update کیا تھا تو پھر اُس نے اس سے کیا سیاسی مفاد حاصل کر لیا؟ اس طرح سے سیاسی مفاد حاصل نہیں ہوتے بلکہ تین مرلے اور پانچ مرلے پر بیٹھے ہوئے لوگوں کا یہ حق ہے کہ اُن کو فی الفور مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔ گورنر صاحب نے صرف یہ اعتراض کیا ہے کہ اگر یہ زمین دے دی جائے گی تو حکومت کو اربوں روپے کا نقصان ہو گا حالانکہ وہ لوگ پہلے ہی وہاں پر بیٹھے ہیں اس لئے اُن کو مالکانہ حقوق دینے کے لئے حکومت جو deed بنا کر دے گی اُس سے رجسٹریشن کی فیس کی صورت میں کچھ نہ کچھ حاصل تو ہو گا لیکن کوئی چیز حکومت کے نقصان میں جانے والی نہیں ہے۔ شکریہ

MR SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

> "That the Punjab Katchi Abadis (Amendment) Bill 2012, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2) (b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Since the motion for reconsideration of the Bill has been carried and no specific amendment has been proposed in any clause of the Bill, Minister for Law may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Punjab Katchi Abadis (Amendment) Bill 2012, as originally passed by the Assembly, be passed again."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Katchi Abadis (Amendment) Bill 2012, as originally passed by the Assembly, be passed again."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Katchi Abadis (Amendment) Bill 2012, as originally passed by the Assembly, be passed again."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب مصدرہ 2012

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Local Government (Second Amendment) Bill 2012. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the message of the Governor in respect of the Punjab Local Government (Second Amendment) Bill 2012, as passed by the Assembly on 07-03-2012, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the message of the Governor in respect of the Punjab Local Government (Second Amendment) Bill

2012, as passed by the Assembly on 07-03-2012, be taken into consideration at once."

Minister for Law may move the motion for reconsideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Punjab Local Government (Second Amendment) Bill 2012, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Local Government (Second Amendment) Bill 2012, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

CH. EHSAN-UL-HAQ AHSAN NOLATIA: I oppose it sir.

MRS AMNA ULFAT: Mr. Speaker! I also oppose it.

جناب سپیکر: جی،نولاٹیا صاحب!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! ہمیں اپنے جمہوری رویوں پہ غوروخوض کرنا چاہئے۔ کسی فرد کا کوئی عمل غلط ہوتا ہے یا ٹھیک ہوتا ہے۔ ایک ڈکٹیٹر اگر کوئی جمہوری کام کر جائے تو ظاہر ہے کہ اُس کے اُس جمہوری کام کو تو appreciate کیا جانا چاہئے لیکن اُس کے ڈکٹیٹر ہونے کو کبھی بھی appreciate نہیں کیا جانا چاہئے۔ اسی طرح اگر کوئی جمہوری پارٹی عوام الناس کے ووٹ لے کر منتخب ہو جائے لیکن وہ جمہوری پارٹی آمرانہ روش پر چل پڑے تو اُس کے جمہوری روّیے کو تو آمرانہ روّیہ کہا جانا چاہئے لیکن اُس جمہوری پارٹی کے منتخب ہونے کے روّیے کو جمہوری روّیہ ضرور کہا جانا چاہئے۔

جناب سپیکر! جرمنی کا ڈکٹیٹر ہٹلر بھی عوام کے ووٹ لے کر آیا تھا لیکن تاریخ نے اس کو کبھی بھی جمہوری فرد یا جمہوری لیڈر کے طور پر نہیں لکھا بلکہ آج بھی جرمنی کے عوام اُس کی یاد میں اُس کے پتلے جلاتی ہے۔اس کے اقدامات کو کسی نے تاریخ کے اندر کبھی جمہوری نہیں لکھا۔

جناب سپیکر! کہنے کو گزشتہ دس سالوں میں جو حکومت تھی جس کو ہم آمرانہ حکومت کہتے ہیں لیکن انہوں نے جو لوکل گورنمنٹ آرڈیننس دیا تھا اس آرڈیننس کے ان حصوں کو جو جمہوری تھے تو ان کے اس جمہوری روّیے کی میں اُس وقت بھی تعریف کرتا تھا اور آج بھی ان کے صرف اُس جمہوری روّیے کی تعریف کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! ہماری اس منتخب حکومت نے گزشتہ چار سالوں میں لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کا حلیہ بگاڑنے کے لئے جو آمرانہ ترامیم کی ہیں میں ان کا تذکرہ کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔آپ جب بار بار ترامیم کر کے بلدیاتی انتخابات سے فرار کا راستہ اختیار کرتے ہیں تو علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر بڑا اچھا شعر کہا ہے کہ:

گریز کشمکش زندگی سے مردوں کی
اگر شکست نہیں ہے تو اور کیا ہے شکست

جناب سپیکر! جنگ کے اندر دست و گریبان ہو کر ہار جانے کو علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ شکست نہیں کہتے ہاں البتہ میدان کے اندر جانے سے گریز کرنے کو شکست کہتے ہیں۔ہماری اس جمہوری حکومت نے لوکل گورنمنٹ کے انتخابات کو بار بار delay اور گریز کر کے اپنی بزدلی کا ثبوت دیا ہے۔ہم جب یہ بات کرتے ہیں تو معزز لاء منسٹر کہتے ہیں کہ باقی صوبے بھی انتخابات نہیں کرا رہے۔یہ عجیب مذاق ہے کہ جس طرح یہاں پر پارلیمانی لیڈر چودھری ظہیر الدین صاحب نے ایک مثال دی تھی کہ ایک آدمی نے اپنے بیٹے سے پوچھا کہ تمھارا نتیجہ کیا آیا ہے تو اس نے کہا کہ فیقے کا پُتر بھی فیل ہو گیا ہے۔یہاں سندھ، بلوچستان یا خیبر پختون خواہ حکومت کی مثالیں دینا مناسب نہیں ہے۔ہمیں پنجاب کے عوام نے منتخب کیا ہے۔

جناب سپیکر: کیا ان کا آئین مختلف ہے؟

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! ایسی بات نہیں ہے لیکن میں پنجاب کے عوام کا نمائندہ ہوں اگر ہماری حکومت غلط کرے گی تو میرا حق ہے کہ میں کہوں کہ آپ غلط کر رہے ہیں ہاں البتہ اگر سندھ حکومت غلط کرتی ہے تو وہاں کی اپوزیشن کو حق ہے کہ وہ اس حکومت سے کہے کہ آپ غلط کر

رہے ہیں۔ یہ دلیل دینا کہ فلاں صوبے چونکہ یہ کام نہیں کر رہے اس لئے ہم بھی نہیں کریں گے یہ غلط ہے۔

جناب سپیکر! اس آمر نے یہ کہا تھا کہ بلدیاتی انتخابات ہوں گے اور ضلع ناظم بلدیاتی ادارے کا سربراہ ہو گا۔ ہم نے ضلع ناظم کے اختیارات ضلع کے ایڈمنسٹریٹر کو دے دیئے، ٹاؤن ناظم کے اختیارات ٹاؤن کے ایڈمنسٹریٹر کو دے دیئے اور اربوں روپے کا بجٹ غیر منتخب لوگوں کے حوالے کر دیا جو صرف وزیر اعلیٰ پنجاب کو جوابدہ ہیں۔ وہ اس ضلع کے عوام کو کسی بھی صورت جوابدہ نہیں ہیں۔ یہ پھر لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے اندر ایک ترمیم لائے ہیں کہ internal audit کون کرے گا تو بجائے اس کے یہ کہتے کہ عوام کے منتخب نمائندے۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا گورنر کے message سے کیا تعلق ہے؟

جناب سپیکر: اگر گورنر صاحب نے اس میں کوئی ترمیم دی ہے تو آپ اس کے متعلق بات کریں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! لوکل گورنمنٹ آرڈیننس زیر بحث ہے۔ یہ ساری اسی کی باتیں ہیں نہ کہ لیلیٰ مجنوں کے قصے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! A-179 میں جو (a)5 کا اضافہ کیا گیا ہے جس کے تحت یونین کونسل یا جو نئی تحصیلیں بنائی گئی ہیں ان کی boundaries کے تعین کا اختیار گورنمنٹ کو دیا گیا ہے۔ یہ صرف اس کے اوپر بات کریں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں پہلے ان کے چار سالوں کے جمہوری کرتوت بتاتا ہوں کہ انہوں نے لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے ساتھ کیا کیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ تو ہر روز اسے repeat کرتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! انہوں نے message of the Governor پر بات کرنی ہے اگر کرتوتوں پر بات کرنی ہے تو ان کے کالے کرتوتوں پر آٹھ سال بات ہو سکتی ہے۔ انہوں نے تو message of the Governor پر بات کرنی ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! انہوں نے internal audit کا اختیار جو اس لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے اندر منتخب ناظمین کی ایک کمیٹی کے پاس تھا وہ اختیار ان سے چھین کر انہوں نے سرکاری ملازمین کے حوالے کر دیا۔ آپ مجھے بتائیں کہ یہ کون سا جمہوری روّیہ ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ بتائیں کہ اس کا message میں کہاں ذکر ہے؟

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! یہ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! لوکل گورنمنٹ آرڈیننس پر بحث نہیں ہو سکتی۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں ایک ایک لائن کا تذکرہ کروں گا۔

جناب سپیکر: آپ relevant رہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اگر کوئی ممبر irrelevant بات کرے تو آپ اس کو روک سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، نولاٹیا صاحب!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! کاش ان کے اندر بات سننے کا حوصلہ ہو کہ انہوں نے جو جمہوری کرتوت کئے ہیں جن کو یہ نام نہاد جمہوری کرتوت کہتے ہیں۔ یہ مجھے ایک لائن میں بھی تذکرہ کرنے نہیں دیتے۔

جناب سپیکر! اس آمر نے کہا تھا کہ D.C.O اور D.P.O کی A.C.R عوام کا منتخب ناظم لکھے گا اور یہ کہتے ہیں کہ وزیر اعلیٰ جس افسر کو مقرر کریں گے وہ A.C.R لکھے گا۔ اس آمر نے یہ کہا تھا کہ D.C.O کی تقرری کے لئے بیسویں گریڈ کا افسر ہوگا اور یہ کہتے ہیں کہ وزیر اعلیٰ جو چاہے گا وہ ہوگا چاہے وہ پہلے گریڈ کا ہو، بیسویں گریڈ کا ہو یا بائیسویں گریڈ کا ہو۔

جناب سپیکر! رانا صاحب بلدیاتی انتخابات سے فرار حاصل کرنے کے بعد جب بھی بلدیاتی انتخابات کرائے جائیں گے اس وقت کے لئے یونین کونسلوں، تحصیل کونسلوں اور ٹاؤن کونسلوں کی حلقہ بندی کا اختیار چاہتے ہیں۔ یہ چاہتے ہیں کہ اختیار حکومت کو دیا جائے تاکہ وہ ان کی حدود کا تعین کرے۔

میں معزز وزیر قانون کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ اتفاق سے یہی وہ جگہ تھی جہاں پر کھڑے ہو کر انہوں نے یہ بات کہی تھی کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ یہ بات ہزار دفعہ کہہ چکے ہیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! کیا آپ boundaries پر بھی بات نہیں کرنے دیں گے ؟ میں boundaries کی بات کر رہا ہوں۔ میں یہ حوالہ دے رہا ہوں کہ یہاں کھڑے ہو کر لاء منسٹر صاحب نے کیا کہا تھا۔ آپ مجھے بتائیں کہ وہ کون سا قانون ہے جو مجھے یہ بات کرنے کی اجازت نہیں دیتا؟ جب اس آمر نے حلقہ بندی کی تھی۔۔۔

جناب سپیکر: جن اچھی قوموں نے آگے بڑھنا ہوتا ہے وہ ماضی کو بُھول کر مستقبل کے لئے اچھی سوچ رکھتی ہیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! کاش ایک گھنٹہ پہلے انہوں نے بھی تذکرہ نہ کیا ہوتا کہ آمر نے صحافیوں کے ساتھ کیا کیا تھا۔ اچھی قومیں تاریخ کو repeat کرتی ہیں، تذکرہ کرتی ہیں، یاد رکھتی ہیں اور اسے پڑھتی ہیں۔ میں وزیر قانون صاحب کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ اسی جگہ پر کھڑے ہو کر انہوں نے یہ کہا تھا کہ حلقہ بندی کا اختیار جب آپ executive کو دیں گے تو وہ من مرضی سے یونین کونسلوں، تحصیل وٹاؤن کونسلوں کی حلقہ بندی کریں گے اور انتخابات کے نتائج پر اثر انداز ہوں گے۔

جناب سپیکر: نولاٹیا صاحب! relevant رہیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! کاش ان کو اپنی کی ہوئی بات آج یاد ہوتی اور وہ یہ کہتے۔۔۔

جناب سپیکر: نولاٹیا صاحب! اب آپ ختم کریں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! کیا آپ میرا بولنے کا حق چھین سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: میں اس کی حد تک آپ کو روک سکتا ہوں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! آپ مجھے interrupt کیوں کرتے ہیں؟

جناب سپیکر: یہ نہیں ہونا چاہئے کہ آپ لیلیٰ مجنوں کی کہانی شروع کر دیں۔ This is not good

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں specifically boundaries کی بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ relevant بات کریں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب اتنے اہم نہیں کہ جن کے لئے اس House کی روایات کی قربانی دی جائے۔

جناب سپیکر: کس بات کی قربانی؟

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! آپ مجھے کیوں interrupt کرتے ہیں۔ آپ مجھے بات تو کرنے دیں۔

جناب سپیکر: میں آپ کو relevant کرنا چاہتا ہوں اور آپ کو relevant ہونا پڑے گا۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں boundaries پر بات کرتا ہوں۔ مجھے وہ بات یاد آتی ہے کہ جب لاء منسٹر صاحب نے یہ کہا کہ حلقہ بندی کرنے کے لئے executive کو اگر اختیار دے دیا جائے تو وہ اس وقت کے حکمرانوں کے کہنے پر، ان حکمرانوں کی پسند و ناپسند پر حلقہ بندی کریں گے جن کی قانون اور اصول کے اندر کوئی جگہ موجود نہیں ہوگی اور حکمران بلدیاتی الیکشن پر حلقہ بندی کرنے میں اثرانداز ہوں گے۔ آج میں یہ بات بھی یاد دلانا چاہتا ہوں کہ جب ہمارے معزز لاء منسٹر نے یہیں پر کھڑے ہو کر یہ کہا تھا کہ حلقہ بندی کرنے کا اختیار عدلیہ کو دیا جائے، الیکشن کمیشن کو دیا جائے یا اپوزیشن کے نمائندوں کو اُس میں شامل کیا جائے۔ اگر وفاقی حکومت مفاہمت کے تحت الیکشن کمیشن کے تقرر، صوبوں اور مرکز میں حکومتیں قائم کرنے کے سلسلے میں انتخابات کرانے کی بابت عبوری setup کے لئے ایسی کمیٹی بنادے جس میں اپوزیشن کے ممبران موجود ہیں جن کی رائے کے مطابق الیکشن کمیشن کے ممبران اور اُس کے چیئرمین کا تقرر کیا جائے۔ اگر پاکستان پیپلز پارٹی کے اندر حوصلہ موجود ہے کہ وہ تمام اُن نمائندوں کو جو اپوزیشن کو lead کرتے ہیں کی آراء کو مدنظر رکھ کر ایسا setup بنانے کے لئے تیار ہو سکتے ہیں تو ہمارے لاء منسٹر اور مسلم لیگ (ن) کے اندر بھی یہ دل اور حوصلہ ہونا چاہئے کہ حلقہ بندی کا تعین کرنے کے لئے اپوزیشن کے نمائندوں کو شامل کیا جائے۔ عدلیہ یہ حلقہ بندی یا الیکشن کمیشن سے کرائی جائے۔ گورنر صاحب کا message یہ ہے کہ اگر صحیح جمہوری روایات کو زندہ کرنا چاہتے ہیں تو حلقہ

بندی میں کسی ایک حکومت کی پسند و ناپسند کی بجائے عدلیہ، الیکشن کمیشن اور اپوزیشن کے نمائندوں کی آراء کو شامل کیا جانا چاہئے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، محترمہ آمنہ الفت صاحبہ! آپ نے relevant رہنا ہے ورنہ پھر آپ نے کہنا ہے کہ interrupt کرتے ہیں۔ میں irrelevant بات کی آپ کو اجازت نہیں دوں گا۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میں پہلے بھی relevant نہیں تھی تو مجھے آپ بتا دیجئے۔ اگر میں relevant نہیں ہوں گی تو میرے ساتھ بھی یہی سلوک ہوگا۔ بات تاریخ کی ہو رہی تھی تو عقل مند ترقی یافتہ اقوام تاریخی واقعات سے تجربات حاصل کر کے آگے کی طرف چلتی ہیں نہ کہ اس amendment کی طرح چلتی ہیں۔ پہلے ایک اچھی شق تھی جس کو بدنیتی پر مبنی ایک ہی فیصلے سے تبدیل کر دیا گیا۔ پہلے Bill میں جو شق شامل تھی وہ میں آپ کے سامنے پڑھ دیتی ہوں۔ The Punjab Local Government Ordinance, 2001 میں ہے کہ:

> The Government may, subject to previous publication, notify the change in the boundaries of the Unions, Tehsils or Towns:
>
> Provided that such change shall come into force on the announcement of the next Local Government Elections.

یہ پہلے تھا اور اب آپ خود فیصلہ کر لیں کہ اس کی بنیاد بدنیتی پر ہی رکھی گئی ہے یا نہیں؟ گورنر صاحب نے اس پر message دیا ہے اور مسودہ قانون (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب مصدرہ 2012 میں 5(a) میں لکھا گیا ہے کہ:

> 5(a) The Government may, subject to previous publication and by notification in the official Gazette, change the boundaries of a Union, Tehsil or Town and such change shall take effect from the date of the notification.

جناب سپیکر! حلقہ بندیاں تبدیل کرنے کا اختیار ایک notification کے ذریعے ایک دن پہلے دے دیا گیا ہے۔ آپ مجھے بتا دیجئے کہ کیا یہ بدنیتی پر مبنی نہیں ہے؟ سب سے بڑی گواہ آج کے کئے ہوئے فیصلوں کی یہ تاریخ ہوگی اور یہی میڈیا ہوگا جس کے حق میں آپ نے قرار دادیں پڑھی ہیں۔ کتنی

بڑی ناانصافی ہے کہ ایک notification کے ذریعے یہ اختیار دے دیا گیا ہے کہ آپ جب چاہیں حلقہ بندیوں کو تبدیل کر لیں۔ الیکشن حلقہ بندیوں پر ہوتا ہے اور اُس کی تیاری بھی حلقہ بندی سے ہوتی ہے مگر اس تبدیلی کے بعد حلقہ بندی کو جب چاہیں آپ تتر بتر کر دیں۔ انتہائی relevant point اور objection گورنر صاحب کی طرف سے آیا ہے۔ ہم بھی کہتے رہے اور آپ بھی اس چیز کو سمجھتے ہیں لیکن وزیر قانون صاحب نے تو کہنا ہے کہ "میں نہیں مانتا"اب مجھے یہ بھی پتا ہے کہ اس کے بعد وہ ہمیں کیا کہیں گے ؟

جناب سپیکر: صرف وزیر قانون کی بات نہیں ہے۔ ہم پورے House سے پوچھتے ہیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میڈیا کو بھی معلوم ہے کہ وہ اس کے جواب میں کیا کہیں گے ؟ جب ان کو کچھ بھی سمجھ میں نہیں آئے گا تو پھر ایک جگت لگائیں گے اور ہنسی میں اڑا کر رکھ دیں گے۔ اگر یہی وتیرہ اس ایوان کا رہا کہ حقائق اور اصل تکلیف دہ باتوں کو قبول کرنے کی بجائے ہنسی اور مذاق میں اڑا دیا جائے تو پھر بہتری ہو گئی۔ یہ سیدھی سیدھی باتیں ہیں، کوئی سمجھ میں نہ آنے والی نہیں ہیں۔ آپ سب لوگ الیکشن لڑ کر آئے ہیں اور آپ کو معلوم ہے کہ حلقہ بندی کی کیا حیثیت ہے مگر اس کو ایک notification کے ذریعے کس طرح راتوں رات تبدیل کیا جائے گا جس سے کیا مطلوبہ نتائج حاصل کئے جائیں گے یہ آپ سب لوگ خود سمجھتے ہیں اور مجھے زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے ؟

جناب سپیکر: آپ کا بہت شکریہ

کورم کی نشاندہی

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! کورم پورا نہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

مسودہ قانون (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب مصدرہ 2012
(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں یہی گزارش کرنا چاہوں گا کہ میرے معزز ممبران تو الیکشن میں پڑے ہوئے ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ یہ الیکشن کی حلقہ بندی ہو رہی ہے حالانکہ الیکشن کی حلقہ بندی سیکشن 112(2) کے تحت ہوتی ہے اور یہ ان تحصیلوں کے لئے ہے جو نئی تحصیلیں بنی ہیں۔اس کا اس معاملے سے کوئی تعلق ہے اور نہ ہی message میں یہ بات ہے۔

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

> "That the message of the Governor in respect of the Punjab Local Government (Second Amendment) Bill 2012, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116 (2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Since the motion for reconsideration of the Bill has been carried and no specific amendment has been proposed in any clause of the Bill, Minister for Law may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

> "That the Punjab Local Government (Second Amendment) Bill 2012, as originally passed by the Assembly, be passed again."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Local Government (Second Amendment) Bill 2012, as originally passed by the Assembly, be passed again."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Local Government (Second Amendment) Bill 2012, as originally passed by the Assembly, be passed again."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون (ترمیم) تحفظ ماحولیات پنجاب مصدرہ 2011

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Environment Protection (Amendment) Bill 2011 (Bill No. 56 of 2011) Minister for Law may move the motion for consideration of the message of the Governor.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the message of the Governor in respect of the Punjab Environmental Protection (Amendment) Bill 2011, as passed by the Assembly on 07-03-2012, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the message of the Governor in respect of the Punjab Environmental Protection (Amendment) Bill 2011, as passed by the Assembly on 07-03-2012, be taken into consideration at once."

Minister for Law may move the motion for reconsideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Punjab Environment Protection (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116 (2)(b) of the

Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

CH. EHSAN-UL-HAQ AHSAN NOLATIA: I oppose it.

MR SPEAKER: Not yet please. I shall repeat and then you can oppose it.

The motion moved is:

"That the Punjab Environment Protection (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116 (2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

CH. EHSAN-UL-HAQ AHSAN NOLATIA: I oppose it.

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: شکریہ۔ جناب سپیکر! یہاں بھی وہی جمہوری روّیے ہیں۔ جب اٹھارہویں اور انیسویں ترامیم پاس ہوئیں تو تاریخ میں دوسری بار ایسا ہوا ہے کہ 100 فیصد پارلیمنٹ کے نمائندوں نے اٹھارہویں اور انیسویں ترامیم پر دستخط کئے ہیں۔ یہ سنہری موقع ایک دفعہ 1973 میں آیا تھا اور محض اتفاق سمجھ لیں کہ جب بھی یہ سنہری موقع پوری قوم کو unanimous کرنے کا ملا ہے تو یہ اعزاز پاکستان پیپلز پارٹی کو ملا ہے حالانکہ تیرھویں اور چودھویں ترامیم بھی ہوئیں تھیں۔ پاکستان پیپلز پارٹی کو جب بھی mandate ملا، اس وقت اسے دو تہائی اکثریت بھی حاصل نہ تھی لیکن اس کے باوجود یہ دونوں بڑے کام۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق): شکریہ۔ جناب سپیکر! موصوف غیر متعلقہ بات کر رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر:اخلاق صاحب!میں سُن رہاہوں یاآپ سُن رہے ہیں؟Nobody is allowed to do like thisجی،نولاٹیاصاحب!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر!پوری قوم کو متفق کر کے Provincial Autonomy Financial Awardاور چھوٹے صوبوں کو زیادہ سے زیادہ فنڈز دینے کاunanimous معاملہ جب بھی طے ہوا تو اس کا اعزاز الحمد للہ پیپلز پارٹی کو جاتا ہے۔1973ہو یا11−2010یہ اعزاز پاکستان پیپلز پارٹی کو حاصل ہوا ہے اور وہ نام نہاد جمہوری پارٹیاں۔۔۔

جناب سپیکر:نولاٹیاصاحب!آپrelevantرہیں تاکہ میں بھی آسانی سے سن سکوں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا:جناب سپیکر!انیسویں ترمیم کی بات کی ہے۔

MR SPEAKER: What he wrote in it

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا:جناب سپیکر!اٹھارہویں اور انیسویں ترامیم پر میں نے بات کی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب محمد اخلاق):جناب سپیکر!میں نے بھی پہلے یہی بات کی ہے۔

جناب سپیکر:اخلاق صاحب!بڑے افسوس کی بات ہے۔پہلے انہیں بات کرنے دیں کیونکہ میں ان کے ساتھ بات کر رہاہوں۔جی،نولاٹیاصاحب!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا:جناب سپیکر!اگر مسلم لیگ کو65سالہ تاریخ میںunanimous legislationنصیب نہیں ہو سکی تو اس میں میرا قصور نہیں۔ان کو تو دو تہائی اکثریت بھی ملی تھی لیکن پاکستان پیپلز پارٹی نے جب بھی unanimously legislation کی ہے انہوں نے باقی لوگوں کی آراء کو شامل کر کے legislation کی ہے۔جب سے 18th and 19th Amendmentsہوئی ہیں تو ہماری صوبائی حکومت یہ سمجھتی ہے کہ Environment Protection Legislation پر صوبہ پنجاب کا حق ہے حالانکہ 18th and 19th Amendmentsکے بعد اسamendment کے تحت Implementation Commission کا تقرر ہوا ہے اورImplementation Commissionکے اندر مسلم لیگ(ن) کی نمائندگی بھی موجود ہے دو تاریخوں کو مختلفlegislations بھیجی گئیں کہ فلاں فلاںsubjectصوبہ کے پاس اور فلاں فلاںsubjectوفاق کے پاس رہے گا۔اگر

معزز لاء منسٹر صاحب تک یہ خبر نہ پہنچی ہو تو میں انہیں بتادیتا ہوں کہ صفحہ نمبر16 کو revisit کر لیں اور اس کو پڑھ لیں ۔ اس پر اسلام آباد کی 29۔جون 2011 کی date ہے اس میں Ministry of Environment صوبوں کو devolve کی گئی ہے اور subjects لکھ دیئے گئے ہیں کہ فلاں فلاں subjects مرکز کے پاس ہوں گے اور فلاں فلاں subjects صوبوں کو devolve کر دیئے گئے ہیں۔ معزز لاء منسٹر صاحب یہ Second entry note فرمالیں۔ Second entry میں لکھا ہوا ہے کہ:

> Environmental Pollution, Ecology, Forestry, Wildlife, Biodiversity, Climate change and Desertification.

جناب سپیکر! اس کے آگے لکھا ہوا ہے کہ:

> Assumed to the Planning Development Division

تو یہ Federal Government کی ہے اور Provincial Government کی نہیں ہے۔ معزز گورنر صاحب نے اس پر جو اعتراضات لگائے ہیں اس میں انہوں نے صفحہ نمبر9 پر یہ سارے items دیئے ہیں کہ Environment Protection کے یہ items مرکز کے پاس رہیں گے اور یہ صوبوں کے پاس devolve نہیں ہو سکتے۔ اس میں Entry No.1 ہے کہ:

> National policy plans, strategies and programmes regarding Environment pollution Ecology, Forestry, Wildlife, Biodiversity, Climate change and Desertification.

یہ بھی وہی بات ہے کہ:

> Assumed to the Planning Development Division.

جناب سپیکر! Entry No: 5 میں ہے کہ:

> Secretariat of Pakistan Environment of Protection Council and established under the Pakistan Protection Act 1976.

یہ بھی انہوں نے IPC کے تحت یعنی Inter Provincial Committee کے حوالے کیا ہے۔

جناب سپیکر! Entry No. 6 میں ہے کہ:

> Pakistan Environmental Planning and Architectural Consultant Limited

اس کو بھی انہوں نے Planning Division کے حوالے کیا ہے۔

جناب سپیکر! دوسری ایک فہرست میرے پاس موجود ہے کہ Global Environmental Impact Study Centre Islamabad بھی وفاق کو دیا گیا ہے، National Council for Conservation of Wildlife in Pakistan. اور پھر Pakistan Environmental Protection Agency بھی وفاق کو دیا گیا ہے۔ اگر معزز لاء منسٹر صاحب یہ سمجھتے ہیں کہ اس بات پر تنازعہ موجود ہے کہ یہ وفاقی حکومت کے پاس رہے گا یا صوبائی حکومت اس پر legislation کرے گی تو اس کے proper طریق کار کی Constitution کے Article 270AA کے اندر وضاحت کر دی گئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ ایک Implementation Commission مقرر کیا جائے گا اور وہ فیصلہ کرے گا کہ کون سا subject devolve ہوگا اور کون سا subject وفاق کے پاس رہے گا۔

جناب سپیکر! مسلم لیگ (ن) کے ممبران پارلیمنٹ Implementation Commission کا حصہ ہیں، یہ جو Implementation Commission کے فیصلے ہوئے ہیں ان کے اندر وہ موجود تھے اور ان کی موجودگی میں یہ فیصلہ ہوا ہے۔ اگر اپنے ممبران کے کئے ہوئے فیصلوں پر بھی ان کو اعتماد نہیں ہے تو میں معزز لاء منسٹر صاحب کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ ذرا Constitution of Islamic Republic of Pakistan کے آرٹیکل 143 کو ملاحظہ فرمالیں۔ اس کے اندر لکھا ہوا ہے کہ:

> 143. If any provision of an Act of a Provincial Assembly is repugnant to any provision of an Act of Majlis-e-Shoora (Parliament) which Majlis-e-Shoora (Parliament) is competent to enact, then the Act of Majlis-e-Shoora (Parliament), whether passed before or after the Act of the Provincial Assembly, shall prevail and the Act of the Provincial Assembly shall, to the extent of the repugnancy, be void.

جناب سپیکر! صوبوں کے enactment کرنے کے بعد بھی اگر پارلیمنٹ enactment کر لیتی ہے تو پارلیمنٹ کے پاس یہ اختیار رہے گا یعنی Law کے اندر shall کا word substantial استعمال ہوا ہے اور یہ mandatory ہے جبکہ may کے اندر گنجائش ہوتی ہے۔ اس میں یہ لکھا گیا ہے کہ:

Shall prevail and the Act of the Provincial Assembly, shall to the extent of the repugnancy be void.

کاش!معزز لاء منسٹر نے اپنی ضد چھوڑی ہوتی اور Implementation Commission جس کے اندر ان کے اپنے نمائندے موجود ہیں ان کی بات کو obey کیا ہوتا۔ کاش! انہوں نے Constitution کے آرٹیکل 143 کو obey کیا ہوتا تو آج ان کو یہ ہزیمت نہ اُٹھانا پڑتی اور گورنر صاحب یہ Bill ان کے سمجھنے کی کمی کی وجہ سے واپس نہ کرتے۔

جناب سپیکر! ہمیشہ پارلیمنٹ یا قانون ساز اسمبلی جس قانون کو پاس کرتی ہے وہی اسمبلی اسی قانون کے اندر ترامیم کر سکتی ہے۔ اگر کوئی سندھ کے اندر enactment ہو تو آپ صرف لفظ سندھ کو change کر کے پنجاب لکھ کر اس کی legislation نہیں کر سکتے۔ جیسے شراب کی بوتل پر [****] لکھ دینے سے وہ حلال نہیں ہو جایا کرتی۔ اسی طرح کوئی بھی قانون سازی جس اسمبلی کی ہو۔۔۔

جناب سپیکر: جی، کیا [**] شراب بھی ہوتی ہے؟

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! آپ کیوں interrupt کرتے ہیں؟ یہ ان کا معاملہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جب [**] شراب کا کہیں گے تو میں کیسے interrupt نہیں کروں گا؟

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! آپ House کے Custodian ہیں اور میرے بھی سپیکر اتنے ہی ہیں۔

جناب سپیکر: کہاں [**] شراب کا ذکر ہے؟

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! آپ میرے بھی اتنے ہی سپیکر ہیں اور میں نے آپ کو ووٹ بھی کیا ہے۔

جناب سپیکر: میں غلط بات نہیں سنوں گا۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! آپ کو سپیکر منتخب کرتے ہوئے میں نے ووٹ دیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ بتائیں [**] شراب کون سی ہے، آپ کیا کر رہے ہیں؟

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 126 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! ویسے بھی آپ House کے Custodian ہیں اور گورنمنٹ کے Custodian نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، میں اپنی ذات کا تو ہوں۔ آپ کیا کر رہے ہیں، آپ [**] شراب کا کہہ رہے ہیں، کہاں ہے [**] شراب، اس کو کس نے ایجاد کیا ہے؟ جو الفاظ استعمال کئے گئے ہیں ان کو کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! اگر پنجاب حکومت legislation کے اندر کوئی breakthrough کرنا چاہتی ہے، انہوں نے پچھلے دنوں ایک پریس کانفرنس کے اندر کہا ہے کہ ہم نے 65 سالہ تاریخ کے اندر سب سے زیادہ ریکارڈ قانون سازی کی ہے۔ قانون سازی یہ ہے کہ فیڈرل کے قوانین کو اٹھا کر لفظ پاکستان کی جگہ پنجاب لکھ دیا، فیڈرل کی جگہ provincial لکھ دیا اور اس کو پاس کر کے کہنے لگے کہ ہم نے ریکارڈ قانون سازی کی ہے۔ اس کو کہتے ہیں کہ انگلی کٹوا کر شہیدوں میں شامل ہونا۔ اگر کوئی subject پارلیمنٹ نے legislation کے ساتھ صوبوں کو دیئے تھے تو صوبوں کو یہ نہیں کرنا چاہئے تھا کہ وہ فیڈرل کی legislation کا نام change کر کے adopt کر لیں بلکہ چاہئے یہ تھا کہ اس subject پر needs modern کے مطابق نئی legislation لے کر آتے اور اس legislation کو approval کے لئے اس House کے اندر پیش کرتے۔

جناب سپیکر! ہمیں ایک بات پر Hon'able Chair کے ساتھ اختلاف ہے اور وہ یہ ہے کہ جب گورنر پنجاب نے یہ Bill واپس بھیجے تھے تو آپ کو یہ چاہئے تھا کہ ایڈوائزری کمیٹی کے اندر بیٹھتے اور اپوزیشن ممبران کے سامنے ایک mechanism بناتے کہ جو گورنر پنجاب کی طرف سے یہاں پر Bills واپس آئے ہیں ان Bills کو take up کرنے کا procedure کیا ہوگا؟ Legislation کے لئے یہ چاہئے تھا کہ جتنے اعتراضات گورنر پنجاب نے بھیجے ہیں تو اس ایک ایک objection پر علیحدہ علیحدہ clause by clause discussion ہونا ضروری تھی اور clause by clause ان objections کو House سے پاس کرایا جانا ضروری تھا۔ اگر معزز منسٹر صاحب نے اس سارے پلندے کو صرف پڑھا ہوتا اور جس کا مجھے یقین ہے کہ انہوں نے نہیں پڑھا۔ اگر انہوں نے پڑھا ہوتا تو ان کی بات اس پر نہ اٹکتی۔ جب انہیں وضاحت کے ساتھ گورنر پنجاب نے یہ کہہ دیا ہے کہ جس House کی legislation ہو وہی House اس کے اندر ترامیم کر سکتا ہے۔

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر!صرف ایک پیغام کے ساتھ میں اپنی بات ختم کرتا ہوں کہ معزز لاء منسٹر صاحب نے 2002 سے 2008 تک جتنی گفتگو House میں کی ہے۔کاش!وہ ان کو یاد ہو یا یہ پڑھ لیں۔میری التجا ہے کہ وہ اس کو پڑھ لیں تاکہ ان کو وہ باتیں سمجھ آ جائیں جو آج کل ان کو سمجھ نہیں آ رہیں۔شکریہ

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر!شکریہ۔دیکھیں ممبران مجھے مجبور کر رہے ہیں کہ آپ کم بولیں۔یہ تھک گئے ہیں،وزیر قانون بھی اونگھ رہے ہیں۔

معزز ممبران: بولو جی،بولو جناں مرضی بولو۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر!

وہ اپنی خو نہ چھوڑیں گے،ہم اپنی وضع کیوں بدلیں

جناب سپیکر: جتنا مرضی بولیں لیکن relevant بولیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر!ہم کر ہی کیا سکتے ہیں ؟ ہمیں فنڈز دیئے جاتے ہیں نہ ہی کوئی اور اختیارات ہم صرف amendments پر ہی بات کر سکتے ہیں۔اس میں گورنر صاحب نے اپنے message میں جو کہا ہے یہ ایک بڑا relevant point ہے۔یہ پہلے بھی اس پر کافی بات ہو چکی ہے کہ آرٹیکل 142 اور 143 کی اس میں واضح خلاف ورزی کی گئی ہے۔مجلس شوریٰ جو ایک قانون۔۔۔

معزز ممبران: شورا نہیں شوریٰ۔

محترمہ آمنہ الفت: میں نے مجلس شوریٰ ہی کہا ہے۔

جناب سپیکر: جی،ٹھیک ہے۔

جناب افتخار احمد خان بلوچ: شورا کہا ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر!ان کے کان ہی خراب ہیں۔

MR SPEAKER: Order please, order in the House. No interruption please.

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر!پارلیمنٹ جو قانون بناتی ہے اس کو صوبائی اسمبلیاں۔۔۔(شور وغل)

MR SPEAKER: Order please, no interference.

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر!ان کے پاس کوئی اور چیز تو ہے ہی نہیں اب یہ بیٹھ کر مذاق کریں گے ان کے پاس کرنے کے لئے اور ہے کیا؟(شور وغل)

MR SPEAKER: No interruption, order please.

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! ہم دو نے ان سب کو بٹھایا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ میرے ساتھ بات کریں، ان کی بات چھوڑیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! یہ اس طرح کی باتیں کریں گے تو میں بات کیسے کروں گی؟

جناب افتخار احمد خان بلوچ: جناب سپیکر! یہ ہیڈ ماسٹر نہ بنیں ایم پی اے بنیں۔

جناب سپیکر: .No please جی، محترمہ!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے انہیں تہذیب سکھائی۔ بات یہ ہے کہ صوبائی اسمبلیاں پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون میں آرٹیکل 142 اور 143 کے تحت رد و بدل نہیں کر سکتیں۔ میں یہ اپنے پاس سے نہیں کہہ رہی، یہ آرٹیکل 142 اور 143 کہہ رہا ہے۔ میں نے پہلے بھی وزیر قانون صاحب کے ساتھ اس پر کافی debate کی تھی۔ میں ایک سیدھی سی بات سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی کہ بہت ساری منسٹریاں یہاں پر اٹھارہویں ترمیم کے تحت صوبوں کو منتقل ہو گئی ہیں لیکن ابھی بہت سارے محکمے ایسے ہیں کہ جن کے اوپر فیصلہ ہونا باقی ہے کہ یہ صوبوں کو ٹرانسفر کئے جائیں گے یا وفاقی حکومت کے پاس رہیں گے۔

اسی طریقے سے Punjab Environmental Protection (Amendment) Bill کے اندر بھی جو دیگر ادارے ہیں وہ ابھی تک مکمل طور پر devolve نہیں ہوئے، ان کے devolve ہونے کا ابھی تک فیصلہ نہیں کیا گیا اور وہ فیصلہ کرنے کے لئے سینیٹر رضا ربانی کی سربراہی میں ایک کمیشن بھی بنایا گیا ہے کمیشن یہ فیصلے کر رہا ہے کہ یہ جو procedure ہے اس میں کون کون سی چیزیں وفاقی حکومت نے رکھنی ہیں اور کون کون سی چیزیں صوبوں کو منتقل کرنی ہیں۔ جو چیزیں ابھی under process ہیں یا under discussion ہیں اس کے اوپر کس طریقے سے legislation کر کے بل پاس کرایا جا سکتا ہے۔ یہ تو ٹھیک ہے کہ پنجاب حکومت کے پاس اکثریت ہے۔ ہم تو صرف دو ہیں جو یہاں پر آج پوری اسمبلی کو یرغمال بنائے بیٹھے ہیں۔ ان سب کی مجبوری ہے۔ ہم تو صرف نشاندہی کر سکتے ہیں مقصد صرف یہ ہے کہ جو procedure ابھی under discussion ہے اور جو ادارے ابھی تک مکمل طور پر devolve نہیں ہوئے ان کے اوپر کس طریقے سے اس پر legislation ہو سکتی ہے اس میں ایسی کون سی اچنبھے والی بات ہے جو وزیر قانون کی سمجھ میں نہیں آ رہی۔

کورم کی نشاندہی

محترمہ آمنہ الفت: اس کے ساتھ ہی میں کورم بھی point out کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا نہیں ہے۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے۔ اب کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور!

مسودہ قانون(ترمیم) تحفظ ماحولیات پنجاب مصدرہ 2011

(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور(راناثناءاللہ خان): جناب سپیکر! میرے محترم اپوزیشن کے بھائی اور بہن نے جو بات کی ہے۔ اس میں بڑی عام فہم بات ہے کہ ایک Concurrent List تھی جس کے خلاف صوبے پچھلے پچیس تیس سال سے جدوجہد کر رہے تھے اور اس Concurrent List کا معاملہ یہ تھا کہ جو Federal List پر subjects ہیں اس میں فیڈرل گورنمنٹ legislation کر سکتی ہے اور جو دوسری Concurrent List ہے اس پر فیڈرل گورنمنٹ بھی legislation کر سکتی ہے اور صوبہ بھی legislation کر سکتا ہے۔ اب Concurrent List کو ختم کر دیا گیا ہے meaning thereby جو Concurrent List پر subjects تھے وہ اب تمام صوبوں کو devolve ہو گئے ہیں ماسوائے ان چند کے جن کو وہاں سے pick کر کے Federal Legislative List میں درج کر دیا گیا ہے۔ یہ جو Environmental Protection کا محکمہ ہے Concurrent List Entry No. 24 پر اس کا اندراج تھا۔ اب چونکہ Concurrent List abolish ہو گئی ہے۔ اس کا Federal Legislative List میں اندراج نہیں کیا گیا لہذا اس قانون کو opt کرنا آئینی طور پر اس اسمبلی پر فرض بھی ہے اور اس کا right بھی ہے، بس اس میں اتنی سی بات ہے۔

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

> "That the Punjab Environmental Protection (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article

116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Since the motion for reconsideration of the Bill has been carried and no specific amendment has been proposed in any clause of the Bill, Minister for Law may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Punjab Environmental Protection (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly, be passed again."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Environmental Protection (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly, be passed again."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Environmental Protection (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly, be passed again."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون اندرون شہر لاہور مصدرہ 2011

MR SPEAKER: Now, we take up the Walled City of Lahore Bill 2011. Minister for Law may move the motion for consideration of the message of the Governor.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the message of the Governor in respect of the Walled City of Lahore Bill 2011, as passed by the Assembly on 08-03-2012, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the message of the Governor in respect of the Walled City of Lahore Bill 2011, as passed by the Assembly on 08-03-2012, be taken into consideration at once."

Minister for Law may move the motion for reconsideration of the Bill."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Walled City of Lahore Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Walled City of Lahore Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

CH EHSAN-UL-HAQ AHSAN NOLATIA: I oppose.

MRS AMNA ULFAT: I oppose.

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں تین چار points پر توجہ دلا کر اپنی بات مختصر کروں گا، انہوں نے Walled City of Lahore Bill کے سیکشن 7 میں transfer of

regulate property کرنے کے اختیارات اتھارٹی کو shift کر دیئے ہیں، اس اتھارٹی میں چار پسند و ناپسند والے نمائندے بھی ہیں وہ جو چاہئیں کرتے رہیں گے اور ان پر کوئی check نہیں ہو گا۔ سیکشن 8 کے اندر اتھارٹی کو اختیار دیا گیا ہے کہ acquire property, both movable and immovable پبلک کے عام نمائندے جن کا کوئی معیار نہیں سوائے اس کے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب جن چار بندوں کو نامزد کر دیں۔ اس اتھارٹی کے پاس acquisition of land یعنی یہ دونوں اختیارات اسے shift کر دیئے جائیں گے، اس لئے ان اختیارات کے ساتھ اتھارٹی کو شتر بے مہار کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے یہ ایک بڑی مضحکہ خیز شق شامل کی ہے۔

Section 33. Restriction on Trade, Calling or Occupation: Subject to sub-section(2) of section 36, no person shall carry on any trade, calling or occupation in the Walled City unless he has applied for and obtained a License from the Authority in such manner as may be prescribed.

جناب سپیکر! یہ اختیارات بھی ایسی اتھارٹی کو نہیں دیئے جا سکتے جس کے اندر چند exofficio اور چار نمائندے محترم وزیر اعلیٰ کی پسند و ناپسند پر ہوں گے اور وہ transfer of property and acquisition of land جیسے معاملات کے اندر مداخلت کریں گے اس سے پبلک کے rights محفوظ نہیں رہ سکیں گے۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین ڈاکٹر اسد اشرف کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین! آپ کو مبارک ہو، آپ کے آنے کی وجہ سے میں مختصر کروں گا اور میں صرف آپ کے کہنے پر دوستوں کی بات بھی مان رہا ہوں۔ سیکشن 37

Section 37. **Regulation of Transfer of Property:** The Authority shall regulate the transfer of property in the Walled City in the prescribed manner.

یہ اختیارات بھی اگر اتھارٹی کو دیئے جائیں گے تو یہ ناانصافی ہو گی۔ عدلیہ کے احترام کے معاملے میں ایک شق سے پاکستان مسلم لیگ کا سیاہ چہرہ سامنے آیا ہے۔ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ اس اتھارٹی کو empower کرنے کے لئے سیکشن 52 رکھا گیا ہے۔ احترام عدلیہ کے لئے یہ ہمارے لاء منسٹر کے

مشورے سے کیا گیا ہے چاہے وہ lower courts ہوں، higher courts ہوں یا سپریم کورٹ ہو۔ معزز وزیر قانون نے کہا ہے کہ Jurisdiction of courts barred. کہ اتھارٹی جو فیصلہ کر دے گی وہ کسی عدالت میں challengeable نہیں ہو گا اور اتھارٹی کے اندر ممبر کون ہیں؟ وہ معزز خادم اعلیٰ کی پسند و ناپسند کے چار نمائندے ہیں۔ یہ شق پڑھنے والی ہے۔

> Save as otherwise provided by the Act, no court or any other Authority shall have jurisdiction to question the legality of anything done or any action taken under the Act, by or at the instance of the Authority.

اس شق کے ذریعے courts کو bar کر دیا گیا ہے کہ وہ اتھارٹی کے فیصلے کو take up نہیں کر سکیں گی۔ آپ نے احترام عدلیہ کا حق ادا کر دیا ہے۔ میں ایک بات کی طرف توجہ دلا کر اجازت چاہوں گا کہ اگر اتھارٹی کو transfer of land اور land acquisition کے سپیشل اختیارات دے دیئے جائیں اور ان میں نمائندے کسی بندے کی پسند و ناپسند پر ہوں تو پبلک کے rights violate ہونے کا امکان ہے۔ یہ rights Constitution کے آرٹیکل 118 کے اندر پاکستان کے ہر شہری کو دیئے گئے ہیں۔ اس اتھارٹی کے اختیارات اتنے زیادہ کر دیئے گئے ہیں کہ سب رجسٹرار، ڈسٹرکٹ کلکٹر، کمشنر اور ممبر بورڈ آف ریونیو کے اختیارات کو بھی to some extent curtail کر دیا گیا ہے جو کہ بہت بڑی زیادتی ہو گی۔ احترام عدلیہ اور احترام ایگزیکٹو میں (ن) لیگ کی خدمات کو تاریخ کے سیاہ ابواب میں لکھا جائے گا۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

محترمہ آمنہ الفت: جناب چیئرمین! مجھے بڑا مزہ آ رہا ہے کہ سب لوگ میری منت سماجت کر رہے ہیں کہ پلیز مختصر کریں اور ہم دو لوگوں نے مل کر سب کو بٹھایا ہوا ہے یہ بھی ایک تاریخی بات ہے۔ گورنر صاحب نے Walled City Bill کے اندر جو objection لگایا ہے، ان کا جو message ہے وہ بہت clear ہے، میں تو یہ کہوں گی کہ مرے کو مارے شاہ مدار والی بات ہے۔ Preamble میں تو بہت اچھا کہا گیا ہے کہ ---

(اذان عشاء)

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

محترمہ آمنہ الفت:جناب چیئرمین!Preamble میں تو بڑی اچھی باتیں کی گئی ہیں کہ لوگوں کو روزگار مہیا کرنے کے لئے یہ Bill بنایا گیا ہے لیکن دراصل اس کی روح بالکل اس کے against ہے۔ میرے خیال میں national heritage کے نام پر ان غریب لوگوں کی جگہوں پر ایک کمیشن کو اختیار دے دیا گیا ہے اور ایک اتھارٹی بنا دی گئی ہے جو ان کے مقدر کا فیصلہ کرے گی۔آج کے دور میں روزگار کمانا تو ویسے ہی بہت مشکل ہے اس لئے اس میں آسانی پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ایک غریب آدمی کاروبار شروع کرنے سے پہلے ہزار دفعہ سوچے گا کہ according to this Bill اس میں یہ کہا گیا ہے کہ وہ پہلے لائسنس بنوائے گا،لائسنس بنوانے کے لئے اس نے کہاں کہاں دھکے کھانے ہیں،ایک ناخواندہ انسان کو معلوم ہے کہ اس نے لائسنس بنوانے کے لئے کہاں کہاں ٹھوکریں کھانی ہیں،لائسنس بنوانے کے نام پر اس کو کون کون exploit نہیں کرے گا،لائسنس بنوانے کے نام پر اس سے کتنی رشوتیں کھائی جائیں گی۔یہ facts ہیں مجھے کوئی شوق نہیں کہ میں یہاں پر رات گئے تک سب کو بٹھا کر رکھوں۔میرا مقصد یہ ہے کہ ایک message اور چند سنجیدہ حقائق میڈیا کے ذریعے عوام تک پہنچ جائیں جس پر سب سوچ سکیں کہ ہم نے آسانی پیدا کرنی ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

محترمہ آمنہ الفت:Welcome جناب سپیکر!وہ بے چارے غریب ناخواندہ لوگ لائسنس بنوانے کے علاوہ پہلے سے ہی ٹیکسز وغیرہ کا انتظام کر لیں۔اس اتھارٹی کو یہ اختیارات حاصل ہیں کہ وہ national heritage کے نام پر کب ان کا کاروبار ختم کرا دے،کب ان سے جگہ لے لی جائے اور پھر سب سے بڑا ظلم یہ ہے کہ ایک شہری کا عدالت میں جانے کا جو اختیار ہے وہ اس سے لے لیا گیا ہے۔کورٹ کو بالکل اس میں سے out کر دیا گیا ہے۔اتھارٹی کے کئے ہوئے فیصلے کو عدالت میں challenge نہیں کیا جا سکے گا یہ ظلم نہیں تو اور کیا ہے،ایک شہری کے rights کے ساتھ یہ صریحاً زیادتی نہیں تو اور کیا ہے؟اگر پنجاب حکومت اپنے ماتھے پر اس قسم کی زیادتیوں کا سہرا باندھنا چاہتی ہے تو وہ اس چیز کو بھی مدنظر رکھے کہ یہ عوام پہلے ہی بہت پسی ہوئی ہے۔اس قسم کی زیادتیوں سے یہ کس کو oblige کرنا چاہتے ہیں؟اگر حکومت اس چیز کو understand کر لے تو اس میں اسی کا فائدہ ہے۔میں تو صرف عوام کے حقوق کی بات کرتی ہوں کہ لوگوں کو روزگار دینا اچھی بات ہے،قومی heritage کو تحفظ دینا اچھی بات ہے لیکن فیصلہ کرنے سے پہلے اس کے نقصانات اور فوائد کے متعلق سوچنا بھی بہت ضروری ہے۔ایک غلط فیصلہ بہت سے لوگوں کو تڑپا سکتا ہے اور ان کو ذلیل و خوار کر سکتا ہے۔میری ناقص العقل اس چیز کو

understandکرتی ہے کہ عوام کو نئے سرے سے لائسنس لینے کی الجھنوں میں ڈالنااور عدالت میں challengeکرنے کا حق ان سے واپس لے لینابہت بڑی زیادتی ہے اس لئے میں گزارش کروں گی کہ اس معاملے پر وزیر قانون کو ضرور سوچنا چاہئے۔ مجھے معلوم ہے کہ وہ معروف قانون دان ہیں اور یقیناًوہ کھڑے ہو کر اس کو کسی قانونی شق سے جوڑ کر bulldozeکر دیں گے۔

جناب سپیکر: ان سے ابھی پوچھتے ہیں۔ جی، وزیر قانون صاحب! ان کو ذرا صحیح طرح سے بتائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! پرانالاہور، Walled Cityہمارا قومی اثاثہ ہے، اس کو preserveکرنے کے لئے اتھارٹی کا قیام اور جو Actبنایا جارہا ہے یہ بہت ہی مستحسن اقدام ہیں۔اس میں democratic valuesکا اتنا خیال رکھا گیا ہے کہ اس کی اتھارٹی میں All members of the Provincial and National Assemblies whose constituency falls partly or wholly within the Walled Cityکو بطور membersشامل کیا گیا ہے۔اس میں یہ نہیں کہا گیا کہ ان ممبرز کو حکومت elect or nominateکرے گی بلکہ اس علاقے کے جو بھی ممبران ہیں، ان کا حلقہ partlyپڑتا ہے یا پورا ہے وہ اس اتھارٹی کے ممبرز ہوں گے۔اس کے علاوہ اس میں جن professional لوگوں کا تقرر کرنا ہے اس میں بھی اس بات کا خیال رکھا گیا ہے اور یہاں Member of the Authorityکی sub clause-1(ix)میں لکھا گیا ہے کہ:

> **4. Members of the Authority-(1)(ix)** four qualified persons to be nominated by the Chairperson on the Members recommendation of all members of the Provincial and National Assembly whose constituency falls partly or wholly within the Walled City.

یعنی جو professionalلوگ لئے جائیں گے وہ بھی اس Walled City، حلقے یا علاقے کے نمائندوں کی مشاورت سے لئے جائیں گے بلکہ ان کی recommendationسے لئے جائیں گے۔

جناب سپیکر! معزز ممبران نے یہ بات کی ہے کہ اس حوالے سے کسی عدالت کا اختیار ختم کیا گیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ میرے بھائی احسان الحق احسن نولاٹیا صاحب اور محترمہ آمنہ الفت صاحبہ کو شاید غلط فہمی ہوئی ہو لیکن گورنر صاحب کو معلوم تھا۔انہوں نے تو ویسے ہی قسم کھائی ہوئی ہے کہ جو بھی چیز

ان کے پاس جائے گی اس پر انہوں نے اپنے اختیارات کے تحت ایک دفعہ objection لگا کر واپس ضرور بھیجنا ہے۔اس Act کے sectoin-52 میں لکھا گیا ہے کہ:

52. Jurisdiction of courts barred. No court or other Authority shall have jurisdiction to question the legality of anything done or any action taken under the Act,

لیکن اس میں پہلے کچھ الفاظ میرے ساتھی نہیں پڑھ رہے جو کہ اس طرح ہیں کہ save as otherwise provided by the Act. اس Act کے section-47 میں باقاعدہ یہ درج ہے کہ:

47. Appeal. (1) A person aggrieved by any decision or order of the Authority on the ground that it is contrary to the provisions of the Act may, within thirty days of the receipt of such decision or order, appeal to the Lahore High Court in the manner prescribed by the said Court for filing the first appeal and the Lahore High Court shall decide such appeal within ninety days.

جناب سپیکر! اس Act میں صرف اور صرف یہ کیا گیا ہے کہ اگر کوئی اس قسم کا معاملہ ہو تو اس کی appeal وہاں پر تیرہ سال تک نہ پڑی رہے بلکہ within ninety days اس کا فیصلہ کیا جائے۔اس کے علاوہ courts کی jurisdiction موجود ہے اور اس میں کوئی bar نہیں ہے۔

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That the Walled City of Lahore Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2) (b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Since the motion for reconsideration of the Bill has been carried and no specific amendment has been proposed in any clause of the Bill.

Minister for Law may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Walled City of Lahore Bill 2011, as originally passed by the Assembly, be passed again."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Walled City of Lahore Bill 2011, as originally passed by the Assembly, be passed again."

The motion moved and the question is:

"That the Walled City of Lahore Bill 2011, as originally passed by the Assembly, be passed again."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن مصدرہ 2011

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2011 (Bill No.54 of 2011). Minister for Law may move the motion for consideration of the message of the Governor.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the message of the Governor in respect of the Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2011 (Bill No.54 of 2011), as passed by the Assembly on 08-03-2012, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the message of the Governor in respect of the Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2011 (Bill No.54 of 2011), as passed by the Assembly on 08-03-2012, be taken into consideration at once."

Minister for Law may move the motion for reconsideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

> "That the Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

MR. SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

CH. EHSAN-UL-HAQ AHSAN NOLATIA: Sir, I oppose it.

MRS AMNA ULFAT: Sir, I oppose it.

جناب سپیکر: جی،نولاٹیا صاحب!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! یہ ہماری حکومت کا ایک پرانا وتیرہ ہے کہ اٹھارہویں گریڈ کے ایک آدمی کو اکیسویں گریڈ کی سیٹ پر ڈی سی اولاہور لگا دیا گیا۔ جب ایک شخص ہائیکورٹ میں گیا تو انہوں نے وہ قانون ہی تبدیل کر دیا کہ وزیراعلیٰ جس آدمی کو چاہیں ڈی سی او لگا سکتے ہیں۔ اب وہ بیس گریڈ کی بجائے انیس، اٹھارہ یا سترہ کے بھی پابند نہیں ہیں۔ ایک فرد کو نوازنے کے لئے یہ اس معزز ایوان سے قانون سازی کراتے ہیں اور اب بھی یہ کچھ اسی قسم کی قانون سازی کرنا چاہ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! غالباً نوے ہزار کے قریب سرکاری ملازم ہیں جن کے ہاؤسنگ کے معاملات ہیں۔ ان میں سے کئی ایسے ہیں کہ جنہوں نے ہائیکورٹ کے اندر writ کی ہوئی ہے۔ کئی لوگ صوبائی محتسب کے پاس گئے ہوئے ہیں اور کئی لوگوں کی اپیلیں گورنر صاحب کے پاس ہیں۔ بجائے اس کے کہ ان کو ان کے حقوق دیئے جائیں انہوں نے ایک ایسی legislation کرنے کی کوشش کی ہے کہ ہمیں ان سرکاری ملازموں کو وہ حقوق نہ دینے پڑیں۔ اس لئے گورنر پنجاب نے یہ Bill ان کو واپس کیا ہے۔

وہی ہے چال بے ڈھنگی
جو پہلے تھی سو اب بھی ہے

جناب سپیکر: اجلاس کا ٹائم آدھا گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔ جی، محترمہ آمنہ اُلفت!

محترمہ آمنہ اُلفت: جناب سپیکر! The Punjab Government Servant Housing Foundation (Amendment) Bill کے حوالہ سے میری سمجھ میں جو سیدھی سیدھی بات آتی ہے اس میں گورنر صاحب نے کہا ہے کہ:

The Governor has been pleased to observe as under.

1. The existing provisions of section 174 of the Punjab Government Servant Housing Foundation Act 2004 provides that all payments made by a member shall be updated annually at the rate of mark up as may be determined by the Board from time to time.

جناب والا!سب سے بڑی زیادتی یہ ہے کہ اس بل میں mark up کو حذف کر دیا گیا ہے۔ یہ رزق حلال کمانے والے لوگوں کے ساتھ صریحاً زیادتی ہے۔ میں اس کو صرف یہ کہوں گی کہ ایسی زیادتی کے مرتکب نہ ہوں کہ کل کو گورنمنٹ کے سرونٹس کے بچے اس کو بھگتیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: مہربانی۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر!اس میں گورنر صاحب کا message صرف یہ تھا کہ ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے ممبران کو جو ادائیگی کی جاتی ہے اُس کے ساتھ سود بھی دیا جائے لیکن چونکہ ممبران کی اقساط کے علاوہ فاؤنڈیشن کی کوئی انکم نہیں ہے اور اُسی پیسے سے انہوں نے ڈویلپمنٹ کرنی ہوتی ہے اور مکانات بنانے ہوتے ہیں اس لئے یہ فاؤنڈیشن سود کی ادائیگی کسی طرح بھی afford نہیں کر سکتی۔

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

> "That the Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Since the motion for reconsideration of the Bill has been carried and no specific amendment has been proposed in any clause of the Bill.

Minister for Law may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

> "That the Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly, be passed again."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly, be passed again."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Government Servants Housing Foundation (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly, be passed again."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: ملک اعتبار خان، مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں اُنہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) مذبحہ خانہ مویشی کنٹرول پنجاب مصدرہ 2012 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

ملک اعتبار خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ

The Punjab Animal Slaughter Control (Amendment) Bill 2012 (Bill No. 4 of 2012)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: رپورٹ پیش کر دی گئی۔ محترمہ کرن ڈار صاحبہ مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتی ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) (انضباط) ترقیاتی اداروں کی فروخت اراضی 2012 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

محترمہ کرن ڈار: جناب سپیکر! بہت شکریہ

The Disposal of Land by Development Authority Regulation (Amendment) Bill 2012 (Bill No. 10 of 2012)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتی ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: رپورٹ پیش کر دی گئی۔ حافظ میاں محمد نعمان صاحب، مجلس خصوصی نمبر 20 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحریک التوائے کار نمبر 1774/11 جعلی پیروں کی مبینہ مجرمانہ سرگرمیوں کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 20 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

حافظ میاں محمد نعمان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

The matter raised in Adjournment Motion No. 1774/11 moved by Mrs. Uzma Zahid Bukhari, MPA, W-342 regarding the alleged criminal activities of fake spiritual leaders

کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 20 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

The matter raised in Adjournment Motion No. 1774/11 moved by Mrs. Uzma Zahid Bukhari, MPA, W-342 regarding the alleged criminal activities of fake spiritual leaders

کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 20 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

The matter raised in Adjournment Motion No. 1774/11 moved by Mrs. Uzma Zahid Bukhari, MPA, W-342 regarding the alleged criminal activities of fake spiritual leaders

کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 20 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جناب اعجاز احمد خان صاحب مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں اُنہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون گورنمنٹ صادق کالج خواتین یونیورسٹی بہاولپور مصدرہ2012، گورنمنٹ کالج خواتین یونیورسٹی فیصل آباد مصدرہ2012، گورنمنٹ کالج خواتین یونیورسٹی سیالکوٹ مصدرہ2012اور مسودہ قانون نصاب تعلیمی درسی کتب کی نگرانی و تعلیمی معیارات کی نگہداشت پنجاب مصدرہ2012کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

The Punjab Supervision of Curricula Text Books and Maintenance of Standards of Education Bill 2012.

The Government Sadiq College, Women University, Bahawalpur Bill 2012 (Bill No. 7 of 2012)

The Government College, Women University, Faisalabad Bill 2012 (Bill No. 8 of 2012)

The Government College, Women University, Sialkot Bill 2012 (Bill No. 9 of 2012) and Starred Questions No. 3435, 3436 and 2481.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

The Punjab Supervision of Curricula Text Books and Maintenance of Standards of Education Bill 2012.

The Government Sadiq College, Women University, Bahawalpur Bill 2012 (Bill No. 7 of 2012)

The Government College, Women University, Faisalabad Bill 2012 (Bill No. 8 of 2012)

The Government College, Women University, Sialkot Bill 2012 (Bill No. 9 of 2012) and Starred Questions No. 3435, 3436 and 2481.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

The Punjab Supervision of Curricula Text Books and Maintenance of Standards of Education Bill 2012.

The Government Sadiq College, Women University, Bahawalpur Bill 2012 (Bill No. 7 of 2012)

The Government College, Women University, Faisalabad Bill 2012 (Bill No. 8 of 2012)

The Government College, Women University, Sialkot Bill 2012 (Bill No. 9 of 2012) and Starred Questions No. 3435, 3436 and 2481.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو صاحب، سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں اُنہیں دعوت دیتا ہوں کہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی مصدرہ 2011 کے بارے میں سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں

The Parks and Horticulture Authority Bill 2011 (Bill No. 36 of 2011)

کے بارے میں سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: رپورٹ پیش کر دی گئی۔ جی، چودھری شہباز احمد صاحب، مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں اُنہیں دعوت دیتا ہوں کہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) سول سرونٹس پنجاب مصدرہ 2011 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

چودھری شہباز احمد: جناب سپیکر! میں ایوان میں یہ رپورٹ پیش کرتا ہوں کہ:

The Punjab Civil Servants (Amendment) Bill 2011 (Bill No. 47 of 2011)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

رپورٹ

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: رپورٹ پیش کر دی گئی۔اب چودھری شہباز احمد، مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) کارکردگی، نظم وضبط وجوابدہی ملازمین پنجاب مصدرہ 2011 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

چودھری شہباز احمد: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

The Punjab Employees Efficiency and Accountability (Amendment) Bill 2011 (Bill No. 50 of 2011)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

The Punjab Employees Efficiency and Accountability (Amendment) Bill 2011 (Bill No. 50 of 2011)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

The Punjab Employees Efficiency and Accountability (Amendment) Bill 2011 (Bill No. 50 of 2011)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(114)/2012/571. Dated. 31st March, 2012. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

> In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Sardar Muhammad Latif Khan Khosa**, Governor of the Punjab hereby prorogue the Provincial Assembly of the Punjab w.e.f. March 30, 2012 (Friday) after the conclusion of the proceedings of the Assembly on that day.

Dated Lahore, the 30th March 2012

SARDAR MUHAMMAD LATIF KHAN KHOSA
GOVERNOR OF THE PUNJAB